یہ فہرست مضامین کتاب — اس سے ہر مضمون ملتا ہے شتاب

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۲	حمد خدا ثنائے کبریا	۱۰۶	بیان نبوت نبی و تنزیل وحی اور ہجرت اصحاب رسول و جور کفار مخذول
۷	نعت سرور کائنات	۱۲۱	بیان معراج نبی صاحب التاج
۹	صفات اصحاب عالیہ درجات	۱۴۶	بیان ہجرت حضرت معہ ذکر نکاح حضرت فاطمہ علیہا التحیۃ
۱۰	مناقب آل اطہار سید ابرار	۱۶۸	بیان غزوات محمد علیہ الصلوٰۃ
	بیان نور نبی معہ ذکر آدم صفی		غزوہ بدر ۱۶۷ غزوہ احد ۱۸۵ غزوہ بنی نضیر ۱۹۳ غزوہ خندق ۱۹۵ غزوہ بنی قریظہ ۲۰۳ قصہ حدیبیہ ۲۰۵ غزوہ خیبر ۲۱۴ بیان مکتوبات ۲۱۹ غزوہ فتح مکہ ۲۲۳ غزوہ حنین ۲۳۵ غزوہ تبوک معہ مباہلہ
۳۸	بیان ولادت محمدی معہ ذکر رضاعت احمدی	۲۴۵	بیان وفات سرور کائنات
۵۸	بعض واقعات سید السادات	۲۶۶	خاتمہ کتاب تاریخ محمدی بذکر شفاعت احمدی
۶۵	بیان حسن و جمال سراپائے آنحضرت		تواریخ حضرت صدیق اکبر رض ۲۷۱ تواریخ حضرت عمر رض ایضاً
۷۴	بیان خصائل نبی کریم بذکر فضائل خلق عظیم — ذکر عقل ۷۵ ذکر صبر و عفو ۷۶ ذکر تواضع ۷۷ ذکر جود و سخاوت ۷۸ ذکر مہابت ذکر حیا و شفقت ۷۹ ذکر زہد و ورع ۸۲		تواریخ حضرت عثمان بن عفان رض ۲۷۲
۸۳	بیان کمالات مصطفائی مشہور فضائل مجتبائی		تواریخ حضرت علی مرتضیٰ رض ایضاً
	بیان معجزات محمد علیہ الصلوٰۃ		

صفحہ	خلاصہ مضمون
۲۷۳	تواریخ حضرت امام حسنؑ مجتبےٰ
ایضاً	تواریخ حضرت امام حسینؑ شہید کربلا
۲۷۴	تواریخ حضرت امام زین العابدینؑ خیر العلا
ایضاً	تواریخ حضرت امام محمد باقرؑ باضیا
ایضاً	تواریخ حضرت امام جعفر صادقؑ باصفا
۲۷۵	تواریخ حضرت موسی کاظمؑ بارتضا
ایضاً	تواریخ حضرت امام موسی رضاؑ
ایضاً	تواریخ حضرت امام محمد تقیؑ باسخا
۲۷۶	تواریخ حضرت امام نقیؑ باذکا
ایضاً	تواریخ حضرت امام حسن عسکریؑ رہنما
ایضاً	تواریخ حضرت امام مہدیؑ باابتدا
۲۷۷	مختصر حالات حضرت غوث الورا صاحب الاتقی محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی
۲۹۶	مناجات بجناب قاضی الحاجات
۲۹۹	سبب تالیف کتاب و نسب نامہ مصنف خوش خطاب

گلبن توحید زباغ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ

الحمد للہ ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم

کیا ظہور حمد حق سے جلوہ موفور ہے
دل تجلی ثنائی رب سے رشک طور ہے

کیون نہو ثاقب زبان ثاقب روشن بیان
مطلع تحمید خالق سے طلوع نور ہے

مطلع

جمال رنگ وحدت سے وہی ہر سو چمکتا ہے
نہین ہمتا کوئی اوسکا وہ یکتائی مین یکتا ہے

رباعی

ہستی مین خدا کی خود پسندی دیکھی
مستی سے نہ اوسکی نقشبند

بستی ہے کہین کہین بیابان دیکھا
پستی ہے کہین کہین بلندی

ہے مرقع وحدت مین کہین کثرت کی بہار	[illegible]
ہوا افشان سے دونون کو رشتہ	[illegible]

بنام گشت گو کشتہ یزدان برآمد

سخن جسکا جو حمد کبریا سے	ہوا آفتاب زبان آفتاب شرف سے
ہوی تزئین تضمین پرضیا سے	چو شعر مغربی در دہر لبہ سے

بغایت دلبر موزون برآمد

حمد بیحد اوس خلاق برحق کی لایق ہے کہ جس نے اک امر مطلق سے ہیژدہ ہزار عالم کو موجود کیا اور ثنائے بیحد اوس رزاق مطلق کی لایق ہے کہ جس نے پیمانہ رزق ہر ذی حیات کا دست قضا و قدر مین دیا ہے قدرت قادر یکتا کہ صدر نشینان مسند رسالت فرمان روائے مملکت علم و ہدایت ہوئے اور والیان ولایت کشور کشائے ممالک کشف و کرامت ہوئے اور یہ ہے شان ایزد بیہمتا کہ ارباب طریقت خلعت محبوبیت سے آراستہ اور [illegible] حقیقت لباس قطبیت و غوثیت سے پیراستہ ہوئے -

ہے عجب قدرت عجب ہین اوسکی ڈہنگ	اوس کا ہر اک شے مین ہے پاکیزہ رنگ
کن کے ایما سے کیا ہر جزو کل	نخل دنیا مین کہلا ہر گونہ گل
ہے کوئی باغِ رسالت کا شجر	ہے کوئی نخل [illegible] کا ثمر
ہے کوئی شاخ نہال سروری	ہے کوئی برگ [illegible]
ہین کہین گل بلبل نالان کہین	ہین کہین سرو سہی [illegible] کہین
ہے کہین نکہت کہین لطف شمیم	ہے کہین غنچہ کہین باد نسیم
ہین کہین بحر و جبل حیوان کہین	ہین کہین جن و پری انسان کہین

[illegible] سے [illegible] روشن ہیں / ہر بشر کو خاک مین جلوے دیکھے

[illegible] انسان ہوا / عرش تک اوسکو رسا حق نے کیا

[illegible] ہے بشک [illegible] کبریا / ہو بے کیا مصنوع سے اوسکی ثنا

غزل

عجب یہ عالم ہے ہر [illegible] مین شان کبریائیکا / کہ دکھلایا ہے خود حق نے تماشا خود نمائیکا

خدا لے [illegible] دکھائی ہین [illegible] وہی ہے خود پسندیکی / خدائی مین جو خود بین ہو تو دعوی ہی خدائیکا

وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن / وہی خالق وہی رازق وہی مالک خدائیکا

نہوگی اوسکی کنہ مین رسا فکر رسا ہرگز / نہ ادراک بشر کو ہے وہان یارا رسائی کا

عیان ہین صورت ہر شے مین نقش و نگار اوسکے / نیا نقشہ جدا گانہ ہے ہر شکل گدائی کا

نہوتی کیسی یکتائی سخندانی مین ثاقب کو / کہ تعریف احد مین ہے محل وحدت سرائیکا

قصیده

اوج مضمون پر جو خورشید ثنا رخشان ہوا / مطلع انوار ثاقب مطلع دیوان ہوا

ہوگئی آمد مضامین عظیم الشان کی / طبع کو جو ذکر ذوالاجلال کا ارمان ہوا

جسنے دی ہے ہر سخن گو کو زبان ناطقہ / وہ سزاوار ستایش حمد کا شایان ہوا

اوسکے حسن وصف سے ہوتا ہے روشن ہر سخن / ضو فشان نور صفت سے جلوۂ تبیان ہوا

اوسکی دانائی کا ہرگز کوئی دانستہ نہین / یہہ حقیقت ہے کہ ہر دانا یہان نادان ہوا

چونکہ بیچونی بیچون ہے بلا چون و چرا / بیچگون کی بیچگونی کا چگون فقدان ہوا

ہے ثبوت ذات یکتا قل ہو اللہ احد / شاہد توحید اللہ الصمد قرآن ہوا

معرفت مین اعتراف ما عرفناک اوسکو ہے — عارفو جو قدردان رتبۂ عرفان ہوا

کہل گئی امر فکان سی خوب اوسکی قدرت — جب وہ کل ایجاد کن سے باسر و سامان ہوا

کہنچگئی جب اوسکی پرکار ارادت یک قلم — لوح پر قدرت کے قایم مرکز دوران ہوا

بے سبب اور بے وتد کے خیمۂ گردون کہنچا — فاصلہ افلاک مین باہم نہ بار ارکان ہوا

آسمانون کے دوائر مین ہی دور قدرتی — مستقر ارضی کرہ پر عالم امکان ہوا

چرخ پر راس و ذنب سی ہی گمان ثبتین کا — عقرب گردون کے بہی وسواس سے خلجان ہوا

ہین ثوابت اور سیارون سی روشن آسمان — زینت عرش برین زیب زمین انسان ہوا

خاکساری سی تو پستی مین زمین کو ہی سکون — چرخ گردون سربلندی سی ہی سرگردان ہوا

آگئے چکر مین دور تاب سی شمس و قمر — مستقل انوار پر حسن رخ خوبان ہوا

ہین کہین حور و ملائک ہین کہین جن و پری — ہی کہین نوع بشر مطلق کہین حیوان ہوا

اوسکی بحر صنع مین کیا ہو سکے غوطہ زنی — قطرۂ ناچیز سے دریائے بے پایان ہوا

آب و آتش باد و گل کا اختلاط باہمی — باوجود ضد بجود حکمت یزدان ہوا

لعل احمر کو نکالا اوس نے بطن سنگ سے — گوہر غلطان صدف مین قطرۂ نیسان ہوا

ہو گیا پہر دل بلبل شرارہ گل کہین — اخگر سوز و تپش افزا کہین ریحان ہوا

دوزخ سوزان مین پہر کا شعلہ قہر و غضب — بے خزان باغ جنان خوش جنۂ رضوان ہوا

عشوہ ناز قضا سے ہے قدر انداز پر — کیون نہو نازان ادا کا اوسکو ہی فرمان ہوا

کنہ باری مین کسی ڈہب سے کوئی پہونچا نہین — نارسائی سے تو ادراک خرد حیران ہوا

نیستی مین دولت ہستی عطا کی خلق کو — خالق اکبر کا یہہ مخلوق پر احسان ہوا

پہر دیا گو دامن ایجاد عالم کو بہت — پر نہ خالی مبدء فیاض کا دامان ہوا

اے خداوند جہان جس پہ ہوا تو مہربان
پھر کبھی اوسکو نہ تیرے فضل کا حرمان ہوا

یہہ ترا اظہارِ قدرت ہے کہ حسن عشق سے
ہے کوئی ہمّا ناز کوئی دلبر و جانان ہوا

ہے تو علام الغیوب واقف سر نہان
مختفی تجھسے نہ کوئی ظاہر و پنہان ہوا

ہو گئی تیری توجہ جب اصولِ لطف پر
بے تکلف مشکل لا حل کا حل آسان ہوا

ہے ترا نام معظم دافع درد و بلا
راحت روح و سرورِ قلب و حرز جان ہوا

کیون نہو اے شافی مطلق علیلون کو شفا
شربت رحمت ترا ہر درد کا درمان ہوا

حق نما ہے یہہ کلام ثاقب معجز بیان
حجت ہر فلسفی پر ناطق و برہان ہوا

ہے شکر خداوند تعالے اعلے
انسان کو دئے مرتبے بالا بالا

خلقت مین نبیون نے فضیلت پائی
ہین مرسلون مین سید والا والا

ہے بیانِ نعتِ احمدؐ سے زبان ممنون تر
ثبت اوصاف محمدؐ سے قلم مشکور ہے

نعت سرور کائنات شان پاک لولاک لما خلقت الافلاک سے پیدا ہے اور تحفہ صلوٰۃ طیباۃ کا دلیل قوی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی نذر سلطان المشرقین سید الثقلین کیے ہے نازیبا ہے اور ہدیہ طیبات زاکیات لوجہہ معقول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول نیاز سید الانبیا سند الاصفیا مین دینا بجا ہے رسول خدا مقبول خدا ہے

الصلوٰۃ علے بشیرنا
والسلام علے نذیرنا

اے مظہر کبریا علیک الصلوٰۃ
اے سرور انبیا علیک الصلوٰۃ

اے خاتم مرسلین علیک التسلیم
اے رہبر اولیا علیک الصلوٰۃ

ابیات

ہیں محمد دُرّۃ التاج کرم	ہیں محمد صاحب خلق و شیم
ہیں محمد رحمۃ اللعالمین	ہیں محمد راحت اہل یقین
ہیں محمد رہبر کون و مکان	ہیں محمد سرور ہر دو جہان
ہیں محمد مظہر نور خدا	ہیں محمد زینت ارض و سما

غزل

جو مصروف ثنا مشغول نعت مصطفیٰ ہوگا	وہ موصوف خدا مقبول ذات کبریا ہوگا
سخندانو لکھے گا جو سخندان مدحت احمد	تو اس کا فہم موزون اوج مضمون رسا ہوگا
تصدق ہونگے خاصان الہی جان و دل سے	جو محبوب خدا کے عشق میں دل سے فدا ہوگا
یکایک ہوگا خورشید قیامت سرد خجلت سے	وہاں جب آفتاب مرحمت جلوہ نما ہوگا
کرینگے انبیا تکرار نفسی روز محشر میں	فقط اک امتی کہنے کو ختم الانبیا ہوگا
خدا مجھ ناتوان کو کوچۂ احمد میں پہونچائے	مریض درد عصیان کا وہی دار الشفا ہوگا

ہیں ہم عاصیوں کو دہشت روز جزا ثاقب
شفاعت کو ہماری حشر میں خیر الوریٰ ہوگا

خوشا احتشام خیر الانام کہ حکمران اقلیم وما ارسلناك الا رحمۃ اللعالمین کے ہوئے اور مسند نشین سریر خاتم الانبیا والمرسلین کے ہوئے۔

ہیں شجاعت میں وہ بیشک بےنظیر	ہیں سپہر عدل کے بدر منیر
ہیں خدیو کشور جود و سخا	ہیں نگین خاتم لطف و عطا
موجب تنزیل قرآن مجید	باعث تکمیل فرقان حمید

راسخِ احکام دینِ شاہِ ہدا
ناسخِ ادیان نبیِٔ کبریا
کیا بیان ہو وصفِ سلطانِ زمن
ہے ثناخوان اوسکا ربِّ ذوالمنن

کیا شان شہنشاہِ دوجہان کہ قیصران دوران محکومان فرمان رہے اور خاقانِ زمان غلامانِ غلامان رہے ایسا بادشاہ عالیجاہ دیکھا نہ سنا کہ جسکے اصحاب باصفا ہتے اور احباب بے ریا تھے ۔

ہو نہین سکتی بیان تعریفِ اصحابِ رسول
خلق مین توصیف احبابِ نبی مشہور ہے

صفات اصحاب سرور کائنات کی لاتعد ولاتحصے ہین اور تعریفات احباب پیغمبر عالی درجات کی لاتحد ولاانتہا ہین کہ پیشگاہ ملک الجبار سے خطاب مستطاب اشداء علی الکفار کا پایا اور احمد مختار نے اونکی شان درخشان مین اصحابی کالنجوم فرمایا

غزل

مرشدِ عالم ہین اصحابِ رسول
پیشواے دین ہین احبابِ رسول
اشرف و اعلے ہین اصحابِ کبار
سب سے افضل ہین مگر یہہ چار یار
ایک ہین صدیق اکبر باکرم
نائب احمد امام محتشم
دوسرے فاروق اعظم نامدار
ہین شجاع و عادل و عالی وقار
تیسرے سلطان دین عثمان ہین
فخر شاہان جامع قرآن ہین
ہین چہارم شہسوار لافتا
شیر حق حضرت علی مرتضے
حق تعالے نے عجب رتبہ کیا اصحاب کا
خوش لقب احباب احمد کو دیا اصحاب کا
اونکی پرتو سے ہوی ہے روشنی دین کی فزون
واہ وا کیسا تھا نور پر ضیا اصحاب کا

ہاں وہ جان کو اپنے وہ کرتے تھے احمدؐ پر نثار
حوصلہ یہہ دیکھتا تھا کبریا اصحاب کا

ہو منافق سے نہ اصحابوں کا ہرگز اتباع
تابع فرمان رہیگا بے ریا اصحاب کا

وہ ہوا فیضان اصحاب نبیؐ کے مستفیض
قاعدہ جسنے طریقت مین لیا اصحاب کا

کیا بیان ہو ہمسے اے ثاقب صحابہ کی صفت
وصف خود کرتے ہین شاہ انبیا اصحاب کا

محمد عربی کو جناب ایزدی سے خطاب یٰسین موید آیا احمد ہاشمی سے اپنی معظمی سے لقب سید پایا آل اطہار سید ابرار شرف ساداتی سے ممتاز ہے کسی خاندان عالیشان کا نہ ایسا ذاتی اعزاز ہے

اہل بیت مصطفےٰ کا وصف کرتا ہے خدا
کر سکے تعریف اونکی کسکا یہہ مقدور ہے

منقبت آل اطہار کلام پروردگار انما یرید اللہ سے ابین من الامس ہے اور مدحت اولاد سید ابرار حدیث احمد مختار اکرموا اولادی سے اظہر من الشمس ہے نہ زبان کو یارا کہ مناقب اہل بیت نبوت کو میزان تقریر مین تلوائے اور نہ قلم کو چارا کہ مناصب رسالت کو میدان تحریر مین دکھلائے۔

فاطمہ ہین بنت ختم الانبیاء
سیدہ ہین وہ بتول پارسا
ہین حسنؑ لخت دل وجان نبیؐ

جان حسنین و نور الابصار علیؑ
قرۃ العین پیمبر ہین حسینؑ
حامی دین پیمبر کو شہ من حسینؑ

ہین ائمہ سرور دین متین
برگزیدہ ہین خدا کے بالیقین
ہو منسوب زوجگان مصطفیٰ

امہات المومنین ہین با صفا

مرتبہ جو اہل بیت مصطفےٰ کا ہو گیا ‏ — رتبہ وہ کس خاندان باصفا کا ہو گیا

آیت تطہیر ہے توصیف اہل بیت مین ‏ — پاک دل واقف رموز انما کا ہو گیا

اوسکو کھلجاتے ہین سرّ حق حقیقت مین تمام ‏ — عارف و جو قدر دان آل عبا کا ہو گیا

جسنے کی ہے جان نثاری حب اہل بیت مین ‏ — مستحق وہ لطف و مہر کبریا کا ہو گیا

وہ حبیب رب ہوا جو ہی محب اہل بیت ‏ — جو عدو اونکا ہی وہ دشمن خدا کا ہو گیا

لطف شاہی کا ہے مداح اہل بیت کو ‏ — منقبت خوان کو مزا احمد و ثنا کا ہو گیا

ہو گیا تعریف اہل بیت سے روشن سخن
نظم ثاقب مین عجب عالم ضیا کا ہو گیا

احمد کی جہان مدح سرائی ہو گی ‏ — ایزد کی وہان شان خدائی ہو گی

اوصاف نبی کو جو سنے گا اوسپر ‏ — الطاف الٰہی کی رسائی ہو گی

سبحان اللہ زہی شان عالیجاہ شہنشاہ دوجہان پشت پناہ بیکسان باعث تخلیق مخلوقات موجب تصدیق موجودات کاشف دقائق واقف حقائق ہادی دین متین بانی شرع مبین گوہر درج رسالت نیر برج نبوت لامع ظہور و آیت ساطع نور ہدایت قاطع جہالت دافع ضلالت گل گلستان رحمت بلبل بوستان وحدت شمع شبستان کبریائی چراغ ایوان رہنمائی سرور کونین رہبر دارین شگوفہ بینش نتیجہ آفرینش حبیب جلیل ذو الجلال دلیل سبیل فضل و کمال نور الانوار احدیت ظہور الاظہار صمدیت صدر حقیقت بدر معرفت مرشد طریقت موحد شریعت امیر محتشم نصیر محترم شفیع امم رفیع شیم عالی علم والا حشم شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ کہف الوریٰ نور الہدےٰ رسول خدا نبی کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ مکرم و معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم شانِ نبی کوئی پیمبر نہ ہوا
محبوب خدا کا نہین ہم وصف کوئی
ہم شکل محمد کوئی خوشتر نہ ہوا
القصہ کوئی آپکا ہمسر نہ ہوا

اے مومنو جب نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ فخر انبیا شرف ادلیا علیہ التحیۃ والثنا کا پڑہو یا سنو تو درود نا محدود او نپر بہیجو غافل نہو۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّنَا * وَالسَّلَامُ عَلٰی نَذِیْرِنَا

بلبل کو ورد نام نبی ہر سخن مین ہے
صل علےٰ گلون کی زبان پر چمن مین ہے

شمس و قمر مین ہے رُخ پر نور کی ضیا
نکہت شمیم زلف سے مشک ختن مین ہے

دانتونکی موتیون مین سپیدی ہے آبدار
سُرخی لبونکی خوبی لعل یمن مین ہے

زینت ہے گلبدن مین بہار جمال سے
زینت لباس حسن کی گل پیرہن مین ہے

باتین حضور کی تو شگفتہ ہین پہول سے
ہرگز نبات یہ کسی غنچہ دہن مین ہے

انداز ناز آپکا نازان ہے اسلئے
اعجاز ہے ادا مین نزاکت بدن مین ہے

ذیشان تیری شان ہے عرش برین ہوا
برتر ترا نشان بہہ چرخ کہن مین ہے

بہر ظہور ذات خدا نور آپ کا
بحر و سپہر و کوہ و زمین و زمن مین ہے

عالم پہ مرحمت ہے جہان مین ہے منزلت
یہہ رحمت و جلال شہ ذوالمنن مین ہے

کیا ہو بیان عشق حبیب الٰہ کا
راز و نیاز عاشقی پنہان علن مین ہے

حالت مریض ہجر کی اب کچہہ نہ پوچہیے
رکتا ہے دم سسکتی ہے جان دل محن میں ہے

جو غیرت قمر ہے جنازہ پہ کی نظر
عالم شعاع مہر کا تار کفن مین ہے

روشن زبان ثاقب مداح کیون نہو
نور ثنا کلام ظہور حسن مین ہے

حال مبارک فال حبیب خدا محمد مصطفےٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معلوم رکھنا اور اپنے نقد اعمال کو اوس سی پرکھنا باعث سعادت دارین کا ہی اور موجب برکت کونین کا ہے خوب ہی یہہ منزلت عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ یعنی ذکر اولیا اللہ میں رحمت نازل ہوتی ہے پس ذکر سید الانبیا میں رحمت زیادہ کامل ہوتی ہے یہہ ہے ارشاد رب کریم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ یعنی کہدے اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تاکہ خدا تمکو دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخشدے اور بہت بخشنے والا مہربان ہے نہایت مہربان ہی حق سبحانہ نے مدحت اپنے محبوب کی اور صفت اپنی مطلوب کی اسمائے حسنیٰ سے فرمائی یہہ تو صفت کسیکی نہین پائی اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی سے موصوف ہین مگر بعض اون مین سے بالخصوص معروف ہین کوئی نور مانند اونکے نور کے اور کوئی ظہور مثل اونکے ظہور کے نہین اور نہ ہم شبیہ اونکا کوئی پایا نہین آپ تمامی اشیا کے واقف ہین اسرار خدا کے کاشف ہین اوصاف سید السادات بالاعتراف بسیط ہین صفات علوم ظاہر و باطن اول و آخر اوسکے محیط ہین۔

بشر سے ہو ان کیا وصف ہای محمد — کہ کرتا ہے خود حق ثنائے محمد
اگر کوئی چشم حقیقت سی دیکھے — نظر آئے ہر سو ضیائے محمد
محمد کی مرضی ہے مرضئ حق مین — رضائے خدا ہے رضائے محمد
جہان جان و دل ہی ہو قربان اوسپر — دل و جان سے ہو جو فدائے محمد
در مصطفائی ہے فیض الٰہی — شہنشاہ ہے ہر گدائے محمد

وہ ہو مثل موسٰے کی محوِ تجلی
نہ کحل الجواھر ہی آسئے نظر مین
نہ ذرا اوسکو خورشیدِ محشر کا ہو گا

جو دیکھے رخ خوشنمائے محمدؐ
ہو آنکھون مین گر خاکِ پائے محمدؐ
جو آئیگا زیر لوائے محمدؐ

عجب لطف افزا ہین عالم مین **ثاقب**
عنایاتِ مہر و وفائے محمدؐ

خوب ذوق و شوق مین محوِ بیاں ہے دل مرا
طور سینہ ہی تجلی داستانِ نور ہی

کاشفانِ دقایق اور واقفانِ حقایق نے نورِ حقیقت کو دیدار طریقت سے یون چمکایا کہ جناب احدیت نے نشانِ ربوبیت ہی واسطے اظہار ذات با صفات اپنی کی اپنے پرتو کو جلوہ گر فرمایا اور کئی ہزار برس پیشتر وجود جمیع کائنات سے نورِ وافر السرور حضرت خیر البشر صاحب الظفر سرور محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کر میدان قربت مین رکھا اور وہ نور پاک ایک مدت تک طایف رہا پھر سجدہ کیلیئے مامور ہوا اور تسبیح و تہلیلِ معبود مطلق سے ماجور ہوا اور اوس سے ظہور تجلیات کا بڑھتا تھا اور وہ جلوہ گری لمعات کی کرتا تھا۔

محمدؐ کا سینہ ہے نورِ تجلّی
عیان ہر سو تجلّیٔ نبی ہے
چمک جاتا ہی وہ لمعہ جہا نمین
سنین دیکھا جمالِ ضو فشان کو
جو دکھلائی وہ مجکو اپنا جلوہ

کہ ہر عالم ہے معمورِ تجلّی
ہوئی ہے خلق مشکورِ تجلّی
جو ہو جاتا ہے منظورِ تجلّی
مری آنکھین ہین مہجورِ تجلّی
تو سینہ ہو مرا طورِ تجلّی

خجل تھے بدور روئے روشن — مہ و خور گو ہین مشہور تجلّی

گھٹایا برق کی تابش کو اوسنے — بڑھایا حسن مقدور تجلّی

بنا جب نور اوسکا خلد تنویر — تو اوسکی ضو ہوئی حور تجلّی

ہوئی پرتو سے اوسکے زندہ مردی — جلا دینا ہے دستور تجلّی

خوشی سے گل نہین پہولے سماتے — صبا کرتی ہے مسرور تجلّی

زبان ثاقب کی تفسیر ضیا ہے
سخن مین ہے جو مذکور تجلّی

قادر قدیر نے اوس نور پر تنویر سے چار حصہ لئے اور اونکو اس طرح پر جلوہ دے کر ایک سے عرش اور دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم بنایا اور اپنی قدرتی صنعتون کا تماشا دکھلایا اپنے حبیب کی محبت کا اظہار کیا اور قلم احکام رقم کو حکم دیا کہ اے قلم فرمانبر ساق عرش و ابواب بہشت اور اوراق و قباب و خیام جنت پر رقم کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ چنانچہ خامہ ذیجاہ حسب فرمان ایزد منان رقم طراز ہوا بعد اوسکے تحریر کیا جو کچھہ قیامت تک شدنی تھا پھر نسبت آدم کی حکم آیا صاف تحریر پایا کہ جو فرمان برداری جناب باری کی کرے گا وہ خلد برین مین جانشین ہوگا اور جو نافرمان رہیگا وہ دوزخ کے عذاب الیم سے نہ بچیگا جبکہ قلم فرمان رقم نسبت تمامی امتون کے عیسی ابن مریم تک امر خدا کو لکھہ چکا تو نوبت امت محمدی پر سر اوسکا جھکا جب اوسنے تخویف سقر کو بخطر لکھنا چاہا تو فوراً اوسکو خطاب پر عتاب پہونچا تادب یا قلم تادب یا قلم یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم اوسکو سنکر رنگ قلم کا فق ہوگیا بلکہ وہ شق ہوگیا ہزار برس تک وہ

کا ہنتا رہا کچھہ نہ لکھہ سکا بعدہ دست قدرت ربُّ العزّت سے اوس مین قط لگا اور اوسکو حکم ہوا کہ کہ رقم اُمَّتُہٗ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ بِحَقِّ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - یعنی یہہ امت گنہگار ہے اوس کا بخشنے والا غفار ہے بحق حبیب خداوند عالم اور بطفیل محمدؐ صلی الله علیہ وآلہ وسلم واہ واصل علی کیا مرتبہ جناب مصطفےٰ کا ہے کہ اونکی اُمّت مرحومہ پہ فضل وکرم حضرت کبریا کا ہے اُمّت خاتم الرسالت نے کیسا مرتبہ علویت پایا کہ جسکی فضیلت مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ آیا اور جو کمالات جدا جدا اور امتون کو خدا نے عطا کئے وہ جملہ یہی امت محمدی کو دئے آپ بہترین اولاد آدم ہین اور آپکے امتیان افضل ترین اُمم ہین آپ پر ہزار جان سے نثار ہونا بجا ہے اور آپکا فرمان بردار رہنا نہایت اولی ہے - آپ محبوب خدا ہین مرغوب انبیا ہین

- ایدوست ہے خدا و محمدؐ مین دوستی
نام احد جدا ہے نہین احمدؐ کے نام سے

یہہ قربت ومحبّت ولطف و وداد ہے
پردہ اوٹھا کے دیکھہ لے کیا اتحاد ہے

جب خالق اکبر نے نور پیغمبر سے کرسی معظم لوح وقلم عرش برین آسمان وزمین کو پھیلایا اور اپنی قدرت کی تجلیات کو چمکایا اور ہر ایک کے طبقات جدا گانہ ترتیب دئے اور رہنے کو جماعت ہائے مخلوقات کے مقرر بہ تہذیب کئے تو ایسا ظہور نور ہوا کہ جس سے رات دن کا ظہور ہوا پھر فرمان واجب الاذعان رب جلیل کا جبرئیلؑ کو پہونچا کہ اک مشت خاک جائے پاک سے جو مقام تربت خیر الانام کا ہے لا اور اوسکو نور پاک کے ساتھہ ملا چنانچہ روح الامین حسب الارشاد رب العالمین خاک کو لائے اوسی جلوی نور پاک کے پائے اور خمیر اوسکا آب تسنیم مین ہوا اور اوسکو بشکل گوہر انور کے بنا کر انہار جنت پر بہار مین غوطہ دیا اور اوسکو وہ ودیعت ظاہر کیا اس اظہار سے

قبل پیدائش شناخت سرور کائنات کا خوب موقع ملا حدیث مین آیا نبی نے فرمایا
کہ مین اوسوقت مین پیغمبر تہا کہ جسد آدم پانی اور مٹی مین مخمر تہا اللہ تعالے
جل علاے نے پہلے پیغمبری محمد عربی کو دی اوّل پیدا نور حضور ہوا گو آخر مین آپ
کا ظہور ہوا نور نبی مظہر ذات غنی ہے ظہور احمد ہاشمی مصدر صفات معظمی ہے
تمام کائنات مین وہ جلوہ گر ہے اور جمیع مخلوقات مین اوسکا لمعۂ نور ہے

منظور جب شکار کو اپنا ہوا ظہور — خود اپنے نور سے کیا پیدا نبی کا نور
اوس نور ضو فشان سے ضیا کا ہوا وفور — وہ نور شان حق سے ہوا لمعۂ سرور

تو یہ قدرتی سے جو وہ جلوہ گر ہوا
اظہار ذات رب کا تو مدنظر ہوا

اللہ رے وہ نور رہا ظلمتون سے دور — لمعات قرب حق سے ہوا وہ اور نور
پیش حضور وہ ہوا ممتاز و ذی شعور — تسبیح مین رہا کیا تہلیل پر عبور

خالق نے جبکہ اوس سے اوٹہایا حجاب کو
بہجا برمز کن سے رسالت مآب کو

نور نبی تجلی نور قدم بنا — پر تو فزاے جلوۂ ناز و نعم بنا
اوسکے جو شعشعون سے فروغ حشم بنا — تو عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم بنا

احمد کے دائرہ مین احد کا ظہور ہے
احمد کا میم نقطۂ نور غفور ہے

نور قدس سے نوری و قدسی ہوی ملک — قایم ہوا ہے اوسکی شعاعون پہ نہ فلک
افلاک مین سماگئی اوسکی نئی چمک — اوسکی چمک سے چرخ پہ تارونکی ہے جہلک

کیا خوب روشنی رخ شمس و قمر مین ہی
اظہار روز و شب کو وہ شام و سحر مین ہے

ہے سلک نور عقد ثریائے خوش خطاب
مریخ نیزہ باز فلک پر ہے نور یاب

زہرہ و مشتری کی بنی خوب آب و تاب
روشن زحل ہی گو ہی نحوست مین لاجواب

انشائے ضو سے اوسکے عطارد دبیر ہے
پیر فلک کا قطب تو روشن ضمیر ہے

قندیل نور تاب سے تابان ہی لامکان
مشعل ہے آفرینش عالم کی ضوفشان

روشن ہوئی ہی شمع شبستان کن فکان
ضو کی چراغ صنع سے ہی لو لگی عیان

تابش مین لالٹین مکان قضا کی ہے
لمعات سے رضا کی ضیا دوسرا کی ہے

وہ نور نور حق سے جو پرتو فزا ہوا
نورانیون مین لمعۂ زینت نما ہوا

سامان ظہور خلق کا بہر جا بجا ہوا
روحانیون مین جلوۂ روشن لقا ہوا

اوسکی تجلیان جو ضیا بار ہوگئین
ارواح پاک مطلع انوار ہوگئین

پرتو سے اوسکے خوش ہوئین ارواح انبیا
طلعت سی اوسکی قالب خاکی مین ہی ضیا

جان جہان کو اوسی عجب جلوہ ہی دیا
پرتو نور اوسنے عالم ایجاد کو کیا

احمد کا نور صنعت رب العلامین سے ہے
قدرت خدا کی شان رسول خدا مین ہے

نور محمدی سے جو پیدا ہوئی زمین
خالق نے اوسکو رتبے دئے برتر و مبین

داخل ہے نور جوہرِ ارضی مین بالیقین — اکسیر ہی ہے خاک سے اوسکی اثر گزین

مخلوق ہین اگرچہ زمین خاکسار ہے
لیکن ظہورِ نور سے عالی وقار ہے

اوس نور سے پہاڑون کے یہ بند و بست ہین — پستی سے ہین بلند بلندی سے پست ہین
بے پا ہین سوز ناک ہین اہل نشست ہین — سنگین دلی سے اپنی وہ سختی پرست ہین

پھر جہان پناہِ خداداد ہین جبال
اسبابِ استواری کے اوتاد ہین جبال

اوسکی ہوا ہوا مین جو قدرت نما ہوئی — بے بال و پر جہان مین پران ہوا ہوئی
شائستگی سے خوب سبکرو صبا ہوئی — چلنے لگی نسیم صبا جب ہوا ہوئی

بادِ سموم کا تو غضب سینہ چاک ہے
جھونکون سے سربسر صرصر پہ خاک ہے

چشمہ سے نور پاک کے دریا ہوئے روان — لہرین خوب بحرون کی موجین ہوئین عیان
پایانِ بحرِ اعظمِ عالم کا ہے کہان — اوسکے نہ عرض و طول و عمق کا ملا نشان

طوفان سے ہر طریق سے گو وار ہوتے ہین
پر ڈوبتے اچھلتے بہت پار ہوتے ہین

نزہت بہار نور سے خلد برین مین ہے — کثرت طراوتون کی جنانِ مبین مین ہے
نعمت نشاط جنت عشرت گزین مین ہے — رحمت بہشت ہشت بشارت قرین مین ہے

دار القرار جنتی بیت المرام ہے
مستوجبِ سلامتی دار السلام ہے

دریاے نور عدن مین نہر یکتا ہی کفیل
ہے اوسکی آبیاری کی جنت مین یہ دلیل

جاری ہی رہینگی کوثر و تسنیم و سلسبیل
شداد ہیون مین خلد کا کوئی نہین عدیل

باغ جنان مین ہمیشہ آرام پائینگے
لطف بہار خلد بہشتی اوٹھائینگے

فردوس کے حسینون مین احسن ہی حسن نور
رضوان کا کاروبار تجمل ہے پرسرور

غلمان مین جمیل ہے اجمل جمال حور
ہر شکل خوبیون سے ہی تزئین مین ضرور

جنت کے ہر مکان مین تعمیر نور ہے
قصر جنان عمارتون مین بے قصور ہے

سامان نور جب کہ گلستان مین ہوگیا
ایجاد نو حدیقۂ امکان مین ہوگیا

دور بہار گلشن دوران مین ہوگیا
رونق فزادہ روضۂ رضوان مین ہوگیا

گلزار مین ہین نزہتین نور رسول کی
ہین بوستان مین نکہتین اوسکی اصول کی

ہے نور مصطفائی سے سرسبز ہر شجر
ہر رنگ و بو مین ہے وہی ہر گل مین جلوہ گر

ہر شاخ و برگ مین ہے اوسی نور کا اثر
اوسکا ہی خوشہ چین ہی ہر خوشۂ ثمر

اوس نور سے ہی باغ جہان باغ باغ ہے
گلشن مین عندلیب بہی روشن دماغ ہے

تازہ بہار نور سے ہے رونق چمن
جوبن پہ آئین نرگس و نسرین و نسترن

پہبتی ہے خوب ہر گل تر کی نئی پہبن
ہے یاسمین شگفتہ کہلین سوسن و سمن

غنچونکی بستگی ہے ورودن بستہ نور سے

پہولون کی ہے شگفتگی اوسکے ظہور سے

اوسکے ہی قہقہے سے اوڑی طرح جا بجا
کرتے ہین خوب چہچہے مرغانِ خوش نوا
کیسے بلند اوڑتے ہین طیّار پر کشا
کیا بولتے ہین طوطیان کرتے ہین واہ وا

پروازیان پرون سے پرندونکی تیز ہین
بانہدہی طائرون کے بہت زود خیز ہین

خوشبو ہے اوسکی عنبر سارا مین سربسر
مشک ختن اوسی سے مہکتا ہے بیخطر
ہین عود و زعفران شبک بو دخو بتر
کافور مین ہے تازگیٔ نور کا اثر

اوسکی شمیم بو سے معطر مشام ہے
نکہت سے آسمان پہ دماغِ انام ہے

ہے گوہر صفا مین اوسی نور کی جلا
ہین سرخ رو اوسی سے ہی لعل بے بہا
خوش رنگ و خوش جمال ہین یاقوت خوشنما
فیروزہ و زمرد و مرجان ہین باصفا

جلوہ سے جو اوسکے مایۂ تنزئین بنگئے
پتہر بہی تو جواہر رنگین بنگئے

اوس نور پاک سے ہوا امکانکا انتظام
اوسکا حدوث مین ہوا قدرت سی اہتمام
ہر چیز مین وہی ہے نہین اسمین کچھہ کلام
ثاقب ہوا ظہور سے اپنے وہ نیکنام

مقبل تو اوسکا پائیگا راحت ثواب سے
منکر کو اوسکے ہوگی نہ مہلت عذاب سے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ خدائے واحد نے یکدرخت چار شاخہ پیدا کیا اور اوسکا نام شجرۃ الیقین رکہا اور نور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو بپردۂ گوہر صفا مین بشکل طاؤس

بناکر اوسپر ٹہلایا اور وہ ستر ہزار برس تک تسبیح مین رہا پہر آئینہ حیا کا پیدا کیا
اور اوسکے آگے رکہا جب اوسنے اپنی صورت پُر زینت کو جمیل وشکیل پایا تو وہ
خدا سے حیا کر کے سر بسجدہ ہوا اور اوسنے معبود مطلق کو پانچ سجدے کئے اور
وہ اوسپر فرض موقت ہوے چنانچہ رسول خدا اور اونکی امت باصفا کو حکم نماز
پنجگانہ کا ہوا جبکہ نور حضور بغرض ظہور ذات سرمدی بمصداق اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ
نُوْرِیْ ماقبل جملہ مخلوقات ماسبق تمامی کائنات کے پیدا ہوا تو نشان سایر مکنونات
علوی و سفلی اوس نور پُر تجلی اور جوہر منجلی سے ہویدا ہوا اور اللہ تعالے نے جل علا نے نماز کو
ہو بہو بصورت احمد خوشخو کے مقرر فرمایا کہ قیام الف کی شکل اور رکوع حے کی مثل اور
سجدہ مانند میم خوش جمال اور نشست بہ شبیہ دال اور خالق بے نیاز نے انسان خوش
انداز کو ہر سو بہ ہیبت لفظ محمدؐ خوشخو پیدا کیا۔ سر نشان میم مدور دونون ہاتہہ نشان
حاے خوشتر اور شکم ہیچو میم ثانی ہر دو پا مثال دال قدردانی کوئی کا فر اس ہیئت
کذائی سے جلایا نہ جائیگا۔ نقشہ تبادل پائیگا۔

نبی کے نور کی جلوہ گری ہے
جہان پُر نور ہے نورِ نبی سے
تجلی مین ہے بالا عرشِ اعلا
شعاع نور انور سے منور
چمکتے ہین ستارے آسمان پر
ضیا لئے حضرت انسان سے خوب
کیا پر تو سے اپنے محو سبکو

اوسی کی خلق بین ضو گستری ہے
عجب تر اوسکی شان انوری ہے
عروجِ نور کی یہہ برتری ہے
فلک پر آفتاب خاوری ہے
محیط نور چرخ چنبری ہے
ملک ہے حور ہے جن ہے پری ہے
یہہ اوسکا خوب طرز دلبری ہے

ہوئے سب نور احمدؐ سے سرافراز | بھلا پھر کسکو اوسکی ہمسری ہے

مرصّع ہے یہہ نظم نور ثاقب
سخنور خاص اسکا جوہری ہے

مروی ہے کہ جب نور پاک صاحب لولاک کا پیدا ہوا اور اوس سے پر تو انبیا علیہم السلام کا ہویدا ہوا تو بامر الہی حضرت نے اون انوار پر نظر فرمائی نور محمدی نے اپنی شعاعون مین اون نورون کو چھپا لیا انبیا علیہم السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ ایخالق اکبر یہہ کسکا نور انور ہے کہ جسنے ہماری نورونکو پوشیدہ کردیا خدا نے یہہ ارشاد کیا کہ یہہ نور درخشندہ مہر و ماہ کا ہے یعنی محمدؐ ابن عبد اللہ کا ہے اگر تم اوسپر ایمان لاؤگے تو میرے حکم سے مرتبے نبوت کے پاؤگے سب نے کہا کہ اے بار خدا ہم اوس پر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے رب العزت نے سبکو اپنے شاہد رہنے کے مژدے سنائے چنانچہ یہہ مقال ہے کہ قول قادر ذو الجلال اسی معنی پر دال ہے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ الاٰیۃ پس رسول خدا سرور ہر دو سرا ہین نبی الانبیا ہین اور یہہ معنی آخرت مین ظہور پذیر ہونگے کہ جملہ انبیا علیہم السلام تحت لوائے رسول قدیر ہونگے الغرض نور محمدیؐ سرمایہ سرمدی مظہر جلوۂ خدا بصورت گوہر باصفا قبل تخلیق کالبد آدم علیہ التحیۃ والثناء تا چندمدت بطور قندیل زیر ساق عرش معلا معلق رہا جبکہ قالب خاکی آدم علیہ السلام باہتمام تمام مرتب ہوا اور بہ تہذیب خوش انجام مہذب ہوا تو کاربرداز ان قضا و قدر نے اوس نور پر سرور کو پیشانی نورانی آدم مین امانتاً رکھا تمام جسد آدم لمعانی ہوا یہہ روایت معتبر ہے کہ جب اوس نور نے ستر ہزار سال تسبیح کہی تب خالق نے

اوس سے ارواح طیبہ انبیا کو پیدا فرمایا اور اون سے لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہلایا پھر خدا نے ایک قندیل عقیق سرخ کی بہ امانت وشفقا حسب شانی اور وہ صورت پر زینت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دنیا مین تہی اوسی قندیل مین مزین فرمائی تمامی روحون نے اوسکے طواف کی راہ لی اور ستر ہزار برس تک تسبیح وتہلیل کی جب حق تعالے نے اوس نور کی طرف دیکھا تو وہ پسینا پسینا ہوا عرق سر سے ملک عرق رخ انور سے فلک اور عرش وکرسی لوح قلم چاند سورج تارے آسمانونکے درمیانی سارے اور عرق سینہ سے انبیا اولیا علما انتہا صلحا اور عرق ابرو سے سب اہل ایمان باصفا اور کانون کے عرق سے ارواح مجوس ویہود ونصارا اور پشت کے عرق سے بیت المعمور پر نور بیت المقدس کعبہ اقدس زمین مساجد زیبا اور پاؤن کے عرق سے پورب پچہم اور جو اوسمین ہے بلا بیش وکم پیدا ہوئے زہے شان حبیب یزدان کہ صاحبدلان ہزاران ہزار دل وجان سرور خوبان پر شیدا ہو گئے ۔

ایدل اگر حبیب الٰہی پر آئے دل
رنگین ہوا ہی رنگ تعشق سے دل مرا

بیکجائی عشق مین دل عاشق کی ہی بجا
لطف خدا وہ دل کے لگا نہین پائیگا

عشاق اوسکے عشق مین باہم نثار ہین
یارون سی عشق مین نہین منتی ہی کوئی بات

مرغوب دلکو ہین شہ خوبانکی خوبیان

ولہا سے شیفتہ مین ہو نشو ونمائے دل
اور رنگ مین ہی دیکھئے کیا رنگ لائے دل

بیجا ہو جا بجا نہین گھر آئے جائے دل
محبوب کبریا سے جو اپنا لگائے دل

دل تو فدائے جان ہی جان ہی فدائے دل
بن آ گئی نہ بات نہ باتین بنائے دل

صل علیٰ ہی صل علیٰ ہی صدائے دل

اے دلنواز آپکو روشن ہے دل کا راز	کیا حال پُرملال کو اپنے سنائے دل
یارب وصال دلبر یکتا سے شاد کر	صدمے مفارقت کی کہانتک اوٹھائے دل
زندہ دلی ہو زندگی مستعار مین	گر مردہ دل کا فخر مسیحا جلائے دل

ثاقب تپاک قلب ہے ہول گناہ سے
تسکین ہو مفرح بخشش جو پائے دل

جب خالق انام نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اونکو کنیت مین ابو محمد لقب دیا اور جو غلطی اونسے وقوع مین آئی تو اونہون نے بوسیلہ محمد نبی اوس گناہ کی خدا سے معافی چاہی خدا نے فرمایا کہ اے آدم ابوالانبیا تو نے محمد کو کیونکر جانا اور کیسے پہچانا آدم نے یہہ عرض کیا کہ اے کبریا جسوقت تو نے مجھکو پیدا کیا اور ہوش دیا تو مین نے ساق عرش اور ابواب بہشت پر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ لکھا پایا تو فوراً میرے خیال مین آیا کہ محمد بہترین خلایق ہی اور تیرے نزدیک وہ بہت فایق ہے کہ نام نامی اوسکا تیرے اسم گرامی کے ساتھہ تحریر ہے اس مین کسیکو کیا مجال تقریر ہے بس ندا آئی اور یہہ بشارت پائی کہ اے آدم اگرچہ وہ آخر پیغمبران ہوگا مگر افتخار جمیع مرسلان ہوگا اور تیری ذریت مین مراتب عالی پائیگا اور اپنی شان متعالی کہلائیگا تو اوسکا جد امجد ہوگا نام اوسکا آسمان پر احمد اور زمین پر محمد ہوگا اے آدم اگر مین اوسکو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان کو ہویدا نکرتا اور تجھکو بہ طفیل اوسکے پیدا کیا اور تمامی مخلوقات کو اوسکے نور پر تجلیات سے جلوہ دیا۔

ہے باعث ظہور خدا ذات مصطفی	فخر رسل محمد عالی جناب ہی

ایجاد کل ہوا ہے اوسیکے طفیل سے | کیا ارتبہ جناب رسالت مآب ہے

غزل

اگر خلقتِ مصطفائی نہوتی | تو ظاہر خدا کی خدائی نہوتی
جو پیدا نہوتا نبی کچہہ نہوتا | نہوتی خوشی خوشنمائی نہوتی
نہ آتی نظر مجکو اوسکی تجلی | جو آنکھوں مین آکے سمائی نہوتی
نہوسے جو نقش و نگارِ محمدؐ | عیان صنعتِ کبریائی نہوتی
جو پیدا تو نہوتا حبیبِ خدا کا | تو اے دلبرو دلربائی نہوتی
نہ امکان مین ہوتا حدوثِ دو عالم | ازل مین ہوا اوسکی رسائی نہوتی
اگر لطف فخرِ مسیحا نہ کرتا | تو مخلوق کی جان فدائی نہوتی
تلمیذ رحمن شاعر کو کہنے | جو احمدؐ کی مدحت سرائی نہوتی

صفات نبی کو جو ثاقب نہ لکہتا
سخن مین کبہی روشنائی نہوتی

حدیث شریف مین ہے حکایت لطیف مین ہے کہ جبرئیل بحکم رب جلیل پاس سید عالم رسول اکرم کے آئے اور یہہ خبر لائے کہ اے محمدؐ سرور انبیا خداوند کبریا فرماتا ہے اور یہہ خوشی سناتا ہے کہ مین نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور تجکو اپنا حبیب جلیل کیا اور کسیکو تجہسے زیادہ گرامی نہین بنایا اور نہ زیادہ نامی بتلایا اور دنیا کو اسلیئے پیدا کیا اور فہم رسا دیا کہ تیری منزلت و مرتبت کو جو میرے نزدیک ہے یہہ اسلوبی جانے اور تجکو بخوبی پہچانے اگر تجکو پیدا نکرتا تو دنیا کو ہویدا

نہ کرنا۔

کیا شانِ ذاتِ حضرتِ خیر الانام ہے	کیا با صفات سیدِ عالی مقام ہے
کیا نسبۂ جناب شہ مشرقین سے ہے	کیا خطبۂ مراتب ذوالاحتشام ہے
ہے ہاشمی حبیبِ خدا مشکی عرش	بانیٔ دین سرورِ ہر خاص و عام ہے
فغفور کے و قیصر و جمشید و کیقباد	ادنیٰ ہیں سب سے علے نبی کا غلام ہے
خالق سے نظم خلق طفیل نبی کیا	ایجادِ کُل میں قدرتی ہر انتظام ہے
ہیں نقش اسم اعظم احمد میں عظمتیں	عالم میں حرزِ جان محمدؐ کا نام ہے
جوں مبتدا سے ہوتا ہے جملہ خبر پہ ختم	یوں خاتم الرسل پہ رسالت تمام ہے
جو قولِ حق ہے اہل سخن نے کیا ہے اخذ	موزون وہی کلام ثنا کا کلام ہے

بہرِ نجاتِ ثاقب مدّاح دوستو
مداحیٔ رسول علیہ السلام ہے

اللہ جل جلالہ نے نور محمدی کو پیشانی نورانی آدم میں رکھا اور وہ جبین حسین آدم پر چمکا اوس نے تمام اعضا میں سرایت کی خدا نے یہہ عنایت کی کہ بہ برکت نور احمدی اسما تمام مخلوقات کے تعلیم کئے اور الطاف عمیم کیئے فرشتون کو اوسکے لئے سجدہ کا حکم دیا ملائکہ نے اوسکو قبول کیا ابلیس مغرور ہوا اور بوجہ نکرنے سجدہ کے درگاہ الٰہی سے دور ہوا جب خالق دوجہان نے زمین و آسمان و ملائکہ و جنیان کو پیدا کیا تو فرشتون کو آسمان بریں پر اور جنون کو زمین پر رہنے کا حکم دیا جن مدت تک عبادت معبود میں مشغول رہے درگاہ خدائے ودود میں مقبول رہے بعدہ بغاوت و شقاوت میں مبتلا ہوئے اور فرشتگان اونکی ہلاکت

واستیصال کیلئے بحکم خدا زمین پر رہا ہوئے ابلیس گروہ جنیان کا رئیس تہا اور اونکا پیشوا و ہم جنس وانیس تہا جنیان زمین منتشر ہوکر اس سے نکالے گئے اور خرابیون مین ڈالے گئے پہاڑون اور دریاؤن مین بہاگے نہ پیچہے رہے نہ آگے ملائک نے ابلیس کو ملک تمام روئے زمین و آسمان و دنیا ئے نورانین اور بہشت برین پر متصرف کیا اور فرمان سرداری ملائکہ ہم جنس کا اسکو دیا وہ کبہی زمین پر اور کبہی آسمان پر کبہی بہشت مین عبادت کرتا تہا سوائے عبادت کے کسی کام میں قدم نہ دہرتا تہا جبکہ

خدا معبود واسطے سجدہ کے ورود ہوا تو وہ اوسکے انکار سے مردود ہوا۔ مواہب لدنیہ مین حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آبائہ الکرام و اولادہ العظام سے روایت ہے فی الواقع یہہ قابل اشاعت ہے کہ اول جبرئیل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر عزرائیل علیہم السلام پہر ملائکہ مقربین نے لا کلام آدم کو سجدہ کیا بعدہم بحکم فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ کے تمامی فرشتگان نے سربسجدہ ہوکر ثواب لیا پہر آدم کو بہشت مین لائے اور خزائن اوسکے دکہلائے خداوند عالم نے حسب خواہش آدم خواب آدم مین بائین پسلی سے حوّا کو پیدا کیا اور آدم کو اونپر شیدا کیا آدم نے ہاتہہ اپنا حوّا پر دراز کیا فرشتون نے اوس سے اونکو باز رکہا اور یہہ کہا کہ اے آدم حوّا سے نکاح کر بادائے مہر مباح کر آدم نے کہا کہ مہر کیا فرشتون نے سمجہایا محمد سید الانام علیہ السلام پر تین مرتبہ اور بروایت ثانی بیس بار درود کا بہیجنا بتلایا۔ پس خدائے عزوجل نے نکاح آدم کا حوّا سے کیا اور اپنی کلام اقدس سے خطبہ پڑہا ابلیس کو حسد ہوا ملال پیدا ہوا اوسنے وسواس ڈالا آدم کو جنت سے نکالا آدم زمین پر آئے اپنے کئے ہوئے کی پشیمانی لائے گرفتار بلا ہوئے مشقت مین

مبتلا ہوئے ایسا خوفِ جنابِ باری تہا کہ ہر وقت گریہ وزاری تہا تین ہزار برس تک سر جہکائے رہے نظر کو چہپائے رہے کبہی آنکہہ نہ اوٹہائی نہ صورت آسمان نظر آئی۔ مسعودی نے کہا کہ آدم ایسا چشم پرنم رہا کہ اگر آنسوؤن کو تمام اہل زمین کے جمع کیا جائے تو اشکہائے آدم کو اون سے زیادہ پائے القصہ آدم ملہم ہوئے استغفار کے متکلم ہوئے یہہ کلمات زبان پر لائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ بالیقین آدم نے بتوسل ختم الرسل شفاعت با صفات پائی بتوسط ہادئ سُبُل نجات پائی۔

مرحبا اے نبی عالم پہ ہے احسان تیرا
حبذا اے صفی آدم پہ ہے فیضان تیرا

رحمتین دیکہتے عالم مین نہ پاتے رحمت
گر نہوتا شہ دین لطف فراوان تیرا

ای شہنشاہ جہان ہی تو ہی فخر شاہان
حکمران کیسے نہو تابع فرمان تیرا

عرش منزل ہی جہان مین ترا باب عالی
قدسی و عرشی و فرشی ہوا دربان تیرا

عشق بت کو نہین کچہہ عشق نبی سی نسبت
بہید ماعنی سے ہی سوداؔ دل نادان تیرا

خوشنمائی سے متین دین کو کیا ہی تو نے
خوب ہی کار نمایان مین یہہ سامان تیرا

نعمتین دعوت معراج مین تو نے بخشین
ایکدا صدر مین ذوالقدری مہمان تیرا

مین ہون عاصی ہی معافی کیلیے گستاخی
تا شفاعت نہین چہوڑونگا مین دامان تیرا

بنگیا ہر سخن نعت شہاب ثاقب
جب ہوا ثاقب مداح ثناخوان تیرا

ہر چند کہ عادت الہی یون جاری تہی کہ حوا سے ولادت پسر و دختر توام کی ہر باری تہی لیکن حضرت شیث جدا احمد و دا درس ہر ستتیت تنہا پیدا ہوئے اور فواید تنہائی

یہہ ہویدا ہوئے کہ نور محمدی کسی غیر کو بطور امانت رکہتے ہین ... تب آدم کا وقت انتقال آیا
آیا تو آدم نے شیث کو وصیت کی ... نور پاک کو ...
رکہا جاوے تاکہ کوئی برائی نہ آسکے پہر یہی وصیت شیث نے اپنے ... بیٹے
بیٹے کو کی ایسے ہی وہ وصیت آپنے ... نور ...
منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ ابن عبد مطلب تک پہونچا خدا نے اوسکو مد نظر رکہا ... نسب شریف
حضرت کا سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے تاکہ کسیکو ... مرتبہ اونکا ...

ہے محمد کا یہہ نسب نامہ	ہین بہ ترتیب سلسلہ اسما	ہاں محمد ہین ابن عبد اللہ
اونکے ہین عبد مطلب دادا	ہاشم با وقار و عبد مناف	ہین قصی و کلاب ذی ہمتا
مرہ و کعب و لوئے و غالب	فہر و مالک ہین نضر ہین اعلا	ہین کنانہ خزیمہ مدرکہ سب
خوش ہین الیاس ہین مضر و انا	ہین نزار و معد اور عدنان	ال ہمزانہ باشرف نبلا
منتسق اس سے ہا سبب ہین	ہے ناس ہین کسیکو شک اصلا	پہر تو عدنان سے بہی آدم تک
اختلافات ہین بہت پیدا	پر یہہ نزد محقق انساب	ہین یہہ اجداد سید والا
یعنی ابن خلیل اسمٰعیل	نوح و ادریس شیث ذو لاعطا	جد امجد ہین حضرت آدم

جدۂ عالیہ ہوئین حوا

حدیث مین آیا ہے اوسکو صحیح مسلم مین پایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ جلیل سے اور برگزیدہ کیا بنی ہاشم کو قریش سے اور برگزیدہ کیا رسول اکرم کو بنی ہاشم ذو الحبش سے اور دوسری حدیث مین وارد ہے یہہ ارشاد نبی ماجد ہے کہ خالق نے برگزیدہ کیا اپنی خلایق کو اور اونمین سے برگزیدہ کیا بنی آدم فائق کو پہر اونمین سے برگزیدہ کیا عرب کو اور برگزیدہ عرب سے مجہہ بندۂ رب کو اور جو

[illegible] میں دوست رکھتا ہے سبکو اور جو دشمنی
کرتا [illegible] دشمنی رکھتا ہے سب سے

تو ہوا باعث ایجاد جہاں مطلبی
ہے تری ذات مقدس شرف جملہ نبی
عشق کا مصرعہ [illegible] والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حق ادا کس سے ہو اس کا جو شرف تھا منظور
اوس میں کعبہ کو کیا پھر بعبادت معمور
جب ہدایت کیلئے ہو گئی تقدیر ضرور
ذات پاک تو در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

شمس روشن ترے رخ کی ہوا ای بہر تجسیم
ہی خطا گر کہوں واللیل ہے زلف پُرخم
کیا کہوں ہو نہیں سکتی کوئی تشبیہ بہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
الله الله چہ جمال است بدین بوالعجبی

گرچہ مخلوق ہوئے تیرے نہیں کوئی تجھسا
تجکو ہے برتری یکتائی ہے بس بعد خدا
نور سے جبیں میں تیرا تھا ہوا جلوہ نما
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہے بہار چمن فیض کو تجھ سے اقدام
ہی جو بلبل تری گلشن کا وہ ہی خوش انجام
آب رحمت سے ہی شاداب تر الطف تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

لامکاں ہی ترا معراج نہ جہاں شہر و دشت
قاب قوسین سے ادنی ہی تری جا گی گشت
تری گلگشت سے ہی نزہت فردوس بہشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہیبت و صولت سگ سے تری لاریب کلیم
آگے سگ کے ترے روباہ رہا ہے ضیغم
شوکت دارا و کی حشمت فغفور و جسم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

ہم ہوئے خشک زبان کہہ نہین سکتے کچھہ بات
مرتے ہین پیاس سے ہو جلد دم خضر نجات
ہونٹ ہم چاٹتے ہین خشک لبی سے ذرات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کیا یہہ حالت ہے مری خود مین ہوا ہون ششدر
دیکھہ تو کیسا مرا حال ہوا ہے ابتر
دل ہے آشفتہ مین رہتا ہون پریشان اکثر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عام ہے بندہ نوازی تری اے بندہ نواز
ترے فیضان سے ارباب عرب ہین ممتاز
تری فیاضی کا عالم مین نیا ہے انداز
بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

ہندی و زنگی و رومی یمنی و حلبی

تو ذکی تیرے مقابل مین مسیحا ہے غبی
کیون نہ امید شفا ہو دل ثاقب کو نبی
شان حکمت سے تری شان مسیحائی دبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

قدرت ایزدی سے نور محمدی جبین خوش جمال عبد المطلب سے مثال ہلال چمکتا تہا اب
دمکتا تہا کہ اوسکی شعاعین مانند چراغ روشن ہین اور وہ بیت الحرام پر پرتو افگن
تہین جب ابرہہ بقصد انہدام کعبہ آیا اور فیل سفید عظیم و جسیم اپنے ساتھہ لایا تو

عبد المطلب بسبب لینانے اونٹون کے اوسکے پاس گئے اور اپنے عقیدہ پر جو بابت نور پیغمبر کے تہا قایم رہے جسدم ابرہہ کی نظر عبد المطلب پر پڑی اور آنکہہ لڑی تو ابرہہ بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو اوسنے عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا کہ تو سید قریشی ہے اے لوگو دیکہو کہ یہہ کیسی حالت وحشی ہے کہ اوس فیل نے بہی عبد المطلب کو سجدہ کیا اور اوس نور با احتشام کو سلام بہیجا حالانکہ وہ فیل مثل دیگر فیلان کے عادی سجدہ کا نہ تہا جب اوس ہاتی کو اوٹہانا چاہا تو وہ نہ اوٹہا ہر چند کہ اوسکو زدو کوب کیا پہر وہ بجانب یمن چلے آتش غضب سے جلے اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ نے اونکی ہلاکت کیلیئے دریا سے ابابیل کو مقرر کیا دو سنگریزے ہر دو پا مین اور ایک سنگریزہ منقار ابابیل طیار مین دیا جب وہ سنگریزے ڈالے جاتے تہے تو وہ لوگ موت کو پاتے تہے جو سنگریزے ابرہہ کے چشم و روپر پڑے تو وہ چشم ورو مین گرے اور اونگلیان اوسکی پارہ پارہ ہوگئین باجزائے آب زرد و خون خارہ خارہ ہوگئین اور شگاف اوسکے دل تک پہونچا وہ فنا ہوگیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ اور یہہ معجزہ سرور کائنات کا ارہاصات سے تہا۔

کافر معذب ہوگا عذاب الیم کا		مومن پہ ہوگا رحم کریم الرحیم کا

جب عبد المطلب نے بعنایت الٰہی شر ابرہہ سے نجات پائی تو اونہون نے عجب کیفیت کا خواب عظیم دیکہا اور اوس سے اونکے جسم کو نہر تہری چڑہی اونہون نے کاہنان سے بیان کیا کاہنون نے تعبیراً یہہ جواب دیا کہ تیری پشت سے ایسا شخص پیدا ہوگا کہ جہان اوسپر شیدا ہوگا اور اہالیان زمین و آسمان اوسپر ایمان لائینگے اور بتون کو خاک مین لائینگے عبد المطلب نے فاطمہ سے شادی کی اور وہ بار ور ہوئی عبد اللہ نے ذبیح والدہی

فیسیح پیدا ہوئے اور یہہ واقعات ہویدا ہوے عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر میرے
دس بیٹے پیدا ہوون تو ایک کو اون مین سے قربان کرون اور اپنے عہد سے نہ ٹلون
خدا نے اونکو دس بیٹے دئے جب وہ بلوغ کو پہونچے تو عبد المطلب نے خواب مین
دیکہا کہ کسینے کہا نذر کو پورا کر کام کو نباہو اگر عبد المطلب لرزان و ترسان خواب سے
بیدار ہوئے بیٹے کے ذبح کرنے سے بیزار ہوئے اونہون نے ایک بکری کو ذبح کیا
اور بلد بمساکین کو دیا پہر خواب مین یہہ سنا کہ کسی نے کہا کہ قربان کر اپنے پسر کو یعنی فرزند بزرگ
تر کو عبد المطلب نے گائے کو قربان کیا پہر خواب نے پریشان کیا ایسا حیران کیا کہ اونہون نے
شتر کو قربان کیا پہر وہی حکم خواب مین پایا جو پہلے خوابون مین آیا پہر عبد المطلب
سخت غمناک ہوئے تیغ الم سے سینہ و دل چاک ہوئے عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے
مشورہ کیا سب نے بالاتفاق یہہ جواب دیا کہ اگر ہمکو قربان کیا جائے تو ہم سب رضامند ہین
بہت خورسند ہین عبد المطلب بیٹونکی اطاعت سے شاد ہوئے اس پر دل نہاد ہوئے
کہ قرعہ ڈالا جائے جسکے نام پر قرعہ آئے وہ اختیار کیا جائے جب قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے
نام پر آیا چونکہ عبد اللہ کی پیشانی سے نور محبوب یزدانی چمکتا تہا اور وہ صاحب جمال و کمال و
شجاع و با اقبال و پہلوان یکتا تہا اسلیئے عبد المطلب کو بہت پیارا تہا گہر کا اوجالا تہا
عبد المطلب نے ناچار ہاتہہ عبد اللہ کا پکڑ کر اوٹہایا اور اصناف و نائلہ کے پاس پہونچایا
یہہ دونون بت نزد کعبہ نصب تہے اور قربانی کیلیئے معمول عرب تہے جب اہل
قریش نے یہہ حادثہ پر طیش دیکہا تو عبد المطلب کو عبد اللہ کے ذبح کرنے سے باز رکہا اور
اور لوگ پاس سنجاح کاہنہ کے گئے اور سب حالات اوس سے کہے وہ کاہنہ حجاز مین بہت
خبیر اور حیلہ تہی فہم و فراست مین اور کاہنون سے زیادہ عقیدہ تہی اور وقت مین جنیان صعود آسمان

استراق واستماع سخنان سے ممنوع نہ ہتے اور وہ کون سے واقعات آسمانی تہے جو اون کو مسموع نہ ہتے غرض کہ اوس کاہنہ نے کہا کہ اب جاؤ اور کل کو میرے پاس آؤ وہ لوگ اوس روز متوقف رہے پہر دوسرے دن اوسکے پاس گئے کاہنہ نے پوچہا کہ تمہارے یہان دیت انسان کیا ہے سب نے کہا کہ دس اونٹ خون بہا ہے اوسنے کہا کہ دل کو سنبہالو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر نہ آئے تو دس اونٹ کو زیادہ کیا جائے اگر پہر بہی قرعہ نہ آئے تو اور دس اونٹون کا اضافہ کیا جائے جبتک قرعہ اونٹون پر نہ لاؤ سرمرتبہ دس دس اونٹ بڑہاؤ عبد المطلب نے نزد اصناف ونایلہ قرعہ اندازی کی خدا نے یہہ بندہ نوازی کی کہ جب سو اونٹ ہوگئے تو قرعہ اونٹون پر آیا عبد اللہ کو ذبح ہونے سے بچایا عبد المطلب نے نہایت خوشی سے اونٹون کو قربانی کیا شکر یزدانی کیا۔

عالم پہ الٰہی ترے الطاف ہین کیسے	اکرام ہین کیسے تری اعطاف ہین کیسے
موصوف ہے باجملہ صفت ذات مقدس	انعام ہین کیسے ترے اوصاف ہین کیسے

جب آوازۂ حسن وجمال اور طنطنۂ غنج ودلال عبد اللہ رفعت پناہ کا بلند ہوا اور قضیۂ ذبیح و فدیۂ بلیح کا شہرۂ آفاق ودلپسند ہوا تو زنان قریش بہ تمنائے عیش عاشق جان باز وطالب دیدار بصد نیاز اور متمنی بہار جمال وخواستگار وصال ہوئین اور اکثر نازنین پری تمثال جذبۂ عشق مین محو اختلال ہوئین عورتین راستون پر بیٹہہ کر عبد اللہ کو اپنے پاس بلاتی تہین اور ناز وانداز سے لبہاتی تہین مگر خدائے ستار نے عبد اللہ باوقار کو بد انجامی سے محفوظ اور اونکی نیکنامی کو ملحوظ رکہا اور جو کفار کو علامات سے ظاہر ہوا کہ وجود باجود پیغمبر آخر الزمان رہبر ہر دو جہان صلب عبد اللہ سے پیدا ہوگا تو بعداوت ودشمنی اونکا اہلاک چاہا اور کفار بقصد ہلاکت عبد اللہ دور سے

ہے اونہون نے آثار غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ کیے ناچار اپنا ضرر اوٹھا کر چلے گئے کچھہ دنون بعد ایکدن عبداللہ شکار کو گئے صحرا مین تھے کہ ایک گروہ کثیر اشقیا بارادہ قتل عبداللہ جانب شام سے آیا اور اونکو اہل کتاب و شمشیر آہیختہ پایا وہین جنگل مین وہب بن مناف جو نانا رسول خدا کے ہین موجود تھے جو یہان مقصود تھے اونہون نے دیکھا کہ سواران جنت الماوا جو اس عالم کے مردمان ہی مشابہت نرکھتی تہی اور نہ یہان کسی سے باتین کرسکتے تہی نمودار ہوئے اور اوس گروہ اشرار کو مارکر عبداللہ کے مددگار ہوئے وہب یہہ دیکھکر اپنے گھر کو گئے یہہ کلمات اپنی بی بی سے کہی کہ مین اپنی آمنہ کی شادی عبداللہ کے ساتھہ چاہتا ہون پیغام بہیجتا ہون چنانچہ بوسیلہ دوستان پیام خوش بیان پاس عبدالمطلب کے پہونچا اونہون نے سوچا کہ آمنہ شرف حسب و نسب عصمت و عفت مین ممتاز ہے اور اوسکے خاندان کا بہت اعزاز ہے بہت عبدالمطلب کو پسند آئی اونہون نے قبول فرمائی پس شادی عبداللہ کے ساتھہ آمنہ کی ہوئی اور کمال خوشی بہ تہنیت اعظمہ کی ہوئی۔

للہ الحمد خدا نے کیا سامان خوشی	خانہ خاطر صد حیدلان آباد ہوا
ہوگیا ساز طرب خلق مین نغمات سرا	ہو مبارک دل ناشادہی اب شاد ہوا

روایت ہی عجیب حکایت ہی کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت قیصہ یا قتیلہ نامی بنت نوفل پاس کعبہ کے کہڑی تہی اور اوسکی آنکہہ عبداللہ سے لڑی تہی دیکہتی ہی عبداللہ خوش نگار پر عاشق زار و جان نثار ہوئی اور یہہ بات کہی کہ اے عبداللہ مجھسے قربت کرین دونگی تجکو سو شتر عبداللہ نے حیا کی اور بہ شایستگی ابا کی دوسرے دن خثعمیہ نامی ایک عورت کہ کہانت مین مہارت رکہتی تہی اور بوجہہ تمول و دولت کبر و نخوت

کرتی تھی ویسے ہی عبداللہ سے امیدوار ہوئی جیسی پہلی عورت خواستگار ہوئی
اور دس ہشکارہ نے عبداللہ کو مال سے فریب دینا چاہا مگر عبداللہ اوس کے
فریب میں نہ آیا عبداللہ نے کہا کہ میں اپنے مکانکو جاتا ہون بہت جلد یہان واپس
آتا ہون عبداللہ اپنے مکان مین آئے اور اپنی بی بی کی صحبت سے فوائد بشریت پائے
نور محمدی عبداللہ سے منتقل ہوکر آمنہ کو ملا گل مراد کہلا آمنہ حاملہ ہوئین بعنایت الہی
کاملہ ہوئین جب عبداللہ پاس اوس عورت کے واپس آئے تو اوسنے جلوے اوس
نور کے نپائے اوسنے کہا کہ اے عبداللہ تو جب گھر کو گیا تو آیا کسی عورت سے ہمصحبت
ہوا عبداللہ نے کہا ہان مین نے اپنی بی بی آمنہ بنت وہب سے بطور جائز صحبت
کی اوس نے یہہ بات کہی کہ تیری پیشانی سے جو نور چمکتا تھا اوسکو مین نے چاہا مگر مجکو
نصیب نہ ہوا اور وہ اور کو ملا اور بعض نے خواہر ورقہ بن نوفل برادر زادہ عم خدیجہ کو لکھا ہے اور
بعض نے لیلی عدویہ کو کہا ہے غرضکہ انہین عورات مین سے کوئی عورت تھی جس نے
عبداللہ سے خواہش کی۔

آیا قریب وقت جو شہ کے ظہور کا
جلوہ ہوا حدوث مین پرتوے نور کا

اقبال و جاہ عز و حشم آئینگے ضرور
جسدم جلوس خلق مین ہوگا حضور کا

توریت کا جو وصف محمد مین حال تھا
انجیل مین وہی تھا وہی تھا زبور کا

پائی وہی جو مقدم سرور کی تھی خبر
کیا خوب آگیا ہے زمانہ سرور کا

ہے آمد نبی کی بشارت جو اندنون
جن و پری مین شاد ہے نغمہ طیور کا

انسان زمین پہ خوش ہین ملک آسمان پر
جنت مین شادیانہ ہے غلمان و حور کا

ایسا ہے جان فروز یہ مژدہ جہان مین
ہے شادمان ہر کوئی نزدیک و دور کا

ورطۂ خوشی مین جو کہ فنا فی الرسول ہو | ملزم نہ ہوگا وہ کسی جرم و قصور کا

ثاقب شفیع عاصیان ہوگا مرا شفیع
مجکو خطر ہو کسلیئے روز نشور کا

ذکرِ میلادِ محمدؐ سے دلِ صاحبدلان
شاد ہے خورسندی خوش ہی بہت مسرور ہی

سبحان اللہ استقرار نطفہ ذکیہ مصطفویہ کا اور ارباع ذرہ صافیہ محمدیہ کا صدف آمنہ مین بزمانہ مبتہج یعنی ہنگامہ حج بالتحقق اوسط ایام تشریق شب جمعہ مین ہوا لہذا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ الجمعہ کو فاضلترین لیلۃ القدر کہا اور اس رات مین خیرات وحسنات وبرکات وکرامات مومنان اور عالمیان پر نازل ہوئین بلکہ ہمیشہ کو کامل ہوئین اگر شب میلاد خوش بنیاد کو لیلۃ القدر سے افضل اور بدر سے اجمل کہا جائے تو بجا ہے بلکہ بہت خوشنما ہے۔

آثارِ خوشی گشت مقرر امشب | امید بر آمد بہ مقدر امشب
امشب طرب وعیشِ بہر دو عالم | آمد خبر مقدم سرور امشب

اخبار معتبر سے خبر پائی کہ ملکوت مین ندا آئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور کرو اور جہان کو فوائح روائح سے معطر کرو اور ہر ملک زمین وآسمان اہتزاز وابتہاج مین دل لگائے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع اراضیات مین کہدیا جائے کہ امشب نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اور عجائب غرائب جلوے لایا اور وہ مبدار عالم اور اصل اصول بنی آدم ہے مصدر انوار واسرار ہے مظہر ذات کردگار ہے۔

عیان ہر شئی مین ہی جلوہ تمہارا یا رسول اللہ
حقیقت بین کو ہوتا ہی نظارا یا رسول اللہ

کیا نورِ درخشان نے تمہاری خلق کو روشن
ہوا محو تجلی دل ہمارا یا رسول اللہ

تمہاری عشق کا دریا ہی بیپایان عالم مین
نہ ہاتہہ آیا کہین اوسکا کنارا یا رسول اللہ

تلاطم مین ہی کشتی عمل طوفان عصیان سے
سنبہالو ناخدا ہو تم خدارا یا رسول اللہ

تمہارے اسم اعظم کا ہمشہ ورد رہتا ہے
تمہارا نام نامی ہے پیارا یا رسول اللہ

خدا دیگا بلاشک دوجہانکی نعمتین ہمکو
اگر ہو جائیگا کچہہ بہی اشارا یا رسول اللہ

ٹپکجائیگا گر قطرہ تمہاری آبِ رحمت کا
تو دوزخ کا بجہیگا ہر شرارا یا رسول اللہ

خدا خود ہے ثناخوان آپکا فرطِ محبت سی
بشر کو کیا ہو مداحی کا یارا یا رسول اللہ

تمہارے نور فیضان سے ہوا تابان طالع ثاقب
خدا ثاقب کا چمکائے ستارا یا رسول اللہ

راوی بیان کرتا ہے صحیح بات عیان کرتا ہے کہ بہنگام صباح شب حمل بتانِ روئے زمین اوندہے گرے اور تختہائے سلاطینِ دنیائے دون سرنگون پڑے ابلیس پر تلبیس پہاڑون مین روپوش ہوا اور سرگردانی و پریشانی سے مدہوش ہوا تمام مکانات روشن ہوئے انوار ایسے پر تو افگن ہوئے کہ کوئی جگہہ روشنی سے خالی نہ رہی اور کوئی صورت اختلاف نہ رہی قحط قریش دور ہوا ہر گہر معمور ہوا امطار مطیر باران آب ہوئے درختان خشک سرسبز و شاداب ہوئے وحشیان مشرق نے وحوش مغرب کو بشارت دی اور طائران عرب نے طیور عالم کو نوید بالنضارت دی مزاجِ عالم مسرت امتزاج ہوا نام اس سال کا سنۃ الفتح والابتہاج ہوا بی بی آمنہ والدہ معظمہ جناب رسالت مآب کی فرماتی ہین اور یہہ خبر سناتی ہین کہ کوئی ثقل حمل مثل عورات حاملہ و بیکل کے نہ تہا اور نہ کوئی بار ثقل ہمشکل آثار حمل کے

نہ تہا مین اپنی آبستنی کو نہ جانتی تہی اور نہ اوسکو پہچانتی تہی جو بچہ پایے زمین پر رہتے ہیتے وہ خواب و بیداری مین مجہسے کہتے تہے کہ تو حاملہ ہے اور یہہ آبستنی بہترین خلایق کے حاملہ ہے ہنوز آفتاب مہر و وفا برج حمل مادر سے جلوہ نما نہوا تہا یعنی محمد پیدا نہوا تہا کہ عبد اللہ والد ماجد حضرت کو سفر آخرت پیش آیا سب کو رنج والم مین پایا فرشتون نے کہا کہ اے بار خدا نبی و حبیب تیرا یتیم ہوا اللہ نے فرمایا کہ اوسکو نہ خوف ہے اصلا کہ مین اوسکا نصیر جلیل ہون حافظ و کفیل ہون سلام بہیجو اوسپر اور دعا کرو بہتر صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ

ہوتا نہ کیون یتیم وہ محبوب کبریا	دُرِّ یتیم ہوتے ہی ہوتا ہے بے بہا

زہے دبدبۂ حمل جسے کو کبۂ عمل کہ زمانہ ظہور حضور فسانہ مبشر وجود پرنور بہت قریب ہوا اور عرصہ نہ ماہ بفضل الہ باجاہ و حشم نہ بیش نہ کم پورا انصیب ہوا ملائکہ علیین ہر طایف آسمان و زمین بہ شادیانہ نغمہ سرا ہہتے اور اوس مین مضامین اس غزل کے ادا ہہتے۔

آمد آمد ہے جہان مین احمد مختار کی	آمد آمد ہے جناب سیّد ابرار کی
کیون نہ ہو عالم مین سامان سرور و انبساط	آمد آمد ہے حبیب داور دادار کی
ہو گئے آراستہ تہذیب سے کون و مکان	آمد آمد ہے عجب کونین کے سردار کی
چہچہے بلبل کرینگے گل کرینگے قہقہے	آمد آمد ہے بہار گلشن اسرار کی
شادمان و مبتہج ہین اسلیئے اندوہگین	آمد آمد ہے شفیق بیکس و ناچار کی
اے گنہگارو شفاعت کی خبر آجائیگی	آمد آمد ہے رسول حضرت غفار کی
بہر تعظیم و ادب کرتا ہے ثاقب ہوشیار	آمد آمد ہے یہان اے غافلو سرکار کی

الحمد للہ رب العزت للہ الشکر والمنت کہ نیر اعظم وحدت باوجود آدم طلعت مشرق قدم سے افق باحشم پر طلوع ہوا یعنی مہر سپہر رسالت ماہ سمائے نبوت از روئے محبت بسوئے خلقت رجوع ہوا ولادت باسعادت سید الثقلین نبی الحرمین لشب دوازدہم ربیع الاول بوقت صبح صادق افضل قبل طلوع آفتاب جہانتاب نزد ظہور غفر الور یعنی سہ کوکب منازل قمر واقع ہوئی تجلی برکات وحسنات ہر عالم مخلوقات مین لامع ہوئی ہرچند کہ تعین وقت ولادت شریف پیغمبر مین ارباب سیر نے اختلاف کیا ہے مگر اکثر نے اسی قول صحیح واشہر پر اعتراف کیا ہی چنانچہ اہل مکہ بارہوین رات اور دوشنبہ کے دن مین زیارت مقام معظمہ ولادت مقدسہ کی کرتے ہین اور مولود شریف بہ آداب شایستہ واوضاع بایستہ کی پڑہتے ہین۔

تولد ہوئے احمد خوش سیر — تولد ہوئے لخت قلب وجگر
تولد ہوئے مظہر شان حق — تولد ہوئے دل فروز قمر
تولد ہوئے افتخار ملک — تولد ہوئے فخر جن وبشر
تولد ہوئے بادشاہ زمن — تولد ہوئے خسرو بحر وبر
تولد ہوئے سرور دوجہان — تولد ہوئے یاور وداد گر
تولد ہوئے بانیٔ دین حق — تولد ہوئے ہادی وراہبر
تولد ہوئے سید خوش نسب — تولد ہوئے شاہ والا گہر
تولد ہوئے رازدار خدا — تولد ہوئے مخبر باخبر

تولد ہوئے شاہ ثاقب نواز
تولد ہوئے دستگاہ قدر

جب شہنشاہ کونین پشت پناہ دارین نے بجاہ وجلال نزول اقبال فرمایا اور زمین
خاکسار با انکسار نے قدوم میمنت لزوم جناب رسالتمآب سے کمال پایا تو
تمام مخلوقات میں شادیانہ نوازی ہوئی اور جمیع کائنات میں سرفرازی ہوئی غلغلہ
مسرت وشادمانی کا بلند ہوا اور غلغلہ تہنیت وکامرانی کا پسند ہوا اور سب طرف سے
مبارکباد خوش انجام پائی اور ہر جانب سے ندائے الصلوٰۃ
والسلام آئی۔

الصلوٰۃ والسلام ای دوستدار کبریا ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام اے افتخار انبیا
الصلوٰۃ والسلام ای احمد عالیجناب ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام اے سید ہر دوسرا
الصلوٰۃ والسلام ای مقتدای متقین ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام اے پیشوای اولیا
الصلوٰۃ والسلام ای قبلۂ ہر شیخ وشاب ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای کعبۂ اہل صفا
الصلوٰۃ والسلام ای رحمۃ للعالمین ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای زینت ارض وسما
الصلوٰۃ والسلام ای مرجع ایجاد کل ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای مجمع لطف وعطا
الصلوٰۃ والسلام ای زبدۂ خاصان حق ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای قدوۂ اہل نجی
الصلوٰۃ والسلام ای خاتم پیغمبران ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای ناظم ملک ہدا
الصلوٰۃ والسلام ای زینت دار السلام ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای حضرت خیر الوریٰ
الصلوٰۃ والسلام ای دستگیر بیکسان ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای ولی ہر اصفیا
الصلوٰۃ والسلام ای طالع ثاقب فیروز ۔۔۔ الصلوٰۃ والسلام ای شافع روز جزا

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے یہ حدیثی حکایت ہے کہ دادی فاطمہ زہرا ان
میں ایک راہب شامی تھا عیص نامی تھا اوس نے کہا کہ اے اہل مکہ ایک لڑکا

پیدا ہوگا اور عرب اوسکا فرمان بردار و شیدا ہوگا اور وہ مالک ملک عجم کا رہیگا ہر شخص
اوسکو صاحب اقبال و حشم کا کہیگا چونکہ مین لڑکا پیدا ہونا ہتا اوس راہب کو حال اوسکا
ہویدا ہوتا ہتا جس شب مین حضور تشریف لائے اوسکی صبح کو عبد المطلب عیص کے
پاس آئے اونہون نے اوسکو حضرت کے تولد کی خبر دی اوس راہب نے یہہ بات
کہی کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسکو مین نے کہا ہے راہب نے پوچہا کہ اوس کا کیا نام رکہا
عبد المطلب نے کہا کہ اوس کا نام پاک محمدؐ ہے وہ صاحب لولاک احمدؐ ہے عیص نے
اپنا موہنہ کہولا یہہ بولا کہ مین نے تین خصلتون سے اوسکو جانا اور خوب پہچانا ایک نجمہ کا
رات مین طلوع پایا دوسرے بروز دوشنبہ اوسکی ولادت کا وقوع مین آنا تیسرے
محمدؐ کا نام ہونا فرخندہ فرجام ہونا حضرت عائشہؓ رضی الله عنہا فرماتی ہین اور یہہ حدیث
سناتی ہین کہ مکہ مین ایک یہودی تجارت کرتا ہتا فہم و فراست رکہتا ہتا جب شب
ولادت باسعادت آئی تو اوس نے یہہ خبر سنائی کہ اے اہل قریش تمہارے اقارب و
خویش مین کوئی پسر پیدا ہوا سب نے کہا ہمکو کچہہ نہین ہویدا ہوا اوس نے صاف کہا کہ کسیکو
مخفی نرہا کہ آج کی رات مین پیغمبر امت اخیرہ نے ظہور فرمایا اور ہر صغیرہ و کبیرہ نے
اوس سے نور پایا اور اوسکے مابین ہر دو کتف حضرت کے علامت نورانی ہے یعنی
موہاے روشن سے ضوفشانی ہے پس یہودی در دولت پر حاضر ہوا اوس نے حضرت
کے باہر لانے کو کہا جب جسم اطہر پیغمبر کو برہنہ دکہلایا تو اوس نے اوس علامت کو بخوبی
پایا یہودی اوسکو دیکہتے ہی بیہوش ہوگیا اور زمین پہ گرکر پُرخروش ہوگیا پہر اوس نے
یہہ بات کہی کہ والله بنی اسرائیل سے نبوت گئی ابو نعیم حسان بن ثابت سے
روایت کرتے ہین اور اوسکی صحت کی سند دہرتے ہین کہ بوقت ولادت باسعادت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کودک ہفت یا ہشت سالہ تہا کہ ایک بلندی پر اوتہا کہ
یہودی فریاد کرتا تہا اور اپنی قوم والون کو یاد کرتا تہا لوگون نے اوس سے کہا کہ کسلیئے
یہہ شور و واویلا زیادہ ہوا کہ قسم ہے مولا اس شب طلوع نجم احمد ہوا تولد محمد ہوا ۔۔

کیا شان ہے رسول خدائے قدیر کی
پائی نہین نظیر نہ اوس بے نظیر کی

رحمت تہی دلپذیر ظہور بشیر کی
وحشت تہی کافرون کو شکوہ نذیر کی

نورِ بصر سے مردمکِ چشم کن فکان
پتلی ہے یون ہی روشنی ہین بصیر کی

اللہ رے یہہ عشق جمالِ محمدی
بینا ہین شوق دید مین آنکہین ضریر کی

معمور خیر مقدم سرور سے تہا جہان
ہرگز مجالِ شر نہ تہی اوس دم شریر کی

روح القدس ہی بلبلِ گلزار احمدی
کیا خوب منزلت ہی مرے ہمصفیر کی

یہہ خوش عمل تہا علم نبی کا نہار مل
حاضر ضمیر غیب تہی ما فی الضمیر کی

ہے ذاکرِ حضور کو پاسِ ادب ضرور
نازک ہی لا کلام طبیعت امیر کی

مانگے زبان سے ثاقبِ مسکین کسلیئے
حاجت طلب سوال ہی صورت فقیر کی

روایت کی ہے یہہ عثمان بن ابی العاص نے کہ اشاعت کی ہے میری والدہ با اخلاص نے
کہ مین ہنگام ولادت خیر الانام موجود تہی اور ساعت تولد احمد نہایت مسعود تہی مین نے
اک نور دیکہا عجب اوسکا ظہور دیکہا کہ تمام مکانات نورانی ہوئے اور جمیع بقاع آرا ضیات
لمعانی ہوئے اور ستارے آسمان سے زمین پر چہوٹنے والے تہے اور میرے
گمان مین مجہہ پر ٹوٹنے والے تہے حدیث صحیحہ شہیرہ مین آیا کہ بی بی آمنہ نے یہہ فرمایا کہ
شب وضع مین اک نور ایسا پرتو افگن ہوا کہ ہر مکانِ شام روشن ہوا اور مین نے قصور
شام کو روشنی سے معمور دیکہا اور ہر طرف سے اوس نور کا ظہور دیکہا آمنہ کا یہہ بیان

حدیثون سے ہے عیان کہ مین بوقت درد زہ اپنے مکان مین تنہا تہی عبد المطلب کو
طواف کعبہ سے فرصت نہ تہی ذرا تہی مجکو آواز عظیم آئی وہ میرے دل پر خوف لائی پہر مین نے
دیکہا کہ اک مرغ سفید نہایت خوشنما اوس نے اپنے بازو کو میرے سینہ دل پر ملا خوف فورا جاتا رہا
پہر مین نے شربت سفید پایا اوسکو پیکر مجہے قرار آیا اور پہر دیکہا مین نے نور بلند کو اور
زنان بلند قامت دل پسند کو مین نے گمان کیا کہ یہہ دختران عبد مناف کی ہین مگر بوجہہ
استعجاب کے ناقابل اعتراف کی ہین تردد مجکو رہا اون مین سے ایک نے مجہسے کہا کہ اک
آسیہ زن فرعون بے سامان ہے دوسری مریم بنت عمران ہے باقی عورتین حور العین
ہین خوش جبین ہین ہر دم آواز پیہم آتی تہین وہ مجکو دہشت دلاتی تہین اس اثنا مین دیبائے
سفید بنظر آیا دو ملکون سے مابین ارض و سما دراز کہچا پایا پہر مردان حسین درمیان آسمان و
زمین دیکہے اونکے ہاتون مین ابریق نقرہ تہے طیور پر سرور با منقار ہائے زمرد خوشتر
دبازو ہائے یاقوت احمر میرے سامنے آئے بہت رونق لائے اونہون نے میری
حجرے کو چہپایا حجرہ عجب رنگ لایا خدا نے میری آنکہون سے پردہ اوٹہایا مجہے مشارق و
مغارب ارض کو دکہلایا اور تین علم دیکہے کہ وہ مشرق و مغرب و بام کعبہ پر نصب تہی جبدم
رسول اکرم پیدا ہوئی عجائبات ہویدا ہوئے محمد کی عجب شان تہی انگشت سبحہ سوئی آسمان تہی
سجدہ مین سر تہا طرفہ اثر تہا پہر ایک ابر سفید نے اگر میرے فرزند دلبند کو میری آنکہون سے
پوشیدہ کیا اور غائب ہو کر مجہے رنجیدہ کیا مین نے سنا کسی نے کہا کہ اسکو مشارق و مغارب مین
پہراؤ پہر شہر مین لاؤ تاکہ لوگ اوسکے نام نامی کو جانین اور اوسکی صورت و صفت کو پہچانین
اور عالم روحانیت مخلوقات مین لیجاؤ خوبیان اوسکی سبکو دکہلاؤ اوسپر الطاف کئی جائین اوسکو یہہ
اوصاف دیئے جائین - خلق آدم - معرفت شیث - کرم - شجاعت نوح - خلت ابراہیم ذی فتوح لسان

اسمٰعیل - رضائے اسحاق جمیل فصاحت صالح باصفا - حکمت لقمان با دانا - تبشیر یعقوب
حلیم - شدت موسیٰ کلیم - صبر ایوب طاعت یونس خوب - جہاد یوشع بجاہد ال یوسف
داؤد خوش الحان - حب دانیال وقار الیاس باکمال - عصمت یحیٰی زہد عیسیٰ اور اسکو
غوطہ دو دریائے اخلاق پیغمبران مین اور بہلاؤ بحر دقائق مرسلان ہین - بعد اسکے
جب ہوگیا خوب صفا تو مین نے محمدؐ پر نظر کی دیکھا مین نے اوسکو مانند چودھوین رات کے
قمر کی جبین انور چمکتی تہی جسد اطہر سے بوئے مشک اذفر مہکتی تہی ابریق فضہ بدست یک نفر تہا
طشت زمرد سبز بدست دیگر تہا تیسرے کے ہاتھ مین حریر سفید تہا ہر ایک مصروف تو بہ تہا محمدؐ کو
غسل دیا سات بار مابین کتف مبارک کے لگائی مہر خوش نگار اوسکو لپٹایا پارچہ حریرین
اور سونپا مجکو ساعت بشیر مین -

ای نبی ہوگیا مین والہ و شیدا تیرا + ہون دل و جان سے فدا
پر تری عشق کا مین کر نہین سکتا دعوےٰ + تو ہے معشوق خدا
عشق مین ہوتے ہین عشاق ذلیل و رسوا + شک نہین اس مین ذرا
تیرے عاشق کے ہین اعزاز و مراتب اعلا + ہے یہہ انداز نیا
ہے تری حسن خداداد کا طرفہ عالم + ہان تحیر مین ہین ہم
ہے تجمل ترا کیا خوب اہا ہا آہا + اوس کی ہر سو ہی ضیا
نیستی ہی تہی نہ تہی آباد کہین یہہ بستی + تری ہستی سے بسی
تری صدقے سی کیا حق نے جہان کو پیدا + کوئی تجھسا نہ ہوا
یون ترا ناز ہی ای نازنین ہر دم نازان + ہے وہ عشوہ گر جان
تری اعجاز کرشمہ سی ہون مردے زندا + ہے عجب تیری ادا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✤ کیا نہین تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✤ تو مسیحا ہے مرا
ہو تو ممدوح الہٰی تو حبیب داور ✤ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✤ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تہا جب رات آدہی گئی آدہی رہی تب مین نے دیکہا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا۔ اللّٰہُ اَکبَرُ اللّٰہُ اَکبَرُ رَبُّ المُصطَفٰی وَالاٰنَ قَد طَہَّرَنِی رَبِّی عَن اَنجَاسِ الاَصنَامِ وَاَرجَاسِ المُشرِکِینَ ٭ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ بخداوند کبریائی اللہ نے احمد کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلۂ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا تہا ان پر امون کعبہ ذلیل وخوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل نامی گرکر نگون سار ہوا اوسکا ہر پجاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے سب لوگ جاہ سیر کے معتقد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید برگزیدہ بیان افسر پیغمبران کی باہر ہوئین وہ بے احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہہ امور اعظم نایاب مین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرا مین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تہر تہرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر رہگئے کہڑے دریائے ساوہ سوکہا ریگ رو کہا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوسمین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدۂ فارس جو ہزار برس سے گرم تہا سرد ہوگیا

عرض تجھسے کی ہے میری حالت ابتر ❊ کیا نہین تجھکو خبر
شہرت وین ہوا ہے میری تشفی فرما ❊ تو مسیحا ہے مرا
تو ہے ممدوح الٰہی ❊ تیرا حبیب داور ❊ کیا ہو مداح بشر
ثاقب بندہ جو ہے عاجز مولا ❊ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب سے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزدکعبہ تھا جب رات آدہی گئی آدہی رہی
تب مین نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا —
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ
الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ مبارک ہو آمین آمین بندائے غیبی آئی کہ بخداوند
کبریائی اللہ نے احمد کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلہ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس
احمد بنایا بتان پر اوسکے ذلیل و خوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل
نامی گرکر نگون سار ہوا اور سکا ہتھیار ہی شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ
غیر مستند مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوے
سب لوگ جماہیر کے متقلد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت
پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت
بنیاد سے پیدہ نمایان افسر پیغمبران کی باہر ہوئین وہ سب بے احصا ہین بے انتہا
ہین بعض اون مین سے یہہ امور اعظم ہین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرا مین قصور آیا اوس نے
زلزلہ پایا ایسا تھرتھرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر
رہگئے کھڑے دریائے سادہ سوکھا رہا رو کہا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوسمین
پانی لہرایا اک دریا رواں پایا آتشکدہ فارس جو ہزار برس سے گرم تہا سرد ہوگیا

کسرا بے شرم تھا مبتلاے درد ہوگیا اوسنے اپنا راز نہ فاش کیا کاہنون کو تلاش کیا
سطیح کاہن کو بلایا اوس کا عجب حال پایا کہ اوسکی نہ مفاصل تھے نہ قابو تھے قعود و قیام حاصل
تھے جب وہ غضب مین آتا تھا تب قدرت نشست پاتا تھا سواے استخوان کاسہ سر اوسکے
کوئی استخوان اعضا نہ تھا اور بہ شکل انسان اوس کا سراپا نہ تھا ہاتون اور اونگلیون مین اوسکے
صرف گوشت تھا نہ ہڈی تھی نہ پوست تھا جب کہین اوسکو لیجاتے تھے تو اوسکو مثل کپڑے کی لپیٹ لیتے
تھے اوسکا رخ سینہ مین تھا نہ کوئی عضو قرینہ مین تھا اوس سے اپنی زندگی کی ہوس کی تھی
عمر اوسکی چھہ سو برس کی تھی جب سطیح بحضور کسرا آیا اوسنے کسرا کو تحیۃ و سلام پہونچایا کچھہ
جواب نہ پایا کسرا نے ابیات مین کچھہ پڑہکر سنایا اوسکو ہنسایا سطیح مضامین و مطالب کو
پیش لایا کہ جب محمد رسول اللہ پیدا ہوگا سطیح فنا ہوگا یہہ کہکر وہ دفعۃً مرگیا دنیا سے گذر گیا
ایک گروہ قریش کا بت سنگین تھا تراشیدہ و رنگین تھا آغاز سال مین لوگ اوسکے گرد جمع ہوتے
تھے سامنے اوسکے سوتے تھے اور اوسکے آگے اعتکاف کرتے تھے عید کبر کرلاف
کرتے تھے ایک رات مین دیکھا کہ وہ بت پڑا ہے اوندہا اوسکو لوگون نے اوسکی جگھہ پر رکھا
وہ قایم نہ رہا پہر اوسکو مقام پر اوسکو سیدہا بٹھلایا وہ اوندہے پن سے باز آیا اوسکے پرستش
والے شرمندگی سے کرتے تھے نالے آخرکار ناچار ہوکر اوسکی جگھہ پر اوسکو مستحکم کیا اوسکو خوب
کسندیا جوف بت سے یہہ آواز آئی کہ سنو بہائی —

مولود خوش سیر کا نزول جلال ہے
ہیبت سے اوسکی سنگدلان تہرتہرا گئے

اقبال و جاہ و عظمت و شوکت ہین محترم
لرزان ہین اوسکے رعب سے شاہان محتشم

اگرچہ تعین سال ولادت حضرت مین کچھہ اختلاف خبر ہے مگر باتفاق اکثر یہ اشہر و اظہر ہے کہ تولد
شریف سرور کائنات مفخر موجودات کا زمان حضرت آدم علیہ السلام سے بعد چھہ ہزار سات سو برس کے

سال فیل مین ہوا اور روز وفات سکندر رومی سے بعد آٹھ سو بہتر سال کے اور یوم حکومت کسریٰ سے بعد بیالیس سال کے عہد نوشیروان عادل عقیل مین ہوا ہے قسمت شب تولد پیغمبر کہ لیلۃ القدر پر فایق ہوئی اور رتبے مرتبت نغمہ سرای پیدایش سرور کہ اس مضمون سے زبان زد خلق ہوئی ۔

شب میلاد پیغمبر سے فخر روز روشن ہے ۔ مہ اوج شرف مہر فلک پر پرتو افگن ہے

ظہور نور خورشید سے ہوئی دن کو بہت خجلت ۔ وہ خوبی رات لائی ہے کہ قربان جسپہ جوبن ہے

صدای شب نوید مقدم احمد ہے عالم مین ۔ مسلمانون کو تہنیت ہے کفار دن کو شیون ہے

جو مشتاق زیارت مولد احمد کا دل سی ہے ۔ نہ اوسکو خواہش جنت نہ لطف سیر گلشن ہے

اوسی کا حسن ہے بے مثل اور وںکا مثالی ہے ۔ حسین خوبان عالم مین حسینون مین احسن ہے

وہ ہے ظل الٰہی تخت مین ہے اوسکی ہر عالم ۔ جہان مین گوشہ امن و امان اوسکا ہی دامن ہے

ہے اوسکی دوستی و دشمنی مین فرق مہر و قہر ۔ محب کو ہے علا کوثر ہوا لا ابتر مین دشمن ہے

ہوا راہ خدا کا نظم اجلاس شہ دین مین ۔ نہ ہرگز رہروان دین کو کچھ خوف رہزن ہے

بہر وسہ ثاقب عاصی کو ہے اوسکی شفاعت کا
گناہون کا نہ ڈر ہے دہشت محشر سے ایمن ہے

ثویبہ لونڈی ابولہب کی تھی اوس نے خبر مسرت اثر ولادت حضرت اوس بوالعجب کو کی ابولہب نے بوجہ شادمانی تولد محبوب یزدانی کے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے اپنے دل کو یون شاد کیا کہ اوس نے اول دودھ اپنا رسول خدا کو پلایا ثواب پایا ابولہب کافر تھا کفر اوس کا وافر تھا چنانچہ قرآن مین سورۂ تبت اوس کی مذمت مین ہے ۔ ہرچند کہ ابولہب عذاب الٰہی سے مذلت مین ہے مگر بباعث خوشی ولادت نبی کے بروز دوشنبہ

عذاب سے محفوظ ہوتا ہے حدیثون سے ملحوظ ہوتا ہے کہ اگر مسلمان چاہین کہ سرور تولد حضور مین بذل اموال فرمائین تو بہت اونکے ہے مگر اوس مین دخل بدعت بیجا ہے -

بدعت نہین مسرت میلاد مصطفےٰ ۔ خوشنودی تولد احمد ثواب ہے

کفار کو بہی اوسکی ولادت کا تہا سرور ۔ ناشاد اوسکے ذکر سے بہی ناصواب ہے

حضرت جان فروز نے سات روز اپنی والدہ آمنہ کا دودہ پیا اور چند روز ثویبہ خبر آموز نے آپکو اپنا دودہ دیا بعدہ حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو دودہ پلایا اور بروایات صحیحہ معجزات بے انتہا سرور کائنات کا زمانۂ رضاعت حضرت مین مشاہدہ فرمایا اون مین سے کچہہ یہان بیان کئے جاتے ہین کلک گوہر فشان کو دیے جاتے ہین حلیمہ نے کہا کہ ایسا قحط تہا کوئی قطرہ پانی کا نہ برستا تہا ہر شخص ترستا تہا میرے گدہے لاغر تہے اور بے شیر مادہ شتر تہے عشرت سے نہ کچہہ کام تہا عسرت سے نہ دنکو چین نہ شبکو آرام تہا مین ہمراہی قافلہ بنی سعد بن بکر مکہ مین آئی اور اپنے شوہر و کودک کو ساتہہ لائی عورات قوم نے مکہ مین پہونچکر اطفال کو رضاعت مین لیا اور حضرت کو یتیم سنکر خیال بے بضاعتی کا کیا کسی نے اونکی رضاعت قبول نکی سعادت حصول نکی کوئی رضیع سوائے نبی شفیع کے باقی نرہا مین نے اپنی شوہر سے کہا کہ واللہ باللہ مین بلا رضیع کسی دا پس نجاؤنگی اوس یتیم کو اپنی رضاع ہمراہ لاؤنگی بالآخر اوسکی پاس گئی وہان جاکر خوشحال رہی مین نے دیکہا کہ وہ نور نبی صوف سفید مین لپٹا ہوا چمکتا ہے اوسکی خوشبو سے عالم مہکتا ہے حریر سبز کا بستر بچہا ہے جسکو نسیم دماغ معطر ہے اپنی قضائے پاک سے سوتا ہے حسب عادت خرخر ہوتا ہے یہہ علامت الفتاح جاری نفس ہے اوس سے نیکیون پر دسترس ہے مین نے چاہا کہ اوسکو بیدار کرون جان و دل اپنا نثار کرون پہر اوسکی نزدیک آہستہ پہونچی یہہ تدبیر سوچی کہ

مین نے ہاتھ اپنا اوسکے سینہ پے کینہ پر پہونچایا اوس نے تبسم فرمایا اور اپنی چشم مبارک کو کہولا مین اوسکو اپنے دل مین تولا اور نگاہ کی اوسپر پایا اوسکو خوشتر اوسکی چشمان ضو فشان سے اک نور آسمان تک متصاعد ہوا میرا دیدۂ روشن اوسکا شیدا ہوا مین نے مابین عینین بوسہ دیا اور اوسکو اپنی گود مین لیا مین اوسکی عاشق زار ہوگئی فریفتۂ دیدار ہوگئی دل کی عجب حالت تہی محویت مین جلالت تہی ۔

محو ہے عشق نبی مین دل شیدا کیسا ۔۔۔ جذبۂ شوق مین ہے ذوق ہے کیسا کیسا

خوبتر خوبی خوبان سے ہے اوسکی خوبی ۔۔۔ اپنا محبوب خدا نے کیا پیدا کیسا

نور سے اوسکی ہوئی شمس و قمر پر انوار ۔۔۔ واہ واصلِّ علٰی ہے رخ زیبا کیسا

تیرے قامت سے قیامت ہوئی سراپا رحمت ۔۔۔ اللہ اللہ ترا ہے قد رعنا کیسا

نہ وہ دیوانہ ہے سودائی جو سمجھے مجکو ۔۔۔ شیفتہ زلف کا مین ہون مجہے سودا کیسا

پایا عاشق نے جو معشوق سے کچھہ راز و نیاز ۔۔۔ سب حجابون کو اوٹھا کر کہا پردا کیسا

عرش اعظم سے بہی بالا ہے عروج والا ۔۔۔ حق تعالے نے دیا مرتبہ اعلا کیسا

قدرت حق سے نہین ہے کوئی ہمسر اوسکا ۔۔۔ آپ یکتا ہے کیا اوسکو بہی یکتا کیسا

شاد ہو شافع عصیان سے ہے شفیع محشر
تجکو اے ثاقب عاصی غم فردا کیسا

الغرض مین نے پستان راست کو دہان مبارک مین دیا حضرت سے دودہ پیا پہر مین نے شیر پستان چپ کے پلانیکا قصد کیا مگر آپنے اوس پستان کو موہنہ مین نہ لیا یہہ انصاف پروری تہی عدالت گستری تہی کہ ایک پستان اپنے لئے مقرر کی اور دوسری برادر رضاعی کو دی پہر تیلگی مین اپنے مقام مین پایا مین نے اپنے شوہر کو انتظام مین دیکہا اوس نے جمال

جہان آرا سے حبیبِ خدا کو اور خوبیٔ حُسنِ روح افزائے رسولِ کبریا کو وہ ہوگیا اون پر شیدا جان سے نثار دل سے فدا فوراً وہ سجدہ مین آیا یہہ مضمون زبان پر لایا۔

آئینۂ عالم ہے زیبا تجھکو ہے پاوری — مہتری و بہتری پیغمبری و افسری
ہین تری خوبی کے صدقے حُسن پر قربان ہین — وحشی و طیر و بشر حور و ملک جن و پری
تیرے غمزے نہین کرشمو سنی ہین طرفہ آن پر — ناز و انداز و ادا غنج و دلال و دلبری
آسمانون پر ہین سیارے تمہارے نور کے — خور زحل مریخ ہے زہرا عطارد مشتری
آپکی شان معظم سے ہے حاصل الکلام — عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم کو برتری
ہے تری ذات مقدس کی صفاتون سے عیان — بخشش و جود و کرم فیض و عطوفت گستری
حق نے عالم سے زیادہ تر نبی کو کی عطا — حکمت و فہم و ذکا عقل و خرد دانشوری

ہے کلام **ثاقب** روشن سخن مین نعت سے
لمعہ و نور و ضیا پرتو و ضو جلوہ گری

شوہر حلیمہ کے پاس ایک اوٹنی تھی وہ دودہ نہ دیتی تھی بہ برکت شاہ رسالت کہ اوسنے دودہ دیا شوہر و زوجہ دونون نے پیا خوب سیر ہوئے مشکور خیر ہوئی حلیمہ نے کہا کہ مین نے ایک رات مین یہہ دیکھا کہ نور غاشیہ شدہ گرد حضرت روشن زیادہ ہے اور اوسکی بالین پر ایک مرد سبز پوش ایستادہ ہے مین نے اپنے شوہر کو بیدار کیا اور اوسکے دیکھنے کا اصرار کیا اوس نے کہا اے حلیمہ خاموش باش راز کو نکر فاش جب سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور اوسکا چرچا ہے تب سے احبار یہود کو طعام و شراب خوشگوار نہین اونکو صبر و قرار نہین پہر مین آمنہ سے رخصت ہوکر اپنے دراز گوش پر سوار ہوئی اور پیارے محمدؐ کو اپنے آگے بٹھلا کر ہمراہ قافلہ کے رہگذار ہوئی میرا دراز گوش ایسا چست و چالاک ہوا کہ ہر شخص اوس کو دیکھکر حیرت ناک ہوا

جب وہ پاس کعبہ کے پہونچا تو اوس نے کچھ سوچا پھر تین بار سجدہ کیا اپنے سر کو سوے آسمان
اوٹھایا پھر وہان سے روان ہوا خوب جولان ہوا جو عورتین میرے ساتھہ تہین وہ بولین
کہ اے حلیمہ یہہ وہی دراز گوش ہے کہ جسپر تو سوار ہو کر آئی تہی اور مصیبت سواری کی ڈ
اوٹھائی تہی اب کیا سبب ہے کہ وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ جس سے ہر دراز گوش شرمسار ہوا
مجھسے بہت کلام رہا آخر کو دراز گوش نے کہا کہ میرا مرتبہ اعلیٰ ہے رتبہ دوبالا ہے کہ مجھپر سید
المرسلین خیر الاولین والآخرین سوار ہے بخت میرا بیدار ہے مجھہ مردہ نے زندگی پائی
مجھہ لاغر پر فربہی آئی حلیمہ فرماتی تہین کہ مجکو راہ مین چپ و راست سے آوازین آتی تہین کہ
اے حلیمہ تو ہو گئی غنی اور زنان بنی سعد مین بہتر ہی گلے گوسفندون کے میرے سامنے
آتے تھے اور مجھکو یہہ سناتے تھے کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے خوب پہچانتی ہے کہ رضیع تیرا نبی
پروردگار آسمان و زمین ہے اولاد آدم مین اوس سے کوئی بہتر نہین ہے اور کوئی منزل ایسی ذ
نہوتی تہی کہ جس مین باوجود قحط نہایت سرسبزی نہ ہوتی تہی جب ہم منازل بنی سعد مین داخل
ہوئے تو مجکو وہان کی ویرانی اور خشکی سے غم حاصل ہوئی جو ہمارے گوسفند چرنیکو جاتے تھے
تو وہ شام کو سیر ہو کر پر شیر آتے تھے جب سے قوم نے ہماری چیدا ہون کے ساتھہ اپنی گلو کو
چروایا تو اون مین بہی مزا خیر و برکت کا آیا جبتک ہمارے قبیلہ مین رسول خدا رہے تب تک
تحایف و برکات بصدقہ وجود باوجود سرور کائنات عطا رہے جب حضرت کا وقت نطق آیا تو
آپنے بزبان صدق فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ہوا آپکا کلام جست کبھی ہمیشا اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُدُّوْسٌ نَامَتِ
الْعُيُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ فرماتے تھے بہت پیاری باتین
سناتے تھے اور جب حضرت پیغمبر نے بجانب قمر کے اشارہ فرمایا اور وہ اشارہ پر آیا ملائکہ نے

آپ کو جہولا جہلایا اور آپ کا معجزہ ہر بات مین پایا کبہی آپ کپڑون پر بول و براز نکرتے تہے
خیال وقت مقررہ بول و غایط کا دہر تے تہے اور جبکہ ہمین شیر آلودہ کو دہونا چاہتی تہے
تو غیب سے اوسکی شست و شو پاتے تہے اگر ستر مبارک آپ کا کہل جاتا تہا تو فوراً جسد اطہر
حرکت لاتا تہا اوسکو ڈہاپ دیا جاتا تہا اور بحالت تاخیر غیب سے پوشیدہ کی
پاتا تہا جب رسول خدا رفتار مین آئے تو آپنے اطفال کہیلتے پائے آپنے اونکو کہیلنے سے منع فرمایا
اور یہہ سمجہایا کہ خالق نے کہیلنے کو پیدا نہین کیا لہو لعب کو زیبا نہین کیا بعض قصص و
حکایات مین آپکا کہیلنا بچون کے ساتہہ لکہا ہے وہ صریح خطا ہے آپ کا نشو و نما مثال
دیگر اطفال نہ تہا بالیدگی آپ کو ایک روز اور ایک ماہ مین جیسی ہوتی تہی اورون کو ایک ماہ
اور ایک سال مین ویسی ہوتی تہی ہر روز ایک نور روشن مانند آفتاب پاس رسالت
مآب کے آتا تہا اور آپکو چہپا کہ متجلّی ہوجاتا تہا دو مرغ سفید با حواس اور بروایت دیگر
دو مرد سپید لباس آتے تہے اور گریبان حق نشان مین پہونچکر غایب ہو جاتے تہے
آپ کبہی نہ روتے تہے بشاشی کی سوتے تہے نہ بدخلقی نہ بے لطفی کرتے تہے بسم اللہ پڑہکر
ہر چیز پر ہاتہہ دہرتے تہے مین اونکو کبہی باہر نہ جانے دیتی تہی ہر وقت دیکہتی رہتی تہی ایکدن
مین کام مین مشاغل تہی اون سے غافل تہی وہ گرمی مین ساتہہ اخت رضاعی کے باہر
چلے گئی میرے دل و جان ملے گئے مین باہر آئی خبر اونکی پائی مین نے لڑکی سے کہا کہ ای ہمشیرہ
باوجود کسیلئے اپنے بہائی رضاعی کو ہوائے گرم مین باہر لیگئی اوس نے یہہ بات کہی کہ گرمی نے
اون پر دخل نہ پایا ابر نے کر دیا تہا سایا ایک دن حضرت کے خیال مین آیا حلیمہ سے
فرمایا کہ مجکو بہی ہمراہ برادران رضاعی کے چراگاہ مین بہیجو تاکہ مجکو شبانی سے محرومی
نہو حلیمہ نے آپ کے بالو مین شانہ کیا سلسلہ معشوقانہ کیا آنکہون مین سرمہ لگایا عمدہ جامہ پہنایا

جزع یمانی برائے نگہبانی گلے مین لٹکایا آپنے اوسکو اپنے گلے سے جدا فرمایا حلیمہ سے کہا کہ
اے آما تم نے بار اکیا گمان ہی پروردگار میرا نگہبان ہی جناب حبیب الٰہی ہمراہ برادران رضاعی
چراگاہ مین گئے گوسفندان کو چرائے رہے ناگاہ دوپہر مین ایک مرد آیا اوس نے حضرت کو
اوٹھایا پہاڑ پر لیگیا کچھہ نہ کہہ گیا شکم مبارک کو چاک کیا نور بہردیا حمزہ پسر حلیمہ یہہ دیکھکر مستغر
اپنا بغیلہ وزاری لایا یا اماہ یا ابتاہ کہتا تہا اور اس واقعہ کی خبر دیتا تہا حلیمہ اور
اور اوس کا شوہر افتان وخیزان بہاگے جب پہونچے پہاڑ کے آگے تو دیکہا کہ رسول خدا
پہاڑ پر رونق افزا ہین اور نظرین آپکی بسوئے سمان ہین جب ہمکو دیکہا تو تبسم فرمایا ہمنے اونکے
سر وچشم کو چوما اور حال واقعہ پوچہا حضرت نے سب قصہ کہا ہمنے سنا کتب احادیث
مین یہہ قصہ مختلف العبارت ہی ضرور حضرت کی یہہ اشارت ہی کہ تین شخص آئے اور برف طشت
طلائی مین لائے میری یاران مین سے مجکو اوٹہایا اور میری مابین مفرق صدر کو تا منتہائے عانہ
چیرا مجکو کچھہ دہشت آئی نہین نہ تکلیف پائی پہر میرے احشاء بطن کو نکالا اور اوس
برف سے خوب دہویا پہر اوسکو بجائے خود رکہا بعدہ دوسرا شخص اوٹہا اوس نے شخص اول سے کہا
کہ ای بندۂ خدا ایک سو ہو علیحدہ رہو پہر اوسنے ہاتہہ اپنا میرے شکم مین پہونچایا اور میری دلکو باہر لایا
اوسکو شگاف کیا اوس مین سے مضغہ سیاہ لیا اوسکو زمین پر پہینکا اور یہہ کہا کہ یہ نصیب شیطان ہی
عام یہہ غسل قلب مرسلان ہی پہر اوسکو بہردیا جو اوسکے ہاتہہ مین تہا پہر چپ وراست
اوسنے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا ناگاہ خاتم نور کو لیا اوس مہر کو میرے دل پر لگایا مین نے
اپنے دلکو نور سے معمور پایا وہ نور نبوت وحکمت کا تہا بعدہ میری دلکو بجائے خود رکہا شق صدر
نبی مخصوص بزمانہ صغیر سنی نہین وقوع اوس کا بعمر شش سالہ اور نیز بسال دہم لکہا کہین
اور احادیث صحیحہ سے یہہ صحیح پایا کہ بشب معراج بہی وقوع مین آیا جب قضیۂ شق صدر پاک

جناب صاحب لولاک واقع ہوا تو شوہر حلیمہ اور اکثر اہل سلیقہ نے کہا کہ ای حلیمہ کسی آسیب کے
پہونچنے سے پہلے اس فرزند ارجمند کو یہان سی لیجا مکہ مین اوسکی والدہ اور دادا کے پاس پہونچا
چنانچہ حلیمہ حضرت کو ساتھہ لیکر متوجہ مکہ ہوئین جب حوالی مکہ مین پہونچین تو انکو ایک جگہہ بٹھلایا اور خود
حلیمہ نے بضرورت قضائی حاجت گوشہ پایا جب وہ فراغت پاکر آئین تو وہان ہرچند نظرین دوڑائین مگر
اوس نور بصر لخت جگر کو نہ دیکھا آنکھون مین آگیا اندھیرا بہت واویلا کیا غم نے دلکو ملیا کیا نہ ہوش رہا خروش
مین یہہ کہا وا محمداہ واولداہ۔ اے راحت جان کہان ہو ناگاہ وہان ایک پیر ضعیف آیا عصا
اوسکی ہاتھہ مین تہا وہ بولا کسلئے ہی یہہ بکا حلیمہ نے کہا ای مرد خدا نور دیدہ میرا سرور سینہ میرا
یعنی رسول اللہ محمد عالم پناہ یہان سی گم گیا ہی میرا دل مضطر بیقرار ہو رہا ہے مین نے اوسکو
اپنا دودہ پلاکر پالا ہے وہ میری آنکھون کا اوجالا ہے اوس نے دلاسا دیا اور یہہ کہا کہ گریہ
نکر اوسکی گم ہونسے نہ ڈر بت بزرگ ہبل نامی کے پاس جا اوس عالم گرامی سی استفسار فرما حلیمہ نے اوسپر بہت
افسوس کیا اور یہہ جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ شب ولادت حضرت مین یہہ بت سرنگون ہوا اور تمثیل اوندہا
ہوکر محزون ہوا پہر جوف بتان سے آواز آئی کہ ای بوڑہی وای تو یہان سے دور ہو ہماری پاس
نہ اوسکا کچھہ مذکور ہوا گر تو نام اوس پسر فرخندہ فرجام کا لیگا تو بتون اور بت پرستون مین
ہلاکت سی کوئی نہ بچیگا اوس کا نہ خوف جان ہی خدا اوس کا نگہبان ہی ناچار حلیمہ پاس عبد المطلب کے
آئین اونہون نے صورت حلیمہ پر علامتین ملالت کی پائین پوچھا کہ اے حلیمہ خیر ہے
یہہ کیا اندھیر ہے کہ محمد تیرے ساتھہ نہین ہوگیا اوندہگین حلیمہ نے سب حال
بیان کیا نہایت پریشان کیا عبد المطلب گئی کوہ صفا کی جانب اور ندادی یا آل غالب
بس اہل قریش جمع ہوکر ساتھہ عبد المطلب کی جستجو مین روان ہوئی سر سو دوان ہوے
جب نہ پایا رسول خدا کو تو عبد المطلب نے مسجد حرام مین بعد طواف اوٹھائی ہاتہہ دعا کو

ہاتف غیبی نے ندا دی کہ ای متلاشی نبی خوش ہو جاؤ غم نہ کہاؤ محمد حفاظت خدا مین ہی پوچہا
کہ ای منادی وہ کس جا مین ہی آواز آئی یہہ خبر پائی کہ وادی تہامہ مین زیر درخت خار دولق
افردہ زمین در رشتندہ مہر بحیر وز مین عبد المطلب وہان چلے راہ مین ورقہ بن نوفل ملا یہہ دونون
وادی تہامہ مین داخل ہوئی جب حبیب خدا سی واصل ہوئی تو عبد المطلب نے پوچہا کہ ای لڑکے
تو کون ہے کس کا ہی آپنے فرمایا کہ مین محمد عبد اللہ میرا باپ عبد المطلب میرا دادا ہے عبد المطلب
نے کہا کہ میری جان تجہپر فدا مین ہون عبد المطلب تیرا دادا پہر عبد المطلب حضرت کو پیش زین
خود بٹہلا کر مکہ مین لائی اور بہجت و شادمانی بہ مسرت کامرانی طلائی بسیار و شتران بیشمار
صدقہ فرمائے اور حلیمہ کو انعام دیئے بہت اکرام کئے معلوم نہین کہ گم گشتگی نبی مین
کیا اسرار تہا عالم اوس کا خداوند کردگار تہا بعض مفسرین آیات کریمہ نے وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدَىٰ کو تفسیر کیا ہے علام الغیوب خدا ہے زمانہ رضاعت دو سال رہا
ایک راوی نے یہہ بہی کہا کہ حلیمہ حضرت کو پہر اپنی گہر لیگئین دو یا تین سال بعد اونکا اور رہین
وَاللّٰہُ عَالِمٌ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ المختصر امین کنیز ک عبد اللہ
والد سلطان زمن نے نونہال گلشن رعنائی گلبن چمن دلربائی کو اپنی گود مین پالا پایا مرتبہ
املا امین نے یہہ خبر دی کہ اپنی کبہی نہ شکایت گرسنگی و تشنگی کی نہین کی سبحان اللہ کیسا حبیب خداوند تعلی
ہے کہ اوسکی چال سب سے نرالی ہے۔

اللہ کو ہے الفت خیر البشر ایسی	دیکہی نہ کسی نے کبہی حب وگر ایسی
تیرے رخ پر نور کے جلوے جو ہوتے	پاتے نہ عنیا مین کبہی شمس و قمر ایسی
ہر وقت شب و روز مین رہتا ہی تحیر	باہم رخ و مو کہتی مین شام و سحر ایسی
پرتو سے تری نور کے روشن ہوتین آنکہین	تجکو نظر لطف ہی مد نظر ایسی

مصروف طرب تیری مناقب سے جہان ہے | ہے فرحت دل راحت جان وجگر ایسی
رحمت ہے تری امت عاصی پہ خدا کی | دی ہمکو ہے خود تمنے پیمبر خبر ایسی
ہین اہل سخن وجد مین ای **ثاقب** مداح | ہے یہ غزل مدح نبی پر اثر ایسی

مختصر احوال ہے جو بعض واقعات کا وہ روایات صحیحہ سے یہان مسطور ہے

جب سن شریف حضور والا چھہ یا سات برس کا ہوا تو آمنہ آپکی والدہ نے موضع ابوا متصل
مدینہ مین وفات پائی اوس مین اونکی مدفن کی نوبت آئی ایک روایت مین لکھا ہے کہ قبر آمنہ کی
حجون مکہ مین بجانب معلا ہے بعد وفات آمنہ عبد المطلب کفیل تربیت حضرت کے ہوئے اور
ایسے وابستہ محبت کے ہوئے کہ اپنے تمام فرزندون سے اونکو زیادہ دوست رکھتے تھے اور بلا اونکے
کہانا نہ کہا سکتے تھے اور جسوقت حضرت اونکے پاس آ نکلتے تھے تو اونکی مسند پر بلا تکلف بیٹھ جاتے تو
اور جو بعض خواص عبد المطلب عالی نسب برعایت قواعد آداب آپکو مسند نشینی سے ممانعت
کرتے تھے تو اون خواصون کو عبد المطلب ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکو میری مسند پر بیٹھنے سے
منع نکرو اور یہہ سنو کہ علو مرتبہ اوس کا محسوس ہوتا ہے اور ہر شخص ہمسری سے مایوس ہوتا ہے
مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسا عالی مرتبت ہوگا کہ عرب مین نکوئی اگلا اور نہ پچھلا اوسکا ہمسر اور
ہم منزلت ہوگا اکثر اہل قیافہ کہتے تھے اور مصر رہتے تھے کہ ای عبد المطلب اس بیٹے کی خوب
حفاظت رکھو اسکو کوئی مضرت نہو اسلئے کہ اوسکے قدم بہ نہایت لزوم کا مقام ابراہیم پر پہونچتا ہے
کعبہ اوس شرف سے بزرگی عظیم پر پہونچتا ہے جب عبد المطلب سفر یمن سے واپس آئے تو قحط سے
حالات اہل قریش کے بہت تغیر پائے بعد ایام کے ہاتف غیبی کے کوہ ابو قبیس پر استسقا کیا بدعا سے

نہی ایسا پانی برسا کہ تلافی خشکی بخوبی ہو گئی قریش مین اسلوبی ہو گئی جب حضرت کی عمر شریف
آٹھ برس کی ہوئی تو عبد المطلب نے دار فانی سے رحلت کی سکو قلق وفات تھا سن اونکا
ایک سو دس یا کچھ زاید ایک سو چالیس تک تا حیات تھا پھر ابو طالب عم اعیانی رسول
یزدانی نے جناب محمد فخر رسالت کو اپنی حفاظت مین لیا اور جو عبد المطلب نے بوجہہ خصوصیت
واتحاد باہمی عبد اللہ و ابو طالب کے درباب تربیت حضرت وصیۃً کہا ابو طالب کا موافق اوسکی
عمل رہا روایت بین یہہ بہی آیا کہ حضرت کو اختیار دیا کہ اپنے اعمام مین سے جسکو چاہین اوسکی
تربیت مین آئین حضرت نے ابو طالب کو اختیار فرمایا اور کوئی اون کے خیال مین نہ آیا
ابو طالب نے محافظت حضرت کی قبل ظہور نبوت و بعد وقوع رسالت بہ احسن الوجوہ کی
ابو طالب بغیر حضرت کے کہانا نہ کہاتے تھے اور درون بیرون خانہ ہمراہ آپکو آتے جاتے تھے
کبہی تنہا نہ چہوڑتے تھے کہین اوسی موبہ نہ موڑتے تھے حضرت سے بہت خوش رہتے تھے اکثر اشعار
آپکی تعریف مین کہتے تھے اون مین سے ایک شعر یہہ ہے تابندہ مہر یہہ ہے۔

وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذو العرش محمود وھذا محمد

حسان بن ثابت نے اسکو تضمین کیا ہے اوس تضمین کو یون پر تزئین کیا ہے۔

الم تر ان اللہ ورسل عبدہ	بایاتہ واللہ اعلیٰ وامجد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذو العرش محمود وھذا محمد

جبکہ پھر قریش مین بوجہہ خشکی بلائے قحط آئی تو آپکی دعائے استسقا سے اوس سے نموقوفی
پائی بہ مطالب غالب ابو طالب نے آپکی مدح مین قصاید لکہے مدحت ممدوح کے فواید لکھے
ایک بیت قصیدہ یہہ ہے بمضمون پسندیدہ یہہ ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ	شمائل الیتامی عصمۃ للارامل

محمد بن اسحاق نے اس قصیدہ کی اسّی بیتونکا ذکر کیا ہے اور یہہ کہا ہے کہ ابو طالب نے یہہ ابیات
مجمع قریش مین کہین اور اون مین بہ تین ہجو قریش اور نیز ترغیب اطاعت نبی حق کیش کی
لکہین جب سن مبارک پیغمبر خدا بارہ برس کا ہوا تو آپنے بجانب شام روانہ ہوکر بصرے مین
نزول اجلال فرمایا اس سفر مین قصبہ بحیرائی راہب پیش آیا بحیرا احبار نصاری سے تہا اور زہد
و ورع مین بہتر ہزار ہا سے تہا اوس نے توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ سے پیغمبر آخر الزمان کو
جانا تہا اور اونکے مراتب علیا کو پہچانا تہا مدت مدید عرصہ بعید سے مشتاق دلی تہا منتظر دیدن
بیدار نبی تہا ہرچند کہ اس مین اوسکی بہت عمر گذری مگر اوسکو یہ خبری جو قافلہ قریش و ہاشمی
گذرتا تہا بحیرا اپنی صومعہ سے باہر آکر اوس پر نظر کرتا تہا جب کوئی نشان اپنی قیاس مین نہ دیکہتا
تہا تو اپنے صومعہ مین جاکر آہ سرد بہرتا تہا یکبارگی قافلہ قریش آیا اوس نے دیکہکر یہہ پایا
کہ جسد اقدس رسول مقدس پر پارہ ابر سایہ کرتا ہے اور ہمراہ آپ کے وہ بہی گذرتا ہے بحیرا
اوسکو دیکہکر بہت حیران ہوا اور متعجب ہوکر حضرت کا جویان ہوا اور اوسنے یہہ لیاقت کی کہ
اوس قافلہ کی ضیافت کی ابو طالب وہان گئے اور حضرت مقام قیام پر رہے بحیرا نے حضرت
کو بلایا ۔ وہ ابر پارہ بہی بہ سایہ افگنی ساتہہ آیا جب قافلہ تنہیہ جل مین پہونچا تو بحیرا نے ہر شجر و
حجر سے یہہ سنا السلام علیک یا رسول اللہ اور نشانہ مبارک بہی دیکہی اوسنے مہر نبوت
عالم پناہ جب بحیرا نے موافق کتب سماویہ کے مہر نبوت کو پایا تو قدم اوسکو بوسہ دیا اور
ایمان لایا بحیرا اون لوگون مین شمار کیا گیا جنکو خدا کی طرف سے قبل نبوت شرف اسلام دیا گیا
مثل حبیب نجار و [illegible] دار النعیم کی ہے یہہ رحمت خدائے کریم کی ہے اس سفر مین بات شتی
پیوستہ قبل نبی [illegible] سے بحیرا نے واقعات نبوت بدلایل صحیحہ سنائی اور حضرت کی طرف
[illegible] کیا اور یہہ کہا کہ صفت اس لڑکے کی توریت و انجیل مین ہے اور جو خواستہ خدا ہے

وہ بلاتغیر جملہ امور ہین کوئی اوسکو رد نہین سکتا اور ٹک نہین سکتا پہر بحیرا نے ابوطالب کو یہہ وصیت
کی خوب نصیحت کی کہ اسکی حفاظت لازمی ہے یہہ ہی خاص ہے یہہ لڑکا پیغمبر آخرالزمان
ہوگا تا بیخ ادیان ہوگا اسے شام کو لیجاؤ اسکی جان بچاؤ یہود اسکے دشمن ہین نصاری اعدائی
بدظن ہین پس ابوطالب نے مال تجارتی اپنا بصرے مین بیچا رخت مراجعت کہینچا مکہ مین واپس
آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخیر و عافیت اپنے ساتہہ لائے ایک روایت
مین آیا کتابت مین پایا کہ سلطان رسالت کو ہمراہ ایک جماعت کے مکہ مین
بہیجا اور خود ابوطالب نے قصد روانگی شام کا کیا جو ابوطالب نے انوار افضال اور آثار
کمال اور ظہور ملائکہ خوش جمال اور امور برکات مآل مشاہدہ کئے اور حالات عجیبہ اور
واقعات غریبہ معائنہ کئے تو ابوطالب محمد صاحب کو پاس کاہنون کے لیگئے اور اسکی خبرین
طبیبون کو دیگئی سب نے کہا کہ اے مرد خدا یہہ حال نیک فال ہے اور یہہ بے قیل و قال ہر
کہ نہ کوئی وسوسہ شیطان ہے نہ مرض جسمانی ہے جب سن شریف پچیس برس کا ہوا تو
ابوطالب نے رسول خدا سے کہا کہ اب میرے پاس مال نہین رہا اور وقت تجارت شام کا
آگیا کاروان شام کو جاتے ہین یہہ خیال میرے دل مین آتے ہین کہ خدیجہ بنت خویلد مالدار
ہے اوسکی یہان تجارت کا کاروبار ہے وہ لوگون کو مضاربت پر مال دیتی ہے اور تجارت کو
بہیجتی ہے اگر تم پاس اوسکے جاؤ گے تو یقین ہے کہ اوس سے مال لاؤ گے اور
تجارت سے فائدہ اوٹہاؤ سگے اپنا مقصود پاؤ گے اور یہہ صحیح ہے صریح ہے کہ خدیجہ کو
تلاش امین کی تہی نہ ضرورت کسی خمین کی تہی اونہون نے حضرت سے زیادہ کسیکو
امانت دار نہ پایا آپکو پایا آپ اون کے پاس گئے خدیجہ نے یہہ امور کہے کہ تم شام کو جاؤ
میری مال سے نفع اوٹہاؤ منافع تم بہی لو مجہکو بہی دو حضرت نے بمشورہ ابوطالب کے قبول فرمایا

اور یہہ قرار پایا کہ خویشان خدیجہ مین سے خزیمہ اور غلامان مین سے میسرہ خدمت بابرکت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہین اور وہ کرین جو آپ کہین چنانچہ حضرت شام کو
راہی ہوئے اور محفوظ بہ فضل الہی ہوئے جب آپ بصری مین پہونچے تو ایک درخت کے نیچے
بیٹہکر کچہہ سوچے اس اثنا مین نسطورا راہب اپنے صومعہ سے باہر آیا اور آپکو زیر درخت
بیٹہا پایا اوسنے کہا کہ سوائے پیغمبر نیچے اس درخت کے کوئی نہین بیٹہا رہا وہ درخت خشک
بے بار تہا بوسیدہ وخوار تہا حضرت کے بیٹہتے ہی وہ درخت سرسبز ومیوہ دار ہوگیا اوسکی
گرداگرد مرغزار ہوگیا نسطورا آپکے پاس آیا یہہ کلام زبان پر لایا کہ تجکو سوگند لات وعزا ہی
بتلا کہ تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ ای مشرک ناسزا تو مجہسی دور ہو نہ مغرور ہو یہہ سنکر وہ
متحیر رہا اوسنے صحیفہ کو دیکہکر کہا کہ یہہ وہی ہے بخدا جس کا ذکر توریت مین ہوا القصہ حضرت نے
متاع خود بصرے مین فروخت فرمائی اور اون سے دوچند منفعت اوٹہائی اور قافلہ
کو بہی بہ برکت صحبت حضرت بارفعت کے بہت فایدہ ہوا جب سید سرور سرا مکہ مین
ہوی جلوہ نما تو وہ وقت پر ضیا دوپہر کا تہا خدیجہ بالاخانہ پر رونق افزا تہین اور اونکے پاس
چند زنان خوش لقا تہین اونہون سے دیکہا کہ دو مرغ خوش نما نے سر سرور پر سایہ کیا ہی
اور رخ زیبا حضرت کے ہر سو ضیا ہی روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ مواہب نے یہہ کہا ہی
کہ خدیجہ کو یہہ نظر آیا کہ دو فرشتون نے آپ پر کیا ہے سایہ خزیمہ اور میسرہ نے جو راہ مین خوارق
وکرامات حضرت کو مشاہدہ کیا اوسکو بصراحت خدیجہ سے بالمشافہ کہدیا خدیجہ حضرت پر شیدا
ہوئین اور اونکے دل مین خواہشین نکاح کی پیدا ہوئین خدیجہ عقیل وفہیم تہین مالدار ونعیم تہین
زنان قریش مین ممتاز تہین بہت ذی وقار وبا اعزاز تہین اکثر اشراف قریش
اون سے نکاح کے خواستگار تہی مگر ناچار رہتے تہے کہ وہ قبول نہ فرماتی تہین کسیکو

خیال مین نہ لاتی تہین خدیجہ نے ایک عورت کو حضرت کے پاس خفیہ بہیجا اوس عورت نے بہت ترغیب دیکر حضرت سے پوچہا کہ آپکو کونسی چیز مانع نکاح ہے اور اب تمہاری کیا صلاح ہے آپ نے فرمایا میرے پاس ساز و سامان نہین اسلیئے مین خواہان نہین اوسنے عرض کیا اے مرد خدا اگر کوئی زن جمیل و شکیل تونگر و جلیل ملجائے تو بہی میری گذارش پذیرائی پائیگی کہا کہ ایسی عورت کہان اوس نے کہا کہ ہے یہان خدیجہ بنت خویلد تمکو چاہتی ہے نکاح کیلیئے فرماتی ہے الغرض وہ عورت پاس خدیجہ کے واپس گئی اور جو گفتگو آئی تہی وہ سب کہی خدیجہ اوسکی احسان مند ہوئی اور خواستگاری نبی دلپسند ہوئی پس خدیجہ نے بلایا اپنے چچا عمر بن اسد خوش منزلت کو اور حضرت نے طلب فرمایا ابوطالب و حمزہ و دیگر اعمام خود و ابوبکر و رؤسائے مصر با وقعت کو ابوطالب نے خطبہ پڑہا خلاصہ ترجمہ اوسکا یہہ تہا کہ حمد خدا کو سزاوار ہے اور سپاس کبریا کی بیشمار ہے کہ ہمکو فرزندان ابراہیم اور فروع اسمٰعیل مین داخل فرمایا اور اصل معد و مضر سے باہر لایا اور حرم محرم ہمکو عطا کیا اور اوسکا ہمکو افتخار دیا ہمکو حاکم بنایا مردمان کو ہماری تابعداری مین لایا یہہ لڑکا محمد بن عبداللہ ہے اہل قریش مین بالیجاہ ہے اگرچہ وہ بظاہر مالدار نہین لیکن قریش مین اوس کا مرتبہ زیادہ ہے وہ خدیجہ کا خواستگار ہے بعوض شتر بامہر کا جو اوس زمانہ مین از روئے بہا پانچ سو درہم تہا میرے مال سے اقرار ہے جب خطبہ ابوطالب ختم ہوا تو ورقہ بن نوفل عمزاد خدیجہ نے خطبہ پڑہا الحمد للہ کہ خدا نے ہمکو فضیلت دی اے ابوطالب جو تمنے کہی ہم پیشوایان عرب ہین اور آپ افضلترین و عالی نسب ہین ہمکو تم سے ملنا مرغوب ہے اور تمہارے ساتہہ ہم پیوند ہونا خوب ہے اے اہل قریش گواہ رہو اور یہہ سنو کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت مین محمد بن عبداللہ کی دیا اور مہر اوسکا چار سو مثقال

قبول کیا ابوطالب نے فرمایا کہ اسے ورقہ مجکو یہہ خوش آیا کہ عمر بن اسد عم خدیجہ سے کہدو
کہ وہ بہی اس مین شریک ہو پہر عمر بن اسد نے بہی بیان کیا کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت
مین محمد بن عبداللہ کے دیا اے اہل قریش گواہ ہو اور مبارکباد دو لیس طرفین سے ایجاب و
قبول متحقق ہوا ہر شخص اوسکا مصدق ہوا کنیزکان خدیجہ نے حسب فرمایش خدیجہ دف بجائے
اور اپنے رقص دکہلائے اور خدیجہ نے محمد صلعم سے کہا کہ ابوطالب سے فرما کہ تقسیم طعام کرین بہت
نام کرین جناب رسالت مآب وصلت سے شاد ہوئی بہجت و مسرت سے آباد ہوئی اور
ابوطالب نے نہایت خوشی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ عَنَّا الْکَرْبَ وَرَفَعَ عَنَّا
الْهُمُوْمَ کو تقریر کیا اور مفسرین نے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی کو تفسیر کیا
بتیسوین سال ولادت باسعادت حضرت بابرکت سے بنائے کعبہ جدید ہوئی قابل دید ہوئی
سبب نئے ہاقوم نامی رومی اوستاد فن بنا سے فرمایا اوس نے حسب فرمایش کعبہ بنایا اہل قریش
پتہر لاتے تہے آپ بہی اون کے سنگ اوٹہاتے تہے سب اپنے پاجامے نکالکر اپنے کاندہون پر رکہتے
تہے اور اوس وقت مین برہنگی کو وجہ شایع ہونے بیستری کے بزمانہ جاہلیت کچہہ نہ کہہ سکتے تہے
عباس نے شفقت سے کہا آپ نے اونکے کہنے سے اپنا پاجامہ اپنے کاندہے پر رکہا آپ
بیستر ہوگئے بیہوشی سے بیخبر ہوگئے جب ہوش آیا تو آزار ازار پایا غیب سے ندا آئی کہ
ای مقبول کبریائی ستر پوش ہو نہ بیہوش ہو یہہ ندائے غیبی اوّل حضرت کو ہتی
پہر آپ نہ ہوئے بیستر کبہی حضرت نے بعد تصفیہ باہمی اہل قریش کے سنگ اسود کو بجائے
خود اوسکے رکہا اور مورخین نے یہہ کہا کہ بنائے کعبہ پانچ بار ہوئی اول زمانہ حضرت آدم
علیہ السلام مین آشکار ہوئی وہ بناطوفان نوح علیہ السلام مین غرق ہوگئی ناپیدا بلا فرق
ہوگئی پہر خلیل رب جلیل نے کعبہ کو بنایا پہر عمالقہ بعدہ قبیلہ جرہم نے تعمیر سے کعبہ کو سجایا

پھر عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کی تعمیر کی پھر حجاج امیر الامرا عبدالملک نے اوسکی تعمیر کی یہہ تعمیر ہنوز باقی ہے یہہ اثر ثابتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ اول کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا اسمعیل نے اپنی گردن مبارک پر پتھر اوٹھائے اور فرشتے بہر امداد اسمعیل پتھر دیتے سے پتھرائے ابن عباس نے کہا کہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کعبہ بنا حرا و ثبیر و لبنان و طور و جودی اور بعض نے کہا کہ حرا و ابوقبیس و زورتی و ورقان و ورضوی المحصل خوبیان رسالت مآب کی بہ اسلوب ہین اسلوبیان جناب کی بیحد ہین حضور سید الحسن شمار مین آپ کے تنگ اندازہ مین مجال اون کے بیان کی فکر ہے بطور مختصر اون کا یہان ذکر ہے ۔

ہے عجب پرتو فزا شان جمال مصطفیٰ
اوسکے نور حسن سے کون و مکان معمور ہے

حسن خلقت رسول خدا احوال صورت حبیب کبریا بے مثال تہا کسی مین نہ یہہ حسن و کمال تہا یہہ صفت رسول اکرم صلعم تہی البشر یہین نہ محمد رسول تبارک اللہ احسن الخالقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنی عجائبات سے عظیم جمال کمال آپکا ہے سیرت خدا او تہی تہا سے حبیب خدا کی صورت تمہاری تہی ۔

تعالیٰ اللہ ہو تم کوئی تمسا حسین نہین
تیری نزاکت پہ نزاکت فدا رہی
افلاک کو بلند کیا تیری شان نے
اوس مین شعاع نور کا ذرہ چمک گئے

یہہ حسن تیرا حسینون مین ہرگز نہین نہین
تجھسا کوئی جہان مین کہین نہین نہین
حضرت کی جناب کا عرش برین نہین
جو خاک پا ہو کے سہروش جبین نہین

تجکو خدا نے رحمۃ اللعالمین کیا
ہر شے مین ہے حبیب الٰہی کی خوبیان

یہہ رحمت و کمال کسی مین کہین نہین
اسلوبیون کا آپکی کسکو یقین نہین

میدان نعت پاک ہے ثنا قسبا بہت وسیع
محدود ہو جہان ہین یہہ وہ زمین نہین

واضح ہو خبردار ہو کہ تشبیہات صفات ذات بابرکات سرور کائنات بروش شعر و شاعری ہین عادات و معمولات ظاہری ہین ورنہ مکنونات مین ایسی اشیاء موجودات نہین صفت بابرکت نبی سے مشابہت پائین کہین قدرت خدا سے مماثل صفات خلقیہ محمدیہ کا کوئی پیدا نہوا صنعت کبریا ہے معادل حسنات خلقیہ احمدیہ کا کہین ہویدا نہوا شمائل شریف جمالی خوب ہین خصائل لطیف جلالی مرغوب ہین ہر سو آپ کا ظہور ہے حلیہ حضور سراپا نور ہے۔

مرحبا اے قلم خوب نگار محسر
پائی جو ہیئت زیبا کی جلائی عکسی
خود مصور کو وہ تصویر پسندیدہ ہے
وہ رہا ہمہ تن جلوۂ شان خالق

لوح محفوظ پہ کہینچی ہے شبیہ سرور
آئینہ صورت تصویر بنا ہے ششدر
سرو عالم کے مرقع مین جو ہے خوش منظر
جسکو کہتے ہین سخنور ہے خور و مہ پیکر

قامت زیبائی محمد قد رعنائی احمد سرو گلستان قدس تہا نہال بوستان انس تہا نہ کوتاہ تہا نہ دراز مائل تہا یہ درازی خوش انداز چنانچہ حدیث شریف مین آیا کہ قد موزون نبی کو متوسط پایا عجب خوبی قامت نبی کی ہے یہہ حدیث حضرت علی کی ہے کہ آپ نہ بہت لانبے تہے نہ پست قد حبیب خدائے احد سرفراز رہتے تہے اپنی قوم مین سب سے دراز رہتے تہے ایسے ہی حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہے کہ آپکو قوم نے سب سے دراز

پایا ہے جب حضرت علیہ التحیۃ اپنی قوم کے لوگون کے پاس جاتے تہے تو آپکو دراز قد پاتے تہے اور علیحدگی مین متوسط القامت نظر آتے تہے آپ اچہی شان دکہلاتے تہے قد شریف سراپا نور تہا اوس سے سایہ دور تہا نور آپکے اسمائے مقدس مین ہے قامت بے سایہ سایۂ جناب اقدس مین ہے۔

قامت پاک سے ہے راستی قد قامت کوئی تشبیہ کہین ہے نہ قد زیبا کی قامت نور کا کس طرح سے سایہ ہوتا		الصلوٰۃ اوس پہ کہ ہو جس پہ درود اکبر سرو و طوبےٰ مین شجر ہے قد رعنا بہتر نور ہوتا نہین ہرگز کبہی سایہ گستر

رنگ نبی بموجب حدیث علی سرخ و سفید تہا بموجب بشارت و نوید تہا صباحت بالاحت تہی حمرت با وجاہت تہی ملاحت بہر دلربائی تہی وجاہت برائے جانفزائی تہی صباحت صرف صفت یوسف علیہ السلام سے ہے اور ملاحت خاص مدحت محمدؐ خیر الانام ہے حدیث مین آیا رسول خدا نے فرمایا انا املح و اخی یوسف اصبح۔

حسن رنگین کا خوش رنگ تہا احسن صبغہ بہر خوش لون ہوا صانع قدرت صباغ		صبغۃ اللہ کی رنگت کا کہلا تہا جو ہر رنگ و بو نقش و نگار اوسکے نہ لائے کیونکر

رسول پروردگار تیز رفتار تہی سید ابرار زود رہگذار تہے چال مین نزاکت تہی جمال مین نفاست تہی زمین پر پائے مبارک کو رکہکر پورا کرتے تہی اور قدم شریف کو کشادہ دہرتے تہے آپ بلا تکلف چلتے تہی ہمراہی دوڑ کر مشکل سے نکلتے تہی یہہ طریقہ رفتار اولو العزم و اہل ہمت کا تہا یہہ طرز وقار ذو العظم و شجاعت کا تہا۔

کیا بہار چمن ناز تہا حسن رفتار خوش خرامی مین بہت نیک چلن تہین چالین		اوسکے انداز سے آتے تہے صبا کو چکر چال سے اوسکے تہی ہو بچال مین برق مضطر

موئے شریف بہت لطیف نہایت نرم ہموار مشتمل تہے پیچیدہ وخوش سرشتہ تہے اور بیچ گوش یا تا گوش یا تا نرمہ گوش یا تا دوش ہوا کرتے تہے دلنواز تہے جب آپ بالون مین تیل ڈالا کرتے تہے تو وہ بال بڑہتے تہے جب زیادہ بڑہ جاتے تہے تو آپ اون کو کتر دیتے تہے کبھی مانگ نکالتی تہے کبھی ولو نہ مانگ کو ملاتے تہے آپکے نزدیک سلسلہ سلسلہ زلف گیسو تہے۔

موئے سر کو جو کہیگا ظلمات سے لیالئے	مثل شمعون کے بال آنکہی اوسکے سر پر
لیلۃ القدر کے عالم مین ہین سے اندہیر	موتنکا فی ہے جو شب تار مین تا حق اکثر
زلف پیچان مین عجب بستگی تہا طرفہ	[illegible]
موئے کا کل سے معطر تہا دماغ عالم	[illegible]

حضرت خیر البشر دانا گہر سختہ جناب سرور بزرگ سر تہے بزرگی سر دلیل عقل وکیاست ہے اور اوس مین جوہر دماغی سبیل فہم وفراست ہے آپ ایسے سردار ہوئے کہ تمام عالمیان تابعدار ہوئے۔

راس زیبا کا ہوا عکس جو پر تو انزا	کہکشان کا تو خط نور ہوا سلوہ گر
نقشۂ فرق جو نقاش ازل نے کہینچا	عرش اعلے سے بہی سرور کا رہا بالا سر

یہان بیان روئے درخشندۂ آفاق کا ہے اور وہ مصداق کلام مالا یطاق کا ہے۔ حدیث بخاری مین ہے کہ براء بن عازب سے یہہ بات امر استفساری مین ہے کہ آیا رخ مبارک رسول خدا لمعان و لقالت مین مثل شمشیر باصفا تہا کہا وہ مظہر تنویر لمعان سے مثل قمر پر ضیا تہا حدیث مسلم مین آیا یہہ کہا کہ مانند آفتاب و ماہتاب تہا یعنی مستدیر لاجواب تہا اگرچہ شروق و لمعان آفتاب مین زیادہ ہے مگر ماہتاب مین ملاحت بے اندازہ ہے سبکو ملاحت بہاتی ہے دلون کو لبہاتی ہے

بقول شاعر

شاہد آن نیست کہ موئے و میانے دارد	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حضرت صدیق اکبر سے یہہ منقول ہے کہ رخ پاک صاحب لولاک بسان دائرہ قمر تہا ماہ سے تشبیہ بہ اعتبار انوار ظرافت وجہ خیر البشر تہا یہہ کمال نورانیت رخ حضرت کا ہی کا اثر ہے شب ظلمت زائل ہوتی ہے مواہب اللدنیہ میں لکہا ہی کہ یہہ صفت روی محبوب خدا ہی کہ جسوقت حضور مسرور ہوتے تہے تو عجب ظہور نور ہوتے تہے رخ خوشنما مثل آئینہ مجلا متجلی ہو جاتا تہا اوس میں عکس در و دیوار و در نظر آتا تہا جابر بن سمرہ نے کہا ہی کہ سوگند خدا ہے میں نے ذات آفتاب کو شب ماہتاب میں دیکہا حلہ سرخ زیب تن زیبا تہا روی انور کو ماہ سے زیادہ منور پایا اور جمال باکمال آپکا قمر سے احسن نظر آیا۔

آئینہ ہو تار رخ پہ نور کا بدل انوار	کاسۂ شمس لئی پہرتا ہے چرخ چنبر
حسن رخ کی ہے جمالی و جلالی یہ شان	رات میں ہے وہ قمر دن میں ہی مہر خاور

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پیشانی محبوب یزدانی کو واضح الجبین فرمایا اور دیگر روایات میں صلت الجبین و واسع الجبین آیا۔

مہر و مہ مشتری و بدر و سہیل و زہرا	نور پاتے ہیں مشکوۂ جبین انور
ضو جبین سائی سے سجدہ میں تو پیش آئی تہی	جبہ روشن پہ تہی آثار مبارک اظہر

بخاری میں کعب بن مالک صحابی سے جو شاعر صحیح تہے اور ناشر مدیح تہے مروی ہے اور یہہ شکل صوری و معنوی ہے کہ جب پیشانی نورانی شاہ زمن پر شکن پڑتا تہا تو اوس سے نور چہڑتا تہا عجب جبین جبین منور تہی کہ وہ محمول بپارہ قمر تہی۔

چشم حسن کی تہیں چین جبین پہ جو چین	سنسناتی [illegible] میں تہیں ملک گوہر

دشمن دین کو تہی چین جبین تیغ قہر — رعب سے جسکے تہی بیدیون کی رنگت اصفر

ابروان شاہ خوبان ہو بہو بشکل کمان لایق خوشنمائی تہین اور وہ بہ سرخی ہو موافق زیبائی تہین باہم اقتران مناسب تہا ہر دل شیدا اوسکا راغب تہا۔

طاق ابرو پہ دیندار رہا بیت اللہ — تہا خط نسخ کا اون پہ نصیب دیگر
پشت خم دل ہوئی کہنچتے ہی کمان ابرو — کیا اثر اوسکی کشش کا تہا دلون کے اندر

بینی پاک صاحب لولاک متوسط بالوانہی کلان نہ تہی خوش نگار تہی بازیان نہ تہی اوس سے نور اعلے چمکتا تہا بادی النظر مین دیکہنے والا اوسکو بالا سمجہتا تہا۔

خوبی ہیئت بینی مین خدا بینی تہی ژ — یہہ کہان رنگ تہا خودبین کی خودبینی پر
ہر گل تر کی تہی دلبستگی خوش بینی سے — غنچۂ یاسمین خاموش تہا حیران ہو کر

چشمان نبی بموجب حدیث علی عظیم العینین تہین یعنی خوبی مین بڑی بازیب و زین تہین ہر عضو حضور اعتدال مین پر نور تہا و بوفور نور حسن حضور تہا حدیث مین اشکل العینین آیا یعنی سرخی کو سپیدی چشمان مین پایا اور یہہ بہت محمود ہے دلربائی کو مسعود ہے اور آپ اکحل العینین اور ادعج العینین تہے یعنی سرگین چشم سیاہ نین تہے ابن عباس کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ پیغمبر خدا نبی کبریا کو جیسا کہ روز روشن مین نظر آتا تہا ویسا ہی شب تار مین بہی دکہلائی دیا جاتا تہا۔

عین پر صاد ہوا اکحل علے کا موزون — حق کو تہی مد نظر عظمت چشم ازہر
لغو دعوے جو کیا چشم سے ہم چشمی کا — اسلیئے نرگس شہلا ہے خزان سے ابتر

مژگان خوشنمائی رسول خدا شعاع نور تہین موافق حدیث شریف لصعود نور دراز ضرور تہین۔

گلشن حسن مین ہی تار تہین مژگان جنکو — تیز تر چلتے تہے اونکے ہی دلون پر خنجر

تہی مژہ تیر غضب بد کو کمان ابرو کی	تہی رگ جان کو سودائی حسد مین نشتر

شمع شریف اعلی تہی سماعت مین لطیف وبالا تہی فرمایا رسول خدا نے یعنی محمد مصطفیٰ نے کہ جو مین سنتا ہون اوسکو نہ کوئی سن سکتا ہے نہ اون باتون کو چن سکتا ہی جامع کبیر مین ہر محققین کی تقریر مین ہے کہ آپ تام الاذنین تہی امام الدارین ہتے۔

حق نیوشی مین رہی گوش پیمبر پر ہوش	تہی سماعت مین عجب خوبی اذن اطہر

حدیث شریف مین آیا اوسکو محدثین نے پایا کہ لبہا ئے شیرین پیغمبر لب خرد بشر سے زیادہ تر لطیف وحسین تہی اور حسن وخوبی مین لائق تعریف وتحسین ہتے۔

تہی لب جان فزا آب حیات عالم	بحر امواج تجمل مین تہی موج کوثر
سرخرو لب سی ہین یاقوت وعقیق ومرجان	بے بہا ہین لب اعجاز سے لعل احمر

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور شمایل ترمذی مین یہہ ہی قول ابن ہالہ مداح نبی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم ہتے یعنی فراخ دہان وخوش نغم ہتے فراخی دہان ممدوح نزد عرب احسن ہی مذموم تنگی دہن ہے مردون کی فراخ دہانی خوب ہی عورتون کی تنگ دہنی محبوب ہے آپ بہت بلیغ وفصیح ہتے صبیح وملیح تہی آپ کے آب دہن مین شفا تہی بہ اثر لطیف صفا تہی خیبر مین جناب علی مرتضیٰ اسد خدا کی آنکھین دکہنے آگئین تہین آپ کے آب دہان مبارک سی فوراً شفا پاگئین تہین ایک شخص ڈول پانی کا لایا آپنے اوس مین سے کچھ پانی چکہکر کلی کا پانی اوس مین ڈالا ڈول کا پانی کوئین مین پہونچا کوئین کا پانی خوشبو مین مشک سی ہو گیا اچھا خانہ انس رضی اللہ عنہ مین ایک چاہ تہا آپکی آب دہن مبارک سے مدینہ مین بہت شیرین حسب دلخواہ تہا ایکبار طفلان شیرخوار آپ کے پاس آئے حضرت کے آب دہن اور انگشت سے سیر ہی لائے ایکدن حضرت امام حسن علیہ السلام بہت

تشنہ کام تھے نہایت بے آرام تھے آپ نے زبان مبارک کو چوسا چاٹا شاہزادہ تمام دن نہوا پیاسا۔

نقطۂ نور ہے خوشرو کے دہن کا نقطہ		صفر موہوم کا ہستی میں عدم ہے مظہر
پھول جھڑتے تھے جو باتیں نبی کرتے منہ سے		شرم ساری سے سمٹ جاتے تھے غنچے اکثر

دندان پاک صاحب لولاک باصفا تھے پر نور وضیا تھے حدیث شریف میں آیا أَشْنَبُ مُفَلَّجُ الثَّنَايَا یعنی کشادگی دندان تھی عذوبت اسنان تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا صبیح الثنایا یعنی دندان روشن وتابان۔

نور اسنان سے ہے رونق عقد پروین		لمعۂ طالع دندان سے ہیں روشن اختر
جبکہ ادنے نہیں ہوتا ہے مثال اعلے		پھر تو دانتوں سے نہو سکتے ہیں موتی ہمسر

گردن شریف عنق لطیف حسب حدیث ابن ابی ہالہ اشنا عنقہ ابریق فضہ یا عاج تراشیدہ کی تھی اور بموجب حدیث ابوہریرہ سیم صفت نقرہ کے تھی اگرچہ تشبیہ گردن رسول اکرم اشکل صنم نازنیبا سے ہے مگر بنظر آراستگی وصنعت کے روا ہے۔

غیرت گردن مینا کی جو دیکھی خوبی		خوب گردن کش عالم بھی ہے گو نیچے تکبر

صدر والا قدر کشادہ تھا سینہ بے کینہ دل سادہ تھا اشارت أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ بصد معنوی ہی ہے یہہ عجب مقام عالی نسبی ہے کہ تمام کمالات باصفات ذات بابرکات سرور کائنات میں مخصوص ہیں اور تفضلات باکرامات سید السادات میں مثبت الصدور ہیں البتہ اکمل اولیا کو باندازہ اتباع نبی حاصل ہیں اور افضل اصفیا کو باقتدار اقتدار قلبی ال اکمل ہیں سینۂ حضور روشن پر نور دونوں ہموار تھے پسندیدہ وخوش نگار تھے۔

سینۂ پاک تھا گنجینۂ اسرار حق		خواہش مال تہی اوس میں نہ پروائے زر

علم سینہ کے نہ کیون دل کو دقیقے کہلتے
صدر حکمت کا خدا کی تو وہی تہا دفتر

دہن نبی مبارک آثار سے تہے قوی وسبکسار ہتے خوشنمائی مین زیبا ہتے صفائی مین باصفا تہے

دہن نازک سے تہے ہم آغوش جلائے مرآت
حق کے آئینہ قدرت مین تہے عکس خوشتر

بغلین شریف شفاف تہین سفید وصاف تہین طبری نے کہا کہ یہہ وصف بغلین نبی تہا
کہ کبہی رنگ بغل کا متغیر نہوتا تہا مثل اوردن کے اون پر کوئی اثر نہوتا تہا رنگ بغلین دیگران
مین تغیر آجاتا ہے رنگ بغل کا سیاہی لاتا ہے اور بغلین مبارک سے بوئے مشک آتی تہی
اور وہ خوشبو دماغون مین بسجاتی تہی۔

زیر بر دین کے مقابل کہان دلبر ہوتے
یاسمین بر کا نہ ہمسر تہا کوئی سیمین بر

پشت پاک صاف تہی سفید وہموار اور صاف تہی عجب نقشہ پشت مبارک ساختہ تہا
گویا نقرہ گداختہ تہا۔

پشت ممدوح رہی پشت پناہ عالم
پشتبانی کو اوسے حق نے کیا تہا یاور

مابین کتفین شریف خاتم النبوت تہی اوسکے اشتیاق دیدار مین خاطر مشتاق پر حسرت تہی
اوس مین اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ
تحریر تہا بعض روایات مین نور درخشندہ پیدا تنویر تہا مہر نبوت خاتم النبوت بجا تہی اور ذات پاک نبی خاتم الانبیا تہی

پشت پر مہر نبوت تہی براے اثبات
تہی یہ تکمیل رسالت کی بحکم داور

دست ہائے مبارک نرم تہے ہرگز نہ گرم تہے برف سی سرد زیادہ تر تہے خوشبوئی قدرتی سے
معطر تہے بخاری مین انس بن مالک سی ہے یہہ خبر کہ پایا کف دست رسول خدا کو حریر و دیبا سے
نرم تر طبرانی وبیہقی نے کہا کہ وائل بن حجر نے مصافحہ رسول کبریا سے کیا ہو گئے ہاتہ اونکے
معطر مشک سی خوشتر کہا رسول پروردگار نے اپنا دست با صفا ہاتہ مین یزید بن اسود کے

دیا وہ برف سے زیادہ سرد و خوشگوار تھا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا یہہ کیسی سردی تھی کہ جس سے صحت تھی یہہ سردی نہ بواسطہ مزاج کے تھی نہ بہ یہہ خنکی برابطہٗ طبیعت برودت امتزاج کے تھی اوس سے روح راحت پاتی تھی ذوق مین آتی تھی۔

دست احمد سے ہوا ہے ید بیضا روشن		دسترس حسن پہ تھا دست نبی کا ایہر

پاہاے مبارک صاف و ہموار تہے زیادہ خوشنگار رہتے تھے مسح القدمین تہے ششن الکفین تھے حدیث شریف مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ میری فرستادگی اور قیامت مین بقدر تفاوت دو انگشت یعنی وسطی و سبابہ کے فرق ہے اور باریکی و خوبی و سپیدی مین ساق شریف مثل برق ہے۔

عرش منزل ہے زمین چرخ برین ہین افلاک ہے ثناخوان نبی تا قب عاصی یارب		ہین عجائب برکات قدم پیغمبر کیجیے اوسکو قدم بوس شفیع محشر

حسن خلق مجتبائی سے ہے خوبی خلق کی
ہر کمال مصطفائی مین صفا محصور ہے

خُلق سیرت باطنی ہے اور خَلق صورت ظاہری ہے یہہ خوب تمیز ہے کہ خلق عزیز ہے حدیث ابن مسعود مین آیا رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے قسمت کیا اخلاق کو جیسا کہ قسمت کیا ارزاق کو خالق ذوالافضال نے اخلاق و خصال جمال و جلال کو ذات بابرکات عالی درجات سید کائنات مین مجتمع فرمایا اور احمد مرسل کو فخر انبیا بنایا موید اخلاق عظیم رسول علیہ التسلیم اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ہے سبحان اللہ شاہد خلق عظیم کتاب کریم ہے اور خدا نے یہہ بھی فرمایا کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ذات پاک

سو مکارم اخلاق سے مہذب ہوتی کیونکہ معلم اوس کا رب علیم ہے اور مودب اوس کا قرآن عظیم ہے حدیث مین آیا حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خلقہ القرآن صفت خلق محمدی ذی شان ہے اوسکی معنی ظاہری کا یہہ بیان ہے کہ جو مکارم اخلاق اور حمائد وفاق قرآن مین مذکور ہین اون سے حضرت فخر مرسلان موصوف ضرور ہین عوارف المعارف مین لکہا ہے کہ یہہ مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہے کہ قرآن مہذب اخلاق نبی ہے تہذیب نبی بہت قوی ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ ہے مدعا جیسی معنی قرآن غیر منتہا ہین ویسے ہی اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بے انتہا ہین ہرچند کہ عارفان نے سوچا مگر قیاس معرفت اسمین حقیقت مقام اور کنہ حال خیر الانام پر نہ پہونچا ذات خدا کو بجز مصطفی کے کوئی نہین پہچانتا ہے اور صفات مصطفی کو سوائی خدا کے کوئی نہین جانتا ہے ۔

تہذیب کل ہے عالم مین خلق محمدی / رحمت فزا حضور کا خلق عظیم ہے
حق نے کیا مہذب اخلاق آپ کو / یہہ فیض و لطف و فضل خدائے کریم ہے

جیسے اخلاق نبوی اتم و اکمل ہین ویسے ہی اطلاق عقل کامل و علم شامل مصطفوی اعظم و افضل ہین یہہ حق بیانی ہے کہ عقل نور روحانی ہے اوس سے علوم ضروریہ و نظریہ معلوم ہوتے ہین اور لزوم علیہ وغیرہ مفہوم ہوتے ہین ابتدا اوسکی ولدین وجود پاتی ہے اور رفتہ رفتہ نمو پاکر بلوغ تک کامل ہوجاتی ہے وہب بن منبہ اہل کتب و اخبار نے لکہا کہ مین نے اکہتر کتاب قدما مین پڑہا کہ حق سبحانہ نے اپنے حبیب فاضل کو عقل کامل عطا فرمائی اور تمامی انسانون نے آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک عقل مانند ذرہ ریگستان دنیا سے پائی ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے اور عوارف مین بعض علماء سے مسطور ہوا ہے کہ عقل کے کچہہ حصے ہین اوس کے سو حصے ہین ننانوے حصون کا

حق سید پیغمبران سے پایا اور ایک حصہ قسمت جہہ ہوستان ہین آیا ہندو مسکین کہتا ہے یہہ یقین دیتا ہے کہ اگر عقل کے ایکہزار حصے کئے ۂین اور اونمین سے نوسو ننانوے حصے احمد مختار ہین آئین اور ایک حصہ تمام دنیا مین جملہ موجودات دنیا مین تو بجا ہے اور بوجہہ اتصال بے انتہا سے رسول خدا کے جو کچہہ کہا جائے روا ہے اور علم رسول خدا کی علیم بے مبالغہ تعلیم تہا اور بے مطالعہ کتب قدیم جلوس با علماے سلیم تہا علوم و اسرار مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ بے شائبہ شکوک وظنون حاصل ہوئے اور کمالات حضرت علم نبوت ہین بقولہ تعالے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا واصل تہے

فیضان عقل شہ سے بشر ذی عقل ہین	احمد ہے عقل کل کا حقیقت ہین دستگیر
ظاہر ہین گرچہ امّی لقب ہے رسول کا	لیکن وہی ہے علم لدنی ہین بے نظیر

صبر صفت اعظم ہے عفو رحمت اکرم ہے اور یہہ صفات اوصاف نبوت ہین داخل ہین اور یہہ تعریفات اصناف صفوت ہین شامل ہین صبر مصدر جمیع طاعات کا ہے اور عفو مظہر تمامی عبادات کا ہے اگر امر خیر ہین اوسکی ضد یہ صبر نکیا جائے تو وہ ہرگز وجود نہ پائے لہذا صبر تمام ایمان ہے اور نصف ایمان سے مراد صبر واجتناب عصیان ہے صبر سید الانبیا بلاو ایذا مین سب سے زیادہ تہا چونکہ حضرت اسلام امت کی زیادہ حریص تہے اسلئے ایذا ہی کافرون سے بلا مین بالتخصیص تہے لطافت خاطر نزاکت ماثر نازک تر تہی تہوڑی سی ایذا بہت موثر تہی حدیث شریف مین آیا کہ آپنے اپنی نفس کیلئے کبہی کسی سے انتقام نفرمایا البتہ جسنے حلال کو حرام کیا اوس سے برائے خدا انتقام لیا خوب صبر نبی تہا غزوۂ احد قوی تہا کفار آپ سے محاربہ کرتے تہے اور آپ عفو تقصیر سے مجادلہ کرتے تہے

حرف شکایت زبان مبارک پرنہ لاتے تھے بلکہ شفقت و رحم فرماتے تھے صابر رہتے تھے یہہ کہتے تھے کہ ظالمون کو کیا کہون اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اکثر روایات صبر بشیر و نذیر کتابون مین تحریر ہین اس مختصر مین بوجہہ طوالت کثیر نہ گنجایش پذیر ہین غرض یہہ ہے قول مبین اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۔

کیا خوب یہہ نتیجۂ صبر جمیل ہے
اپنے ستم سے آپ ستمگر ذلیل ہے

عفو قصور مین کبھی ہوتی نہ تھی خطا
یہہ حلم با صواب رسول جلیل ہے

شاہ رسل امام سبل اصل جز و کل
نور ہدا حبیب خدا سب سے عدیل ہے

ادراک کیسے ہو سکے اونکی صفات کا
حیران ہر بلیغ و فہیم و عقیل ہے

ہے ربط اتحاد خدا اور رسول مین
خوش ہے نبی سے حق نبی حق کا خلیل ہے

حامی ہے اپنی امت عاصی کا مصطفےٰ
بخشش کا عاصیون کی وہی تو کفیل ہے

مداحی رسول کا ثاقبؔ یہہ ہے اثر
شہرت سرے کلام کی بے قال و قیل ہے

تواضع فروتنی و نرم گردنی ہے اوسکے خلاف کبر و لاف زنی ہے عارفان نے کہا کہ حقیقت مین با تواضع وہ رہا کہ جس نے مشاہدہ لمعان نور کا دل مین کیا اور نفس کو عجب و غرور نہ ہونے دیا یہہ رتبہ حضور والا تھا کہ تواضع مین سب سے اعلےٰ تھا پروردگار عالم نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی ملک یا نبی عبد ہونے پر مخیر کیا آپ نے نبی عبد ہونا اختیار فرماکر خدا سے مرتبہ برگزیدہ و برتر لیا آپ نے یہہ فرمایا سبکو سنایا کہ مین بندہ خدا ہون رسول کبریا ہون میری صفت مین مبالغہ نکرو اور میری مدحت مین خدا سے زیادہ نہ بڑہو حضرت عائیشہ نے کہا ہے کہ آپکا یہہ معمول رہا ہے کہ کبھی اپنے دست مبارک سے

کسیکو نہین مارا البتہ فی سبیل اللہ جہاد مین کفار کا سر اوتارا اور تواضع وحلم حضرت کا ایسا پایا کہ آپنے کسی پر زجر وقہر نفرمایا اور نہ کبہی حضرت نے درمیان اصحاب فی بیٹہا کے پائے اقدس دراز کئے بلکہ اون کے بہت اعزاز کیئے اور آپنے حسن عشرت سے تالیف قلوب فرمائی اور سب سے آپنے محبت جتلائی اور آپ خوش خلق ونرم تہے باحیا وشرم تہے بلند آواز سخت گو نہ تہے زشت خو عیب جو نہ تہے انس نے کہا کہ مین دس برس تک حضرت کی خدمت بابرکت مین رہا آپنے کبہی مجکو اف نفرمایا اور نہ کوئی حرف شکایت زبان مبارک سے ادا

یارسول اللہ رحمت ہے نشانی آپکی	یا نبی اللہ خوش ہے مہربانی آپ کی
آپ کی رسم تواضع شہرۂ آفاق ہے	قدر دانی سے جہان نے قدر جانی آپکی
بات کو جس نے نہ مانا اوسکی بگڑی بات ہے	ہے بہی بات اوسکی جس نے بات مانی آپکی
آپ سا عالم مین کوئی ہی نہین معجز بیان	حق تعالے کو رہی خوش حق بیانی آپکی
رات دن پہرتا ہے سرگردان رہنمای فلک	پر نہین پاتا ہے کوئی چیز ثانی آپ کی
داستان غیر سے قصون مین پڑنا ہی عبث	خوب ہے دلچسپ کہنے کو کہانی آپ کی

کیون نہو مداح ثاقبؔ ای حبیب کبریا
باعث عز وشرف ہے مدح خوانی آپ کی

ہرچند کہ جود وسخا بمعنی واحد ہین لغت شاہد ہین مگر اطلاق سخی ذات رزاق غنی پر جایز نہین کیونکہ سخاء بلا مقابلہ بخل کے فائز نہین البتہ جواد کہ بے غرض بے عوض ہو صفات ذات خلاق کائنات مین داخل ہے بعدہ اَجْوَدُ الْاَجْوَدِیْن اوصاف رسول الثقلین مین شامل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال سائل کو رد نفرماتے تہے اور جو آپ کے پاس کچہہ موجود نہوتا تہا تو یہہ بات زبان مبارک پر لاتے تہے کہ ای سائل میری پاس کچہہ موجود

نہین قرض کر مجہیرا ور رکہہ یقین کہ جب میرے پاس کچہہ آجاویگا تو ادا کیا جاویگا اور سا گر سوال سائل کو خلاف مصلحت پاتے تہے تو البتہ منع فرماتے تہے تا کہ سائل حیطہ طمع مین آئے اور ورطۂ حرص مین نہ ڈوب جائے اگرچہ جود و عطا رسول خدا بے انتہا تہی مگر آپ کی یہہ رائے باصفا تہی کہ سوال بیجا نہو کوئی ہوس مین مبتلا نہو ایکدن حکیم حزام مقبول درگاہ رسول خدا ہمشیرہ زادہ خدیجۃ الکبریٰ پاس آپکے انام کے آیا آپسے سائلانہ کچہہ چاہا حضرت نے اونکو نصیحت فرمائی کہ جہنی الوسع نہ کرو سوال گدائی پہر حکیم کا حال ایسا رہا کہ اگر تازیانہ ہاتہہ سے زمین پر گرا تو واسطے اوٹہا دینے کے کسی سے نہ کہا ایسے ہی ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچہہ طلب کیا آپنے وہی جواب باصواب دیا کہ سوال نکرو ہوس سے دور رہو ترمذی نے کہا کہ نزد جناب مصطفےٰ اونسے ہزار درہم کہین سے آئے آپنے مساکین کو سب تقسیم فرمائے ابی شیبہ سے مروی ہے یہہ جو نبی ہی کہ لاکہہ درہم جو اعلائے بن حضری نے خراج بحرین سے پاس سرور کونین کے بہیجے تہے خسرو دارین نے سب بانٹ دئے آپ کچہہ نہ لئے غرض جود اتم اور فتح باب کرم شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز حنین مین قیاس سے زیادہ تہا لوگون کو اوس سے بہت افادہ تہا۔

اوصاف نبی کی کوئی تعداد ہو نہین	کیونکر ہو شمار اونکا کہ اعداد نہین
قاصر ہے زبان کیا کہے بیحد ہے بیان	عاجز ہے قلم کیا لکہے افراد نہین

شجاعت دلیری و دلاوری ہے پر دلی و یاوری ہے اور شدید القلب ہو جانا سختی و بار اوٹہانا یہہ صفات سرور کائنات مین تہین جملہ تعریفات ذات بابرکات مین تہین اکثر دلاوران و دلیران مقامات سخت آفت رسیدہ اور مواضعات شدیدہ سے بہاگ جاتے تہے اور آپ بہ دلاوری ثابت قدمی فرماتے تہے کبہی بمقابلہ قوی پیچہے کو نہ ہٹتے تہے

آگے کو بڑہکر نہ گہنتے تہے ناگہان ایک رات مین غوغا ہوا آپکو یہہ گمان پیدا ہوا کہ شاید کہین
چور مین پر نزدہ ہین آپ نے فوراً تلوار کو حمائل فرمایا اور سواری کو اسپ ابی طلحہ پایا آپ سوار
ہوکر اوس آواز کی طرف کو چلے راستہ مین لوگ ملے لوگون سے کہا کہ نہ کوئی قصہ نہ کوئی حادثہ
تہا آپ واپس آئے اپنے مکان جنت نشان مین تشریف لائے اگرچہ گہوڑا بہت سست
قدم و ناتوان تہا مگر آپکی سواری مین ایسا توانا ہوا وہ وان تہا کہ کوئی گہوڑا اوسکی برابر نہ چل سکتا تہا
نہ اوسکے آگے سے نکلسکتا تہا آپکی شجاعت اکثر غزوات مین ایسی رہی کہ کسی نے دیکہی نہ
سُنی آپ قوت وبازو مین ایسے تہے کہ آپکے مقابل کشتی گیران عالم لاشئے تہے محمد
اسحاق نے لکہا ہے اور وہ مشہور ہوا ہے کہ ایک مرد ناکام رکانہ نام بڑا پہلوان تہا
اور فن کشتی مین یگانہ دوران تہا اکثر پہلوان کشتی کو شہرون سے آتے تہے اوس سے پچہاڑین
کہاتے تہے پکڑ و زدہ پیش حضور آیا آپ نے فرمایا کہ اے رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا کسلیئے میری
دعوت قبول نہین کرتا اوسنے کہا کہ اے بندۂ خدا کوئی چیز ایسی لا اور مجکو دکہلا کہ وہ تیرے تصدیق
کی گواہی دے مجکو آگاہی دے آپنے فرمایا اگر مین تجکو پچہاڑون تو ایمان لائیگا اوس نے کہا
کہ اگر ایسا دکہلائیگا تو ہان ایمان لاؤنگا اپنے عہد سے نہ ٹلونگا بس آپنے اوسکو کشتی مین سخت
پکڑکر زمین پر گرایا اوسکو بہت تعجب آیا آپنے اوسکی درخواست پر اوسکو چہوڑ دیا پہر اوس نے
کشتی کو جوڑ دیا آپنے اوسکو دوبارہ سہ بارہ پچہاڑا وہ نہایت متعجب و متحیر ہو کر دہاڑا اور بولا
کہ اے پہلوان یکتا آپکی شان عجیب ہے حدیث سے یہان تک ثبوت غریب ہے اور آپ اکثر پہلوانان
سے کشتی فرماتے تہے سب پر غالب آتے تہے ابوالاسد جمحی نوجوان تہا پر زور پہلوان تہا
جب گائے کی کہال پر کہڑا ہو جاتا تہا تو دس آدمیون کے کہینچے سے بہی جنبش نہ پاتا تہا کہال
پارہ پارہ ہو جاتی تہی اوسکے پیر و نکو لغزش نہ آتی تہی ایکدن اوسنے حضرت سے کشتی چاہی تہی ایمان

لانے کی شرط پر منظور فرمائی آپنے کشتی مین اوسکو زمین پر دے مارا اور اوس کا جسم سارا
ہر چند کہ آپنے یہہ زور دکہلایا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

تہی خدا داد شجاعت شہ دین کو حاصل
قوت حق کا نہین رکہتے تہے زور بازو

اشجع الناس شجاعان عرب کہتے سب تہے
زبردست اون سے تو مغلوب سدا رہتے تہے

حیا شرم کا رکہنا ہے لذت حیات کا چکہنا ہے اور شرم حیات قلب سے ہی ہوتی ہے مردہ
دلی اوسکو کہوتی ہے جناب رسالت مآب کو دو نون قسم کی حیا کا کمال حاصل تہا اور قلب شریف
آپ کا حیات مین اور اجتناب مکروہات مین زیادہ تر قوی و کامل تہا یحیی ابن معاذ رازی
نے کہا کہ یہہ امر یقینی رہا کہ جو طاعت مین خدا سے شرماتا ہے خدا معصیت مین اوس سے
شرم فرماتا ہے ایمان ہی حیا کی شان اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ جو شخص اپنے نفس سے سنتی ہے وہ
غیر سے بطریق اولے استحیا کریگا نہی حیا رسول خدا کہ سید الانام علیہ السلام نے اپنی نظر فیض اثر
کسیکی روپر ثابت نہ کی اور نہ کبہی کسی سے آپ سے برائی کی بات سُنی۔

جو خود بینی مین دیکہی بے حیائی
حیا کو ہے شرف وصف نبی ہی

حیا نے خود نمائی مین حیا کی
حیا دارون پہ ہے رحمت نبی کی

شفقت مجازاً بمعنی مہربانی ہے مگر معناً ڈرانی ہے یعنی رفیق شفیق اپنے دوست کو آفات
و بلیات سے ڈراتا ہے گویا مہربانی فرماتا ہے چنانچہ یہہ شفقت و رحمت شاہ رسالت کی
امت پر ہی اور اللہ جل شانہ نے یہہ بات کہی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہی قول مبین او جناب رسالت پناہ صداقت
دستگاہ حسن عہد و وفا صلہ رحم والے سے موصوف تہے اور جمیع اوصاف اشفق مجمع الطاف سے

معطوف تھی اور آپ اعدل و اعطف و اصدق ناس تھے امانت اساس تھے دشمنان و بیگانگان کو اس کا اعتراف تھا پہلے نبوت سے نام نامی جناب کا محمد امین مشہور اطراف تھا اور حضرت بہت با وقار و عالی تبار تھے سردار ذی اقتدار و افتخار صغار و کبار تھے جس نے آپکو دوست رکھا وہ خدا کا دوست رہا اور جو آپکا دشمن ہوا اوسکو خدا کا دشمن کہا۔

اے دل جو محو عشق حبیب خدا نہین
اوسکو نصیب ذوق تعشق ذرا نہین

دل سے نہین جو طالب محبوب کبریا
وہ قائل طریقت اہل صفا نہین

واقف نہین جو رمز فنا فی الرسول سے
اوسکو وقوف معرفت کبریا نہین

اے عارفو بہ شکل حقیقت سے عیان
شان خدا رسول خدا مین خدا نہین

ہم فخر انبیا ہو شہنشاہ دوسرا
سچ ہے جہان مین ہمسا کوئی دوسرا نہین

بیشک نبی کے نور سے ہر شے کا ہے ظہور
ایسا کوئی ہوگا نہین ہے ہوا نہین

عالم مین کیا وقار ہو اوس بے وقار کا
جو مورد عنایت خیر الورا نہین

حاصل ہے مجکو دولت دین محمدی
بخت رسا ہے میرا رسا نارسا نہین

ثاقب ہمارے شافع عصیان ہین مصطفٰے
ہم عاصیون کو دہشت روز جزا نہین ہے

صفت کمال زہد و ورع سیرت خصال صبر و قنع ذات مجمع صفات فخر عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بہت خوب تھی معرفت عبادت و طاعت فضیلت رحمت و منزلت حضرت مین نہایت اسلوب تھی ہر چند کہ آپ کبھی حیات مین نان گندم سے سیر نہین ہوئی مگر اعزاز و وقار مین کبھی ہی زیر نہین ہوئی اگرچہ حضور صعوبتین اوٹھاتی تھے مگر دنیا کو خیال مین نہ لاتے تھے ایکروز جبرائیل آئے پیام رب جلیل لائے کہ ای محمد اگر چاہتے ہو تو پہاڑ سونے کے ہوجائین

اور نتیر سے ساتھ قیام پاتین آپنے کہا کہ اے جبرائیل دنیا اوس کا گھر ہے جو گھر نہین رکہتا اور مال اوس کا ہے جو مال و زر نہین رکہتا اگر مجکو خدا دیتو مین اوسکی ثنا پڑہون اور ... تو بتضرع دعا کرون —

ہین کمالات و فضایل آپکے بے انتہا
کچھہ بیان اونکا بطور مختصر مسطور ہے

تمامی صفات سرور کاینات بے حصر و احصا ہین اور تقادیر مراتب عالیہ درجات بیحد و نہایت ہین علو مرتبت و عظم شان حفظ ادب و حسن بیان اس پر اشارت کرتا ہے اور دلالت کرتی ہے کہ کسی کا وقار نہی سکے وقار کی برابر حاوی نہین اور کوئی قدر اونکی قدر کی مساوی نہین آپ اشرف و اکمل ہین حسب و نسب مین برتر و افضل ہین مادران و پدران بابرکات سید السادات سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے اپنی شرافت و نجابت سے محفوظ رہے سب طاہر و مطہر تھے فاخر و مفتخر تھے چنانچہ آپنے فرمائی یہہ بات مِنْ اُخْرِجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ اِلَى الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ خدا نے آپکی شان مین چند مقامات مین فرمایا قرآن مین لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ الآیات غرضکہ آپ ہین موصوف بہہ صفات فضایل و کمالات سرور کاینات کلمہ جوامع الکلمات اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ سے ظاہر ہین اور مرادات خیر و برکت دنیا و آخرت باشارات فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے باہر ہین یہہ عطا محض لعنایت خداہی قبل وجود عنصری مصطفے تہی تمام علما نے عالم شرح اوسکی نہین کر سکتے اور جمیع عرفای بنی آدم اوسکے اظہار راز

مین دم نہین بہر سکتی المقصود کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی
یہہ کہا کہ ای محمد خاتم الانبیا تیری وجود سے پہلے ہمنے طیار کیا اسباب تیری سعادت کا اور یہہ
فضل عمیم بدل نہین تیری عبادت کا بلکہ بمجرد احسان ہے محض بغرض امتنان ہے
بعض نے کہا کہ کوثر سے بالعموم مراد اولاد طیبہ نبی ہے اور اس سورت سے شان
طعن لاولدی کی دبی ہے یعنی دی ہمنے تجکو اولاد وہ باقی رہیگی تا یوم التناد اِنَّ
شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ جو تجکو بے نسل کہتے ہین وہی آخر کو بے نسل رہتے ہین تِلْکَ
الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط سے مراتب انبیا و رسل مین تفاوت
ثابت ہے مگر اس مین زیادہ بحث کی نہ حاجت ہے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی علیہ
التحیۃ والثنا باتفاق جمہور جمیع انبیا و رسل سے افضل ہین اعظم و اکمل ہین اگرچہ اعداد انبیا و رسل
مین اختلاف ہے مگر حسب الارشاد محمد عربی یہہ تعداد صاف ہے انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسل تین
ہزار تیرہ یا مین ازروے شمار بہت تعریفین اونکی شان مین ہین یہہ انبیا مذکور قرآن مین ہین
آدم - ادریس - نوح - ہود - صالح - ابراہیم - لوط - اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب
یوسف - ایوب - شعیب - موسیٰ - ہارون - یونس - داؤد - سلیمان - الیاس
الیسع - ذکریا - یحییٰ - عیسیٰ - ذوالکفل -

ہے شان الہی کہ بڑی شان نبی ہے ۔ تعریف و ثنا خلق مین شایان نبی ہے
صدقہ سے محمد کے جہان ہو گیا ممکن ۔ امکان خلایق مین بھی فیضان نبی ہے
ہے طاعت اللہ شہ دین کی اطاعت ۔ مقبول خدا تابع فرمان نبی ہے
فردوس برین کوئی نبی کا ہے نمونہ ۔ رضوان جنان خادم دربان نبی ہے
وہ معرفت حق کی حقیقت کو ہے سمجھا ۔ اے عارف جو واقف عرفان نبی ہے

بخشایش امت کے رہے ملتجی حق سے
بیہہ منت پیغمبر و احسان نبی ہے

محبوب خدا پر ہے فدا ہر دلِ شیدا
ہر عاشق جان باز بہی قربانِ نبی ہے

گو مین ہون بُرا پر نہ بُرائی کا خطر ہے
آخر مین مرا ہاتہہ ہے دامانِ نبی ہے

عالم مین چمکتا ہے سخن نعت نبی کا
کیا ثاقب مدّاح ثنا خوانِ نبی ہے

حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام واولادہ العظام نے فرمایا ہیجیح سنایا جب خالق اکبر نے پایا خلق کو اپنی طاعت مین عاجز وناتوان توچاہا کہ کیا جاوے تعلیم کا سامان چنانچہ خلاق کونین نے اوس مین اک ہمجنس پیدا کیا اور اوسکو مسقدب رحمت و رافت دیا پیغمبر صادق بنایا حق کہنے کو ناطق فرمایا اور اوسکی اطاعت کو اپنی اطاعت بتلائی اور اپنی موافقت کو اوسکی موافقت جتلائی اور یہہ باتین کہین اَطِیعُ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ انتہی کلام الامام علیہ السلام پس وجود ذات نبی اور شمائل صفات صفی رحمت ہی مومنون کو بالفعل جملہ انسانون کو بالقوّت ہے اگر کوئی بوجہہ انکار یا استکبار کے بند شقاوت وضلالت وحرمان وخذلان مین پہنس جائے تو اوس سے رحمت زیان نہ اوٹہائے جیسے کہ کوئی اپنے موہنہ پر پردہ ظلمت ڈالے اور اوس سے موہنہ کو نہ نکالے تو آفتاب عالمتاب سے نور بینائی نور آفتاب جہانتاب مین کچہہ خلل نہ آئے بعضے رحمت کو بالفعل کہتے ہین اور اس صراحت مین ہنتے ہین کہ مومن کو رحمت ہدایت ہے منافق کو امان قتل اور کافر کو تاخیر عذاب وزحمت ہی سبحان اللہ آپکا کیسا رتبہ اعلے ہے کہ وہ سب سے نرالا ہے آپکی کیسی برتری ہے کہ ہر سو اوسکی جلوہ گری ہے۔

ہمیشہ ہر طرف جلوہ رہیگا نور احمد کا
بنایا اوسکو مظہر حق نے اپنی ذات سرمد کا

محیط حسن قدرت ہوگئی جلوہ گری اوسکی ۔ ظہور کن ہوا محدود او سکے نور بیحد کا
نہ کرتا گر شمولاک رنگین قصر عالم کو ۔ نہوتا آسمانی رنگ اس سقف زبر جد کا
ہوا ایجاد کل خوش آمدا مداد احمد سے ۔ خوش آمد آفرینش میں نشان اوسکی خوشامد کا
حواس خمسہ کو بتلائی اوسنے چال حکمت کی ۔ عقول عشرہ نے اوس سے ہی چلن سیکہا ہی ابجد کا
وہ جزبندی مین کرتا ہی غلط ارکان کی صحت ۔ بکہر جاتا ہے شیرازہ جو اجزائے مجلد کا
ہوا ثابت کہ در پردہ احد ہی شان احمد مین ۔ عجب رتبہ صفات حق مین ہے ذات محمد کا
کہان نقش احد مین دیکہتے موسیٰ تجلی کو ۔ نہ بنتا نقطہ بنتا اگر یہہ میم احمد کا
جہا مین اوسکی یکتائی عزیز جان نہ کیون ہوتی ۔ کہ رہتا ہے تعلق جسم مین روح مجرد کا
ملائک التجا سے اوسکی کرتے تہے قدمبوسی ۔ نہ بیڈہب ہی لچا جت ڈہنگ تہا طرفہ خوشامد کا
یہہ مضمون قامت بیسایہ کا موزون ہوا لاہی ۔ وہ خود ظل خدا تہا اسلئے سایہ نہ تہا قد کا
جدا کیونکر نہ رہتا سایہ جسم پاک سے اوسکو ۔ کہ تہا ہمسایۂ ذات خدا سایہ محمد کا
کیئے اللہ نے مہمان نوازی کی بہت سامان ۔ ہوا جب عرش پر غل شاہ دین کی آمد آمد کا
ہوئی زیبا منقش بیل بوٹے چرخ اخضر کے ۔ شمیہ نہ صانع مطلق نے چہاپا اوسکی مسند کا
شفاعت اوسکی امت پائیگی بے کسر محشر مین ۔ نہ اوسمین عول کچہہ ہوگا نہ ہوگا مسئلہ رد کا
حصار حفظ نام پاک ہی امن خلایق کو ۔ وہی رہتا ہے پشتیبان سکندر کی حصین سد کا
دل مہجور مین ہجرت کا اوسکی داغ رہتا ہے ۔ نہین بیجا ہوا کعبہ مین ہا سنگ اسود کا
ترا بحر کرم ای سید عالم ہے پر گوہر ۔ کہ ہر غواص کو ملتا ہے موتی اوسکی مقصد کا
نہین کوئی ترا ثانی تو ہے محبوب لاثانی ۔ حسینون مین تو یکتا ہی حسین ہی حسن بیحد کا
رخ زیبا کے پرتو سے ہی خورشید فلک روشن ۔ شعاع شمس بہی عکس شعاعی ہی تری خد کا

کہان خال سیہ تہا مصحفِ روئے مبارک پر
بلالِ مدح خوان ناظر تہا قرآن مجلد کا

ستارون ہی تری پاپوش کے تارے چمکتی تہی
فلک پابوس تہا زیر قدم تہا فرق فرقد کا

نکالا محبس سینہ سے دل کو عشق نے تیرے
مبارک ہو رہا ہونا مری قلب مقید کا

نہین باقی رہی اب انتہا جوش تعشق کی
نہ ہوگا جذبۂ بیحد مین مستوجب کسی حد کا

شہنشاہِ دو عالم افتخار خاندان ہی تو
دوبارا رتبۂ اعلا ہوا تیرے اب وجد کا

ترے ہی نام نامی سے گرامی اسم آدم ہی
ہوا تو باعث اعزاز اپنے جدا مجد کا

اگر اکدم کو ہو جائے تلطف بذل کا تیری
اوٹہائین پہر تو ہم لطف ابد عیشِ مخلد کا

مخالف تیری ہر فرمان کا نافرمان یزدان ہی
موافق امر قادر ہی ترے حکم مؤکد کا

اعانت ہی ترے پہونچیگا گر گ نفس پر قابو
بہت دشوار مجکو پہانسنا ہے دام مین دد کا

نژاد دین متین ایمن ہے بیدینونکی حجت سے
نہ خوف فتنۂ ملحد نہ خطرہ شنیعۂ مرتد کا

مرے اعمالنامہ مین عبارت ہی گناہون کی
تری اصلاح سے اوسپر کہنچیگا خط قلمزد کا

حسابِ عاصیان تیری شفاعت سے بوطی ہوگا
تو پہر کیا خوف مجکو فرد عصیان کی کسی مد کا

ترحم کیجیئے یا رحمۃ اللعالمین مجہ پر
پریشان حالی و درماندگی مین ہی الم حد کا

اگر بخت رسا پہونچائیگا مجکو مدینہ مین
تو مین ممنون ہونگا اوسکی اک احسان صد در صد کا

تمنا ہے کہ تیرے آستانے پر جبین رگڑون
رہون جاروب کش آنکہو نسے اپنی تیرے مرقد کا

مزار پاک تیرا ہی علیلون کا شفاخانہ
جہان مین نام ہی اکسیر اعظم خاکِ مرقد کا

در اقدس ترے روضہ کا محراب عبادت ہی
نہین ہی گنبد چرخ برین ہمشان گنبد کا

ترے روضہ کا برج خوشنما ملجا و ماوا ہے
سوا اوسکی بہرسا کیا کسی برج مشید کا

اوڑائیگی صبا گر خاک میری دشت یثرب مین
مرکب نور سے ہوگا غبارہ خاکِ مفرد کا

بسانِ نجم ثاقب ہوگیا ثاقب دل ثاقب
عجب پرتو فزا لمحہ ہوا اوصاف احمدؐ کا

حق سبحانہ نے نام پاک صاحب لولاک کو نُورٌ وسِرَاجٌ مُنِیرٌ فرمایا اور اوس سے قرب کے اصول نے رخ پر تنویر پایا اور حضور کے جمال جہان آرا اور کمال جان افزا سے سایر بصایر نورانی ہوئین اور اونکی تصدیقات بہ ارشاد ربانی ہوئین قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا ۔ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا حذا اوقت نداکس محبت وپیار سے اور کس عطوفت واسرار سے حضرت کو یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فرماتا ہے اور نبیون کا نام یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ذکر مین لاتا ہے اس لطف ومہربانی فیضان وقدردانی کو اصحاب ذوق وارباب شوق خوب جانتے ہین اور سرشاران بادۂ محبت ودانایان افادۂ شفقت پہچانتے ہین۔

اے دوست ہی جو مرتبہ اوس باوقار کا		رتبہ کہان ہے وہ کسی عالی تبار کا

اللہ جل علیٰ قرآن مین نہایت تعظیم سے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ فرماتا ہے یعنی باتفاق جمہور مفسرین غایت تکریم سے جناب نبی کریم کی قسم کہاتا ہے اس لیئے ہمکو جایز ہے اور صریح یہہ امر فایز ہے کہ ہم حیات نبی کا حلف اوٹہاتے ہین اور اونکی القاکی قسم کہاتے ہین اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہہ بجا کہ جو کوئی جہوٹی قسم حیات شفیع امم کی کہائے تو اوس پر کفارہ واجب آئے اللہ تعالیٰ نے اور کسی نبی کی قسم اپنی کسی کتاب معظم مین نہین کہائی مگر آپکی یہہ تعظیم فرمائی کہ سورۂ لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ فرمایا اور آپکا مرتبہ بڑہایا اسکے سوا خدا نے ایسی قسمین کہائین کہ جن مین آپ کی

فیہ یلتقیان یعنی کلام ہے بیچ سورہ یٰسین مصداق صراط مستقیم رسول رب العالمین کا سے
اور علی الاطلاق وثوق دین سید المرسلین کا ہے یہہ محبت وشفقت خداوندی ہے کہ سورہ
طٰہٰ مین باعتذار مدا کرام نبی ہے جبکہ حضرت نے طاعت وعبادت مین بہت تکلیفین پائین
اور سختیان اوٹہائین کہ عبادت مین کہڑے رہنے سے پاہائے مبارک ورم لاتے تہے
اور کبہی آپ ایک پاسے کہڑے رہجاتے تہے تب سورہ طٰہٰ بہر تشفی رسول خدا نازل ہوئی
آپکو اوس سے تسکین حاصل ہوئی یٰسین وطٰہٰ اسمائے شریف نبی کبریا سے ہین یہہ افضال
خیر الورا الطاف خدائے ذو العلیٰ سے ہین منشور تعظیم وتکریم رسالت پناہی بشان عظیم یہہ
آیت کریمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہے تحقیق خدا اور فرشتگان کبریا درود بہیجتے ہین نبی با صفا پر
اسے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو رسول رب العُلےٰ پر اور سلام کہو سلام کہنا غرض یہہ ہے
کہ تم اللہ جل شانہ سے دعا کرو اور پروردگار سے چاہو کہ درود بہیجے اور وہ رحمت بہیجتا ہے اپنی نبی پر
الحاصل تم قدرت وطاقت ایسی نہین رکہتے کہ اوسپر درود بہیجسکتے تم اوسکے مرتبہ اور منزلت کو
نہین جانتے اور اوسکی قدر اور رفعت کو نہین پہچانتے خدا جانتا ہے تو بہیجتا ہے

سوائے حق نہین واقف کوئی اوسکی جلالت کا		عجب رتبہ کیا اللہ نے شاہِ رسالت کا

ذکر شریف محبوب خدا اشرف انبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا کتب معظمہ سابقہ مین بسیار ہی
اور بیان لطیف محبت پروردگار نسبت احمد مختار بمصداق مَنْ اَحَبَّ اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ
کے صحایف محتشمہ ماضیہ مین بیشمار ہین ہر چند کہ یہود ونصاری شناسائی حالات
نبی الورا بخوبی رکہتے اور بمطالعہ توریت وانجیل دانائے صفات سید الانبیا
باسلوبی رکہتے اور ہمیشہ بامید سعادت ملازمت حضرت علیہ التحیۃ کے مقیم مدینہ

رہکر سب حال کہتے تھے اور منتظر طلوع کوکب دولت خدمت پیغمبر آخر الزمان کے رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو یہہ وصیت کرتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر نیکنام کو پہونچانا اور یہہ سنانا کہ ہم تیرے اشتیاق مین جان سے جاتے ہین اور تجہپر ایمان لاتے ہین اور حضرت فخر رسالت کو علم الیقین سے جانتے تھے اور بقولہ تعالےٰ یعرفون کما یعرفون ابناء ھم کے آپکو پہچانتے تھے مگر بزمانۂ ظہور حضور شقاوت ازلی سے مبتلائے فساد ہوئے گرفتار بلائے حسد و عناد ہوئے تکذیب رسالت کی تحریف و تغییر کتابت کی بالآخرہ محبت دنیا و الفت ریاست مین پہنسے ظلمت کفر و ضلالت مین دہنسے اگرچہ تحریف ثبوت بعثت پیغمبر کی لیکن رسالت نبی رہبر اونکی کتاب سے لائح و واضح تھی نام نامی رسول گرامی کا زبان سریانی مین مشفح تہا جسکو عربی مین معنًا محمدؐ کہا عبد اللہ بن سلام اشراف واحبار یہود مین سے بہت نیکنام تھے اور وہ اولاد حضرت یوسف علیہ السلام تھے وہ مدینہ مین مشتاق لقائے محبوب خدا رہتے تھے اور حالات توریت کے سب سے کہتے تھے جب حضور داخل مدینہ ہوئے تو وہ مشرف ملازمت حضرت با قرینہ ہوئے اونسے حضرت نے یہہ کہا کہ تو ہے ابن سلام عالم یثرب کا اونہون نے کہا کہ ہان آپنے اونکو دی قسم یزدان اور یہہ فرمایا کہ آیا تو نے توریت مین میری صفت کو پایا کہا نعم گواہی دیتا ہون کہ تو ہے رسول خداوند عالم تو بحکم خدا سب پر غالب بقدرت رہیگا اور دین تیرا سب ادیان کا ناسخ رہیگا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہہ بات سرور کائنات سے سنی ہے کہ جب خدائے عز و علا نے حضرت موسیٰ پر توریت کو نازل فرمایا تو اونہون نے اوس مین اس امت کے اوصاف کو پایا عرض کیا کہ الٰہی بار خدایا یہہ امت مجکو عطا فرما حکم ہوا کہ تو اس امت کو نہین پاسکتا ہے یہہ امت محمد مصطفےٰ کی ہے پہر یہہ گذارش کی کہ یا الٰہی مجکو اس امت مین

داخل کرتا ہون ہون اس امت کی صفتون سے بہرہ ور خدا نے کہا کہ ای موسیٰ مین نے
تجکو رسالت دی اپنی ہم کلامی کی اجازت دی حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین راضی ہوا یوحنا
حواری انجیل مین مسیح سے راوی ہے اور اوسپر حاوی ہے کہ مسیح نے کہا کہ مین اپنے باپ سے
طلب کرتا ہون تمہارے لئے فارقلیط دوسرا تا کہ تمہارے
ساتھ ثابت رہے ہمیشہ تک اور روح حق ہے بیشک اور وہ گواہی دیتا ہے میری اور
مین گواہی دیتا ہون اوسکی صفات کی اگر تم مجکو دوست رکھتے ہو تو قبول کرو اور پابند میری
وصیت کے رہو بعض نصاریٰ نے فارقلیط کو بمعنی مخلص کے تفسیر کیا ہے اور بعض نے
بمعنی حامد کے تحریر کیا ہے اگر معنی مخلص پر اتفاق کیا جاتا ہے تو رسول ہونا لازم آتا ہے
کسلیئے کہ وہ واسطے خلاصی عالم کے بہیجا جاتا ہے اگر معنی حامد پر تنزل کیا جائے تو
کون لفظ قریب تر محمد کے اس سے مناسب آئے پس ہر آئینہ فارقلیط رسول کبریا
ہے نہ ذات خدا ہے ایک فارقلیط کا جانا اور دوسرے کا آنا صریح شہادت رسالت مصطفیٰ
ہے اور صحیح اشارت نبوت نبی الوری ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ التحیۃ کو انجیل
مین وحی فرمایا یعنی یہہ حکم تاکیدی تہا کہ ای عیسیٰ محمدؐ کی تصدیق کر اور ایمان لا اوسپر اپنی امت
سے کہو کہ جو زمانہ محمدؐ مین ہو وہ اوسپر ایمان لائے تا کہ نجات پائے اگر محمد عربی پیدا نہ
ہوتا تو آدم پیدا ہوتا جبکہ خدا نے عرش کو بنایا اوس سے قرار نپایا اوس پہ لا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ رقم فرمایا وہ اپنے اضطراب سے تسکین مین
آیا ابو امامہ باہلی اور ہشام بن العاص اموی سے روایت مین آیا کہ ہرقل قیصر روم نے
رات مین ہمکو اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق کلان زرین منگایا اوس مین خانہای
صغیر تہے اور اون خانون کے دروازے اصغر لپذیر تہے ہرقل نے اس صندوق کو

کہولا اور ایک خانہ سے پارچہ حریر سیاہ نکالکر اوسکو کہ یہہ پیکر نیک میں نظر خشم زنگ سرخ دراز گردن گیسوہائے بافتہ آدم علیہ السلام بہترین زمین کی ہے اور دوسرا دخانہ کہولکر حریر سیاہ پر پیکر سفید رخ چشم خوش سطبر نکالی اور کہا کہ یہہ نقش حضرت نوح پیغمبر والی اچہی چلن کی ہی پہر اور دخانہ وا کیا اور پارچہ حریر پر پیکر سفید رو کا نشان دیا اور پوچہا کہ یہہ کسکی شبیہ ہی ہم نے کہا کہ یہہ پیکر خوشتر محمد نبی آخر الزمان احمد فخر مرسلان کی ہے تشبیہ ہی جس نے اس شبیہ با صفا کو دیکہا اوسنے بعینہ محمد مصطفے کو دیکہا اس صندوق مین نقشا و دیگر پیغمبران کی ہین یعنی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان وغیرہم فیشانکی ہین ہم نے پوچہا کہ یہہ کہان سے آئین کیونکر پائین اوسنے کہا کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے دیکہنی چاہین خدا نے یہہ صورتین انبیا علیہ السلام اولاد آدم کی دکہلائین جب پاس آدم کے آئین تو آدم نے اپنے خزانہ مین محفوظ فرمائین ذوالقرنین نے مغرب شمس سے پائین اونہون نے سپرد دانیال فرمائین زبور مین آیا اوسکو صحیح پایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام بحضور پروردگار نام گریان ہوئے اور خدائے جل وعلے اسی خواہان ہوئے کہ یارب بہیجدے آفرنندہ سنت کو دفع کنندہ بدعت کو تا کہ لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے نہ خدا کا پسر ہے یہہ واقعہ قبل وقوع حالات مسیح اور پیشتر ظہور ذات نبی فصیح واقع ہوا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہہ ساطع ہوا کہ لوگ الوہیت کا دعوے کرینگے کفر مین مرینگے پس اس دعا سے نہ اور مراد داؤد ہے صرف ذات محمدی مقصود ہے اور یہہ بہی ذکر داؤد علیہ السلام مین آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستی و درستی کردار و گفتار مین برگزیدہ پایا اور خدا نے اوس کی امت کو برگزیدہ کیا اور علم نصرت دیا وہ تسبیح کرتے ہین خوابگاہون مین اور تکبیر کہتے ہین باواز بلند در اہون مین اور اون کے ہاتون مین تلوارین

نیز ہمین خون ریزی ہین تاکہ خدا کے لیئے اون اشتون سے جو عبادت نہین کرتے اور اطاعت
مین قدم نہین رکھتے انتقام لین تاکہ وہ نہ پہر نافرمانی کا نام لین جیسے کہ کتب ثلاثہ
توریت و انجیل و زبور مین اوصاف محمد عربی مذکور ہین ویسی ہی صحف دیگر انبیا مین صفات
احمد ہاشمی مسطور ہین صحیفہ حضرت آدم ابوالانبیا مین خدا نے کہا کہ مین خداوند مکہ ہون
مالک خانہ کعبہ ہون وہان کے لوگ میرے ہمسایہ ہین اور اوس مین داخل ہونیوالے
میرے مہمان بلند پایہ ہین جس نے کعبہ کی نظارت کی اوس نے گویا میری زیارت کی
مین اوسکو سپرد ابراہیم تیرے فرزند ارجمند کے کرونگا اور یہہ کام اوسکے ذمہ دہرونگا کہ وہ تعمیر
اوسکی کرے اور آب چشمہ زمزم سے بہرے اوسکو بہت نامی فرماؤنگا اور تیری پسر نیک سیر
محمد سرور مرسلان خاتم پیغمبران کو سب سے زیادہ گرامی بناؤنگا خداوند کریم نے صحیفہ ابراہیم مین
فرمایا کہ اے خلیل خدا تیری دعا کو بحق اسمعیل قبولیت مین لایا مستجاب الدعوات اوس کی نسل کو
فایز برکات کرینگا اور اوسکے پسر معظم با صفات یعنی محمد مکرم سید السادات سے تیری
دل اکمل مین خوشی بہرینگا ذات احمدی محتشم ہوگی امت محمدی بہترین امم ہوگی اوسکی موافقت
سے خوش پروردگار ہوگا اور اوسکی مخالفت سے خدا بیزار ہوگا جو اوسپر ایمان لائیگا نجات پائیگا
ورنہ وہ دوزخ پر عتاب مین جائیگا سخت عذاب اوٹہائیگا خدا صحف شعیا پیغمبر علیہ السلام مین
ذکر محمد خیر الانام کا فرماتا ہے کہ مجکو اپنا بندہ سرافگندہ بہاتا ہے مین اپنی روح کا اوسپر
افاضہ کرتا ہون اور نزول وحی کا اوس مین افادہ بہرتا ہون مین اوسکو وہ چیز
عطا فرماؤنگا کہ جو کسیکو نہ بتلاؤنگا احمد حمد احد تازہ کرتا ہے اور وہ اللہ سے بے اندازہ
ڈرتا ہے وہ نور الہی ہے شان کبریائی ہے۔

شان یزدان نہ اگر احمد ذیشان ہوتا		مظہر جلوۂ اللہ نہ انسان ہوتا

حسن انصاف سی پاتا نہ تجمل خوبی
گر جہان مین نہ جلوس شہ خوبان ہوتا

مجھکو کر دیتے اگر جلد فنا فی المعشوق
حضرت عشق بہت آپ کا احسان ہوتا

حیف نکلا نہین ارمان وخیال محبوب
خوب ہوتا جو بر آمد مرا ارمان ہوتا

لوگ کہتے ہین مجھے شوریدۂ وحشت انگیز
جذبۂ شوق مین گر چاک گریبان ہوتا

گر نہ سامان کرم رحمت عالم کرتا
پھر کہین بے سروسامان کا سامان ہوتا

آپ گر دعوت اسلام نہ کرتے مولے
کن فکان مین کوئی کافر نہ مسلمان ہوتا

ہین اگر امت احمدؐ مین نہ ہوتا ثاقبؔ
حشر مین کون مرا شافع عصیان ہوتا

معجزات مصطفے التحریر ہوتے ہین یہان
خامۂ معجز رقم تسطیر کو مامور ہے

معجزہ بمعنی عاجز کنندہ لغوی ہے خرق عادت نبی ہے اور جو غیر نبی خرق عادت دکھاوے وہ کرامت ہے اور جو عوام مومنان صالحان سے ظاہر ہو وہ معونت ہے اور جو فاسقان و کافران سے وقوع مین آئے اوسکو استدراج کہتے ہین اور طلبا اوسکے محتاج یا یحتاج رہتے ہین جمیع انبیا علیہ السلام والامقام کے معجزات ہین مگر سید السادات کے بہت معجزات بابرکات ہین حدیثون مین آیا بہت راویون نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب نے انگشت ہائے مبارک کو ظرف آب مین رکھا اوسنے پانی مثل چشمہ ہائے بارانی کے جاری ہوا لوگون نے پیا اوس سے سیکڑون نے وضو کیا جانورون کو پلایا حضرت نے یہہ معجزہ دکھلایا آپ جیسے روحانیت مین تکمیل کنندہ ارواح ہین ویسے ہی جسمانیت مین پرورندہ اشباح ہین —

بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جابر نے بزمانہ غزوہ خندق اپنی
بی بی سے یہ حکایت کی کہ سخت آثار گرسنگی کے روئے مبارک محمد ہاشمی سے پیدا ہین
طول اونکے شکم پر ہین آیا تیرے پاس کچھ کہانیکو ہے بدولت دین پانیکو ہے اوسنے کہا
کہ میرے پاس کچھ نہین رہا اک صاع جو کے سوا جابر نے بزغالہ ذبح کیا اوس نے آرد جو
پیس دیا جابر نے گوشت بزغالہ پکایا اور اوس سے آرد جو چہنوایا اور حضرت سے جا کر
کہا کہ اے نفیس ودسرانفیس عمر یا آپ کے کہانیکو گوشت بزغالہ پکا ہے اور میری بی بی
نے آرد جو پیا ہے آپ میری غریب خانہ پر تشریف ارزانی فرمایئن شرف
مہمانی سے فقیر میزبانی بڑہایئن آپ بخانہ جابر تشریف لائے ہزار آدمی آپکے ساتہہ
آئے جابر نے دیگ وخمیر پیش رسول قدیر پیش کیا آپنے آب دہن اپنا اوس مین
ڈالدیا دعائے خیر فرمائی اوس مین ایسی برکت آئی کہ سب نے سیر ہوکر کہایا اور جوش
دیگ بدستور پایا جیسے انسانات مسخر ومنقاد دین وشریعت رسول حق ہین ویسی
ہی تسخیر وانقیاد وطاعت مین حیوانات مطلق ہین خداوند بے نیاز نے بطریق اعجاز
حیوانات کو مطیع سرور کائنات کیا اور اصحاب تحقیق وارباب ترقیق نے کہا کہ سید السادات
علیہ التحیات مبعوث بکافہ مخلوقات حیوانات ونباتات وجمادات سی ہین مگر وہ حیوانات
لایعقل بوجہ نہونے والنشوری وامر ونہی کے خارج دائرہ تکلیفات
سے ہین پس حضرت حیوانات پر حاوی ہین - انس بن مالک راوی ہین
کہ اہل بیت انصار مین اک شتر بار بردار آب تہا مگر سرکشی سے خراب تہا
لوگ حضرت کے پاس آئے آپ نے نہضت اوداس پاس لئے اونہون نے
عرض کیا کہ اے رسول کبریا اونٹ ہمارا بار آب نہین اوٹہاتا کوئی اوسکی پشت پر

بوجہ رکہنے نہین پاتا وہ سرکشی کرتا ہے نہایت سختی سے قدم دہرتا ہے ہم پیاس سے مرے جاتے
ہین پانی نہین پاسکتے ہین درختان ہمارے محتاج آب ہین خشکی سے خراب ہین آپ مع ہمراہیون
اصحاب کے باغ مین قدم رنجہ فرمایا شتر کو گوشہ مین بیٹھا پایا آپنے اوسکے پاس جانے کا ارادہ
کیا لوگون نے بہیر اصرار زیادہ کیا کہ آپ اوسکے پاس نجائین ہم ڈرتے ہین کہ شاید
آپ اوس سے گزند اوٹہائین وہ مانند سگ گزندہ کے ہے تکو نہ اوس سے امید خیر بندہ
کی ہے آپنے فرمایا کہ بعنایت کبریا وہ مجکو ضرر نہ دیسکیگا بلکہ وہ مطیع ہوجائیگا شتر آپکو دیکھتے
ہی کہڑا ہوگیا سر بسجدہ ہوکر رتبہ مین بڑا ہوگیا حضرت نے اوسکو موے پیشانی پکڑکر مالک کے ہاتہ مین
خوب جکڑا اصحاب باصفا نے کہا کہ ای رسول خدا یہہ حیوان نادان آپکو سجدہ کرتا ہے
ہمکو روا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین نہ کسی سے ڈرین حضرت نے کہا کہ اگر روا ہوتا کہ سجدہ
بشر بشر کو سزاوار ہوتا تو ضرور یہہ امر بہ اصرار ہوتا کہ زوجہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ بجا
لاوے کہ حقوق شوہر زوجہ پر بہت بڑے اک شتر آپکے پاس آیا اوس نے پیش سرور
زمین پر اپنا سر جہکایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا مین شکایتا یہہ کہتا ہون کہ مین جس
قوم مین رہتا ہون اوسکے لوگ بلا نماز پڑہے سو رہتے ہین باہم نہ کچھہ کہتے ہین مین ڈرتا
ہون خوف مین مرتا ہون کہ خدا عذاب فرمائے وہ بلا مجھپر بہی آئے آپ نے
اوس قوم کو بلا کر ڈرایا اوسکو خوف خدا آیا ـ انس نے یہہ صاف کہدیا کہ باغ مین
آپکو بکری نے سجدہ کیا حضرت ابو بکر نے کہا کہ اسے رسول خدا جب
حیوان کو سجدہ کرنا روا ہے تو ہم کو زیادہ تر زیبا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین
آپنے فرمایا کہ نہ یہہ حکم خدا آیا کہ بشر پیش بشر سر دہرین ــ احادیث صحیح مین وارد
ہے یہہ حدیث ابی سعید خدری شاہد ہے کہ ایک بہیڑہ نے بکری کو پکڑا خوشی

بین اکڑا چرواہے نے اوس سے بکرے کو چھوڑایا اوسکو نہایت طیش آیا اور وہ بعادت
سباعی و بقاعدہ افعائی اپنی دم پر بیٹھا اور راعی سی بہت اینٹھا اور یہہ کہا۔ اے بندۂ خدا تو رزاق
مطلق سے نہ ڈرا جو رزاق نے مجکو دیا وہ تونے مجھسے چھین لیا راعی متعجب ہوا اور یہہ کہا کہ تو مثل
انسانون کے کلام کرتا ہے مجھکو باستعجاب عام دیتا ہے وہ بولا اور اس بہید کو
اوسنے کھولا کہ مین اسلیئے کلام کرتا ہون اور اس خبر سے لوگون کے کان بہرتا ہون
کہ یثرب مین محمدؐ باشرف باخبارِ سلف خبر دیتے ہین مگر لوگ نہین لینے مین راعی مشتاق
لقائے رسالت پناہی ہوا اور اوس بکری کو ساتھہ لیکر بسوئے مدینہ راہی ہوا جب
سفر تمام ہوا تو مدینہ اوس کا مقام ہوا اوس نے بکری کو ایک گوشہ مین چھوڑا اور موہنہ اپنا
بجانب حضرت موڑا جب مستفیض خدمت بابرکت ہوا تب اوسنے سب حال کہا
جسوقت حضرت نے لوگون کا مجمع پایا تب راعی سے فرمایا کہ جو تونے دیکھا ہے اوسکو
بتلا دے اور جو سنا ہے وہی سنا دے اوس نے سب حال کہا لوگون کو باور ہا
ایک اعرابی بنی سلیم بحضور نبی کریم حاضر آیا اور ایک سوسمار بخوش گفتار اپنی آستین مین
لایا اور اوسنے کہا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی جبتک یہہ سوسمار اسلام نہ لائیگا تب تک
یہہ اعرابی ایمان نہ لائیگا آپنے فرمایا یا ضبّ اوسنے بزبان فصیح و بلسان بلیغ یہہ
سنایا کہ یا حبیب رب لبیک وسعدیک پہر حضرت نے یہہ ارشاد کیا کہ تو کس کی
عبادت کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ جو عالم کو مخلوقات سے بہرتا ہے خالق زمین و آسمان ہے
رزاق دو جہان ہے جنت مین اوسکی رحمت ہے دوزخ مین اوسکے عذاب کی زحمت
ہے پہر آپنے پوچھا مین کون ہون اوسنے کہا کہ مین شاہد نبوت صاحب العون
ہون کہ آپ سید المرسلین خاتم النبیین ہین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین پس

وہ اعرابی ایمان لایا اوسنے مرتبۂ اسلامی پایا - ابونعیم نے ام سلیم سے روایت کی یعنی یہہ شرح حکایت کی کہ حضرت نے ایک روز صحرا مین گشت فرمائی آپکو تین بار آواز ہاتف آئی آپنے نظر فیض اثر کو دوڑایا یہہ قصنیہ پایا کہ ایک ہرنی دل شکستہ ہی پارچہ مین بستہ ہے آپنے کہا کیا ہے تیرا مدعا اوس نے عرض کیا کہ یارسول کبریا کہ اس اعرابی نے مجھکو پکڑا ہے کپڑے مین خوب جکڑا ہے میرے دو بچے بہوکے ہین پیاس سے اونکے لب سوکھے ہین اگر مین رہائی پاؤن تو مین اپنے بچون کو دودہ پلاکر واپس آؤن حضرت نے فرمایا کہ یہہ آیا تیرے دل مین سچ آیا اوسنے بہت نیایش کی اور یہہ گذارش کی کہ اگر مین واپس نہ آؤن تو عذاب پاؤن پس آپنے اوس سے عہد لیا پہر اوسکو رہا کیا وہ وہان سے چلی گئی اور اپنے بچون کو دودہ پلاتی رہی جب اوس نے فراغت پائی تو فوراً بخدمت حضرت واپس بعجلت آئی جب حضرت نے اوسکو باندہ کر اطمینان پایا تو وہ اعرابی خواب سے بیدار ہوکر ہوش مین آیا اوس نے حضرت سے التماس کی کہ ہمتنے مجھسے کس چیز کی آس کی آپ نے کہا کہ اس ہرنی کو کر رہا اوسنے ہرنی چہوڑی وہ چہوٹتے ہی صحرا مین دوڑی بدفالی سے نہ مردہ ہوئی خوشحالی سے رم خوردہ ہوئی جولانیون مین رہتی تہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتی تہی - ابن عساکر نے کہا کہ جب رسول خدا خیبر مین فتحیاب ہوئے تو ایک خر سے یہہ سوال و جواب ہوئی آپنے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے عرض کیا کہ یزید بن شہاب مشہور نام ہے نسل جد سے ساٹہہ حمار ہتے انبیاؤن کے سوار ہتے سوائے نبی کوئی سوار نہ ہوا اور کسیکو برائے سواری حکم پروردگار نہوا یہہ امر اتفاقی ہے

کہ سوا اس عاجز کے نہ کوئی باقی ہے اب سوا آپ کے نہ کوئی نبی ہے مجھکو امید قوی ہے
کہ آپ سوار ہوں باعث افتخار ہون پہلے آپ سے ایک یہودی کے پاس تہا گرسنگی سے
ہراس تہا وہ لغزش سے ڈرتا تہا سواری نکرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ مین نے یہہ مناسب پایا
کہ تیرا نام یعفور رکہا جائے تجکو مفخر مغفور رکہا جائے جب باوجود طلب احضار مین
تاخیر کرتا تہا تو یہہ گدہا اوسکے دروازہ پر جاکہ یہہ تدبیر کرتا تہا کہ اپنے سرکو در پر ٹکراتا تہا گویا یون
شور مچاتا تہا جب مالک خانہ باہر آتا تہا تو اوسکو اشارۃً یہہ سمجہاتا تہا کہ رسول خدا تجہکو بلاتی
ہین تیرے احضار کی تاکید فرماتے ہین جب نبی الورا نے بظاہر دنیا سے انتقال فرمایا تو
یعفور چاہ ابی اسلم پر آیا بجوش جزع و فزع اوس مین گرا یہہ بہی آثار سحر سرور تہا مطیع
پیغمبر تہا اک شخص لشکر سے جدا ہوا بیابان مین رہا ہوا جب اوسنے راہ نپایا تو اوسکی زبان پر
انا مولا رسول اللہ آیا شیر نے اوسکو راستہ بتلا دیا فوراً لشکر مین پہونچایا یہہ
اعجاز نبی ہے نبی باعث اعزاز دلی ہے ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا آپنے اوس سے
فرمایا کہ تجکو کیا بہاتا ہے آیا اپنے لئے سعادت چاہتا ہے اوسنے عرض کیا کہ اے بندہ
کبریا مین کاروبار اہل خود بجالاتا ہون وہ کیا نیکی ہے اوسکو مین سنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا کہ یہہ شہادت ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ وان محمداً عبدہ و رسولہ تیرے لئے یہہ ہی
سعادت ہے اوسنے کہا کہ اس کا کوئی گواہ ہے آپنے فرمایا کہ یہہ درخت شاہد
و آگاہ ہے حضرت نے اوس درخت کو بلایا وہ لشگاف زمین پیش حضور آیا حضرت
نے اوس سے تین بار شہادت چاہی اوسنے بخوبی دی گواہی پہر وہ
بجائے خود مقیم مقام ہوا یہان مطلب حدیث تمام ہوا۔ ایک اعرابی نے

حضرت سے معجزہ چاہا آپنے اوس سے کہا کہ درخت سے کہو کہ پیش رسول خدا حاضر ہو
چنانچہ درخت نے اعرابی کے کہتے ہی جنبش کی اور اوسکی رگون نے اوس سے علحدگی کی
وہ درخت حضرت کے سامنے آیا اور السلام علیک یا رسول اللہ زبان پر لایا
اعرابی بولا کہ اے مولا اس درخت کو حکم دو کہ بجائے خود قایم ہو وہ شجر بحکم پیغمبر وہان سے ٹلا
بخوبی چلا اوسکو اپنی جگہہ پر قرار ہوگیا اور وہ بہ پیوستگی رگہا بدستور ہموار ہوگیا اوس اعرابی نے
حضرت کو سجدہ کرنے کا قصد کیا آپنے اوسکو اون سجدہ کا نہ دیا وہ باذن رسول خدا
آپکے دست و پا کو چومتا تہا فرط خوشی مین چومتا تہا ایمان لایا مسلمان کہلایا۔ معتمدین نے
کہا متقدمین کو معتبر رہا کہ جناب پیغمبر برائے سفر ایک شتر خوش رفتار پر شب تار مین
سوار ہوئے غنودگی مین سدرہ سے دوچار ہوئے سدرہ دو نیمہ ہوا اعجاز کا خیمہ ہوا
اوسکے درمیان سے بسلامتی حضور کا گذر ہوا وہ سدرۃ النبی مشتہر ہوا۔ ایک اعرابی
آپ کے پاس آیا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ اے حضرت مدعی رسالت ہین کیونکر جانون کہ تم
رسول خدا ہو اور کیسے پہچانون کہ نبی کبریا ہو آپ نے کہا کہ اے بندہ خدا شاخ درخت خرما
گواہ ہے اوس سے اطمینان حسب دلخواہ ہے جب آپنے اوس شاخ کو بولایا تو وسکو
درخت سے جدا پایا وہ زمین پر گری اوسنے شہادت دی پہر بارشاد پیغمبر اپنی جگہہ پر گئی
درخت سے پیوستہ رہی اعرابی اسلام مین آیا معجزہ خیرالانام سے اوسنے ایمان پایا۔

<table>
<tr><td>جاءت الدعوۃ اشجار ساجدۃ
کانما سطرت سطراً لما کتبت
جب بلائے مصطفیٰ اشجار کو
راہ مین از روئے تسطیر سطور</td><td>تمشی الیہ علی ساق بلا قدم
فروعہا من بدیع الخط والقلم
سرنگون آئے بہ ساق بے قدم
ہین بدیع الخط سے شاخین ہی قلم</td></tr>
</table>

جمادات مانند نباتات منقاد سرور کائنات رہے شجر و حجر مطیع
با اعتقاد سید السادات رہے حجروں نے آپسے کلام کئے شجروں
نے جناب کو سلام کئے۔
کوئی شجر و حجر ایسا نہ تھا کہ السلام علیک یارسول اللہ نہ کہتا تھا معجزات
نبی بیشمار ہین نہ قابل انحصار ہین۔ انس سے یہہ روایت صحیح ہے کہ سنگریزوں نے
دست حق پرست پر تسبیح کہی۔ حضرت امام جعفر ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین
سلام اللہ علیہ اجمعین فرماتے ہین یہہ معجزہ سناتے ہین کہ ایک بار احمد مختار بیمار ہوئی
فوراً حضرت جبریل نمودار ہوئے طبق انگور و انار لائے رسول پروردگار کو کہلاسئے
اون ثمرات طیبات نے دست پاک صاحب لولاک پر تسبیح کی اللہ تعالے نے
اونکو برکت صریح دی ابن عباس نے کہا کہ گرد مکہ معظمہ تین ہزار ساٹھہ سو بتوں کا تعداد
مثبتہ تھا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد عام الفتح مین نزول اجلال فرمایا تو زبان
فیض ترجمان پر جاء الحق و زھق الباطل آیا اگرچہ ہنوز اشارے آپ کے اوس طرف کو
نہ پہرے مگر بتان سنگدلان خود بخود اوندہے گرے معیقیب یمانی راوی ہین عجیب
واقعہ صبئی کلامی کے حاوی ہین کہ مین نے حجۃ الوداع مین حج کیا اور خانہ نبوت کاشانہ
مین حاضر ہوکر فیضان لیا ایک شخص قبیلہ یمامہ کا آیا اور ولد زائیدہ یکروزہ کو لایا آپنے
فرمایا من انا اوس ولد نے بتلایا انت محمد رسول اللہ علیہ
التحیۃ والثنا حضرت نے صدقت بارک اللہ فیک کہا وہ خاموش
رہا پہر اپنی جوانی تک کلام نہ کیا اوسکا نام آپنے اوسکا نام مبارک الیمامہ رکہا بیان شفائے
علیل واحیاے موتے بے قال و قیل ہے یہہ دلیل معجزہ نبی جلیل ہے کہ اکثر بیماران طبع نارسا

باعجاز مصطفےٰ شفا پاتے تھے اور مردگان جانباز باذن سبحان بے نیاز زندہ ہوجاتے تھے - ابن عباس نے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت سے یہہ شکایت کی کہ میرا پسر مرض جنون مین مبتلا ہے سخت گرفتار بلا ہے کوئی چیز اوسکو کاٹتی ہے ہر دم چاٹتی ہے آپنے اوس مریض کے سینہ پر مسح فرمایا اوسکے شکم سے قے مین ایک سگ بچہ سیاہ باہر آیا - جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھہ پر زخم آیا اونہون نے اوس آنکھہ کو اپنی رخسار پر لٹکتا پایا قتادہ حضرت ختم الرسالت کی خدمت بابرکت مین حاضر آئے اور یہہ عرضداشت لائے کہ یارسول اللہ مین اپنی بی بی کو بہت چاہتا ہون اور اپنی یہہ حالت پاتا ہون ڈرتا ہون کہ شاید مین اوسکو مکروہ نظر آؤن اپنی قدر سے جاؤن حضرت نے اوس آنکھہ کو اپنے دست حق پرست مین لیا اور اوسکو حلقۂ چشم مین رکھدیا اور یہہ دعا کی کہ یارب اس چشم کو کامل فرما خدا نے قبول فرمائی دعا وہ دیدہ پسندیدہ بہترین و بینا ہوگیا خوشترین وزیبا ہوگیا احیائے موتےٰ آپکی معجزات فضائل مین ہے - بیہقی سے یہہ روایت دلائل مین ہے کہ آپنے ایک شخص سے ایمان لانے کو کہا اوسکا یہہ جواب رہا کہ جبتک دختر کہ مردہ کو زندہ نکر دوگے اور میرے دلکو نور معجزے سے نہ بہر دوگے تب تک ایمان نہ لاؤنگا اسلام مین نہ آؤنگا آپنے فرمایا کہ اوسکی قبر کہان ہے اوسنے بتلایا کہ اوسکا وادی مین نشان ہے جناب نبوت انتساب نے وہان جاکر دعا کی اور لڑکیکو ندا دی اوسنے کہا لبیک وسعدیک یا نبی الورا آپ نے اوس لڑکی سے فرمایا کہ ابا تو دنیا مین رہنا چاہتی ہے اوسنے کہا کہ لا واللہ مجکو دنیا نہین بہاتی ہے مین نے دنیا سے آخرت کو بہتر پایا مجھکو آخرت مین رہنا خوشتر آیا - ایکروز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جابر کے مہمان ہوئے

اور عجب سامان ہوئے کہ جابر نے برائے طعام رسول خیر الانام ایک برہ ذبح کیا اونکے
بڑے بیٹے نے یہہ دیکھکر اپنے چھوٹے بھائی کا گلا کاٹا اوسکی ماں نے دوڑکر اوسکو ڈانٹا وہ
کوٹھے پر چڑھا وہان زمین پر گر پڑا دونون پسر جابر کے مرگئے جابر کو مغموم کر گئے جب
رسول اللہ نے یہہ حادثہ جانکاہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت کو بہت افسوس آیا مستجاب الدعوات نے
جناب قاضی الحاجات مین دعا کی قادر مطلق نے اون دونون مردون کو حیات تازہ
دی دونون پسر جابر کے زندہ ہوگئے حضرت خوشی کنندہ ہوگئے۔ روایت
ابو نعیم مین آیا کہ جابر نے ایک بکری کو ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اوسکو آگے روبرو پیش
کیا حضرت نے سبکو یہہ حکم دیا کہ جو کوئی کھاوے وہ استخوان کو جمع کرتا جائے
ہڈی کو توڑے نہ مروڑے جب سب لوگ کھا چکے اور استخوان حضرت کے پاس
آچکے تو آپنے اونپر اپنا دست مبارک رکھا اور کچھہ پڑھا ہیولا اوس بکری کا بہہ
ہیئت مجموعی بدستور طیار ہوگیا قابل پرواز و رفتار ہوگیا اور ایسے ہی پر توے خوارق
اکمل اولیا افضل اتقیا نور دیدۂ رسول جگر گوشۂ علی وبتول علیہم السلام سید الانام
غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید محمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کا
بمتابعت خاتم الرسالت جلوہ نما ہوا لمعہ فزا ہوا کہ اونہون نے گوشت مرغ کھایا اور
استخوان مجموعی پر بنام خدا و بیاد مصطفےٰ دست حق پرست اپنا مس فرمایا وہ مرغ
خوش الحان باذن خالق دوجہان حالت حیات مین آیا اور اوسنے اپنا ہیولا پایا اگرچہ
بظاہر یہہ خرق ولی ہے مگر حقیقت مین معجزۂ نبی ہے جبکہ منافقین ابوجہل وغیرہ کفار مکہ نے
جناب پیغمبر سے شق القمر کو کہا اور اونکو اسپر اصرار زیادہ تر رہا تو خیر الورا اعجاز نما نے بسوئی
قمر بے خطر ایک اشارہ کیا فوراً چاند کو دوپارہ کیا ہرچند کہ شق ہونا قمر کا سب نے مشاہدہ

مین آیا اور جبل حرا کو درمیان ٹکڑون کے معاینہ مین پایا لیکن کفار غوی بوجہ شقاوت
ازلی ایمان نہ لائے قیاسی فقرے اوڑا ہے جادو بتلایا نظربندی پر قایل ہوئے چنانچہ خدا نے
اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا
سحر مستمر قرآن مین فرمایا اور روایات متواترہ احادیث معتبرہ سے اسکو
ثابت پایا کافرون نے آپس مین یہہ بات کہی کہ اگر ہماری نظربندی رہی تو اشخاص سیج و بخات
کو اس کا علم ہوگا اونہون نے اکثر آیندگان شہر و دیہات سے پوچھا سب نے بیان کیا
بخوبی یہہ نشان دیا کہ ہمکو چاند کے دو ٹکڑے نظر آئے ہم نے علحدہ علحدہ فرق سے
وہ ٹکڑے روشن تر پائے اس معجزہ پر مخالفین کے دو اعتراض ہین اور وہ اعتراض
بالاغراض ہین اول یہہ کہ اجرام علویہ مین خرق والتیام نہین ہوتا ہے یہہ اعتراض بیہودہ
و ناپسندیدہ ذی عقل کو ہوتا ہے اگرچہ مشایین اسپر مایل ہوئے مگر اہل اسلام و
یہود و نصاری اسکے قایل ہوئے چنانچہ حکمائے انگلستان نے اسکو ثابت بیان
کیا ہے اور خرق والتیام نجوم کا شل زمین کے نشان دیا ہے دوم یہہ کہ اگر شق القمر
ہوتا تو ضرور تواریخ مین مشہور ہوتا واضح رہے کہ تواریخ فضلی مین مشاہدہ راجۂ شہر دہار
واقع ممالک ہند کا تحریر ہے اور شق ہونا چاند کا اوس مین بالتفسیر ہے پنڈتون نے
اوسکو معجزہ پیغمبر آخر الزمان بتلایا راجہ نے مسلمان ہوکر اپنا نام عبد اللہ جتلایا اور اکثر
مقامون مین اوسوقت دن ہوگا اور دن کا ہونا قواعد ہیأت سے ممکن ہوگا اور
بہت جگہہ چاند ابر و برف مین چھپا ہوگا اکثر کی نظرون سے خفا ہوگا اور نہ مثل کسوف
و خسوف کے اوسکا انتظار رہتا اوسوقت مین خیال خلایق بلا علایق بیکار رہتا پس
بعض کا اوس سے بے خبر رہنا اور اوس کا حال نہ کہنا موجب حجت نہین اور اکثر

تواریخ مین اوس کا نہ لکھا جانا اور لوگون کے علم مین نہ آنا باعث خفت نہین توریت مین حضرت یوشع کیلیئے آفتاب کا ٹھہرنا پایا گیا اور تواریخ مین اوس کا ذکر نہ لایا گیا اس سے قصور روز روشن کی تکذیب لازم نہ آئی اور اوس مین کوئی تخریب قایم نہ پائی پس معجزہ محمدی بہر طریق ادنے اعتراض نہین آسکنے اور خلاف اوسکی مخالفین اپنے اغراض نہین پاسکتے اور حضرت نے پیشین گوئی مین جو فرمایا لوگون نے وہی پایا حضرت نے زمانہ ہجرت مین موافق کلام اللہ کہا اوسکے مطابق لڑائی مین فارسیو نکا رومیون پر غلبہ رہا کفار قریش شاد ہوکر اسپر دل نہاد ہوئے کہ فارسیان ناصواب رومیان اہل کتاب پر غالب آئے فتح و نصرت پر راغب پائے ایسے ہی ہم محمدیون پر غالب آئینگے ہرگز شکست نہ پائینگے جس روز حضرت نے بدر مین فتح پائی اوسی دن آپکے پاس وحی آئی خدا نے ابتدائے سورہ روم مین فرمایا اوسکے مطابق بعد نو سال کے رومیون نے فارسیون پر غلبہ پایا الرحم الراحمین نے کلام متین مین فرمایا اور مفسرین نے اوسکو تفاسیر مین بتلایا کہ یہودی مسلمانون پر غالب نہ آئینگے یعنی اپنے دل کے مطالب نہ پائینگے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا خدا نے سبکو دکھلایا کہ یہودیان بنی قریظہ و بنی نضیر اور بنی قینقاع و خیبری مسلمانون سے مغلوب ہوئے نہایت محجوب ہوئے بخاری و مسلم مین آیا رسول کبریا نے فرمایا کہ ملک حجاز مین آتش پر شرر قبل محشر پیدا ہوگی اور اعناق الابل یعنی پہاڑیون مین بصریکے ہویدا ہوگی چنانچہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین وہ آگ زمین متصلہ مدینہ مین معلوم ہوئی اور وہ آگ مدت تک روشن رہکر معدوم ہوئی اسیوقت مین قطب الدین قسطلانی نے جمل الایجاز مین اوسکو بصراحت تحریر کیا ہے اور تاریخ خلاصۃ الوفا مین سید سمہودی باصفا و شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب

مین بوضاحت تسطیر کیا ہے۔

ذکر اثبات نبوت حال تنزیل وحی ہجرت اصحاب وجمع کافران مزبور ہی

جب سن شریف رسول خدا چالیس برس کا ہوا تو ظہور تباشیر صبح وحی نے آفاق عالم کو
منور کیا اور آفتاب نبوت رسالت مآب نے مطلع عظمت سے جلوہ دیا اور بقول صحیح
اس نور صریح نے اکتالیسوین سال عام الفیل سے تیسری یا آٹھوین ربیع الاول کو بروز
دوشنبہ ظہور فرمایا اور باستدلال آیۂ کریمہ شھر رمضان الذی انزل فیہ
القرآن کے اور نیز بہ ارشاد سبحان انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر اکثر گمان مین
آیا اور خود ایزد منان نے ابتدائے نزول قرآن کو ماہ رمضان مین پایۂ ثبوت کو پہنچایا
اولاً اکرام خالق انام نبوت محمد علیہ السلام نے نزول قرآن سے پایا ابتدائے نزول
قرآن ماہ رمضان مین ثابت للارشاد ہے اور نزد اکثر مفسران نزول قرآن
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر مراد ہے چنانچہ بروایت قابل اشاعت لوح محفوظ سے
آسمان دنیا پر شب قدر رمضان مین جملۃ ایک بار نازل ہوا اور اکیس سال مین دفعات
حسب واقعات بلا ترتیب خدا کے حبیب کو حاصل ہوا اب قرآن مرتب بہ تہذیب
ہر واقعہ ہے اور مقدم و موخر بلحاظ ہر حادثہ ہے جب وقت ظہور نبوت آیا تو حضرت نے
گوشۂ خلوت کو پسند فرمایا اور آپ اکثر کوہ حرا یعنی جبل ثور پر عبادت کرتے تھے اور
توجہ الی اللہ استغراق ذکر قلبی ولسانی مین بہ ریاضت دہر رہتے تھے اور آپکا عمل بموجب
شریعت حضرت ابراہیم علیہ التسلیم تھا یا جو مستحسن بہ شریعت دیگر انبیاء و باستحسان

عقل ذکا حسب رضائے خدا وند کریم تہا ہر گاہ ساعت سعید کامل ہوئی تو ناگہان وحی
وحید نازل ہوئی یہہ نہ سمجہا جائیے کہ معارج نبوت و مدارج صفوت بذریعہ مجاہدہ و عبادت
و ریاضت کے پایئے یہہ محض موہبت الہی ہے نہایت نا متناہی ہے ۔

افضال کردگار کی کچہہ انتہا نہین	احصای فیض بخشش و لطف و عطا نہین
کرتا ہے جس پہ اپنا کرم رب بے نیاز	حاصل بلا طلب بہلا پہر اوسکو کیا نہین

حضرت جبریل حامل وحی آئے اور آپکو مژدے رسالت و نبوت کے سنائے اور
کہا کہ اے سید الورا تمکو خدا نے نبی کیا آپ ہین رسالت پناہ بقول لا الہ الا
اللہ دعوت کرو اور پڑہو آپنے فرمایا کہ مجکو لکھنا پڑہنا کسی نے نہین سکھلایا
مین کیا پڑہون محض امی ہون جب دوسری بار بہی یہی جواب پایا تو جبریل نے
اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق ۝ اقرا
و ربک الاکرم ۝ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم کو
پڑہایا اور روایت مین آیا کہ جبریل نے یہہ بتلایا یا محمد شر شیطان سے استعاذہ فرما
حضرت نے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا پہر جبریل نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم بتلائی پہر اقرا مالم یعلم تک پڑہائی اگرچہ
آپ بظاہر امی لقب تہے مگر بلاغت و فصاحت مین سب سے افضل و اشرف تہے جبریل نے
عروج آسمان کا پایا اور حضرت نے بجانب مکہ معظمہ رجوع فرمایا در و شجر سے صدائے
السلام علیک یا رسول اللہ آتی تہی اور آپکے قلب شریف کو دہشت
و ہیبت تہرتہراتی تہی جب حضرت کو بہت لرزہ آیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
آپکو کمبل اوڑہایا اور آب سرد آپکے روئے مبارک پر چہڑکا پہر دل پاک صاحب لولاک

نہ تہا حضرت خدیجہ نے بہت باتون سے آپکی تسلی کی اور آپکو نہایت تشفی دی تسکین
خاطر عاطر ہوئی اور حالت حضرت بجائے خود طمانیت پاتر ہوئی - ایک روایت مین
آیا اپنا حال خدیجہ کو سنایا خدیجہ سنکر خاموش ہوگئین بہت خوشی سے بیہوش ہوگئین
جب ہوش مین آئین تو پہر تائید حال بہہ عمل مین لائین کہ حضرت کو ورقہ بن نوفل اپنے
برادر عمزاد کے پاس لے گئین مگر اسکی خبر کسی کو نہ دیگئین ورقہ دین قریش اور رسوم جاہلیت
بداندیش کو چہوڑکر دین نصاریٰ مین موحد بنا تہا اوس نے انجیل کو پڑہا تہا زبان
عبرانی جانتا تہا انجیل کو مانتا تہا بہت بوڑہا اور نابینا تہا دشوار اوس کا جینا تہا حضرت
نے اپنا حال اوس سے بیان کیا اوس نے یہہ نشان دیا کہ وہ جبریل ہے پیک
رب جلیل ہے جو پاس موسیٰ کے آتا تہا وحی لاتا تہا بشارت ہو تجکو اے محمدؐ کہ بعنایت
احد تو رسول خدا ہے پیغمبر جناب کبریا ہے عیسیٰ مسیح نے یہہ خبر دی کہ بعد میرے مبعوث
ہوگا ایک نبی کہ نام اوس کا احمدؐ ہوگا ممدوح ذات سرمد ہوگا مین گواہی دیتا ہون
اور بدل کہتا ہون کہ تو پیغمبر ہے عالم کا سرور ہے تو جہاد کریگا قتل کفار بدنہاد
کریگا کافر تیرے دشمن ہونگے اور تجہسے بدظن ہونگے تجکو یہان سے نکالینگے ایذائین ڈالینگے
اے کاش مین اوسوقت مین ہوتا تو اپنی مددگاری سے تیری تکالیف کو کہوتا
بعد چند عرصہ ورقہ مرگیا آپکی نبوت کو تصدیق کر گیا اسرافیل نے گیارہ سال تک
حضرت کی خدمت کی اور ایسے ہی میکائیل نے آپکی ملازمت کی جبریل جلیل تو ہمیشہ
ہمیں ملازم حضور رہے خدمت فیضگنجور مین مامور رہے بعض علما نے کہا اور
یہہ تصدیق رہا کہ حضرت جبریل امین آئے نزد احمدؐ مختار چار ہزار بیس بار اور
نزد آدم دوازدہ بار اور نزد ادریس چار بار اور نزد نوح پچاس بار اور نزد ابراہیم

بیالیس بار اور نزد موسیٰ ایک سو چار بار اور نزد عیسیٰ دس بار صلواۃ اللہ وسلامہ
علیٰ نبینا وعلیہم اجمعین اول عورات عالیہ درجات مین سے ام المومنین حضرت
خدیجہ اہل الیقین ایمان لائین اور حضرت سے جو خبرین اپنی نبوت کی سنائین تو اونہونے
وہ تصدیق فرمائین اور اتباع دین متین مین آئین اور حضرت نبی صلواۃ اللہ وسلامہ
سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی تربیت مین عہد طفولیت سے مراتب اعلیٰ پر پہونچایا
اور اونہون نے بعمر دہ سالہ ایمان پایا اور مردان اہل ایمان ایقان مین سے
حضرت صدیق اکبر یعنی ابوبکر اور موالی مین سے زید بن حارثہ اور غلامون مین
سے بلال باکمال ایمان لائے اور حضرت ابن عباس وحسان بن ثابت و
اسماء بنت ابوبکر وشعبی وعثمان بن عفان وزبیر بن العوام وعبد الرحمان بن عوف
وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبد اللہ وابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح وابو سلمہ بن
عبد اللہ بن الاسد وارقم مخزومی وعثمان بن مظعون وعبد اللہ بن مسعود وسعید بن
زید وغیرھم رضی اللہ عنہم اسلام مین آئے - اور بیبیون مین سے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
ام الفضل زوجہ عباس واسمائے بنت ابوبکر ایمان لائین غرضکہ تین اسلام کی پائین
تین سال یہہ حال رہا کہ مخفی قیل وقال رہا آپ خفیہ دعوت فرماتے تھے اور لوگ
پوشیدہ ایمان لاتے تھے جب حالت اخفا کال ہوئی تو یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی
فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ط یہہ ہوا فرمان رب العالمین
کہ ظاہر کرو اوسکو جس کا حکم ہوا اور دعوت کرو آشکارا اور روگردانی کرو مشرکین سے
جنسی بیہودون سے پس حضرت پیغمبر دعوت اسلام پر آمادہ ومستعد ہوئے اور
واسطے ہدایت کے زیادہ مجتہد ہوئے پھر آپنے امور دعوت کو نہ چھپایا علانیہ فرمایا

کہ بتان اور اونکے پرستش کنندگان فی النار ہونگے عذاب الٰہی مین گرفتار ہونگے
جب کفار نے یہہ سنا تو اپنا سر دہنا اور متوحش اور متحیر ہوے ہر چند کہ حضرت
متحیر ہوے مگر کافرون نے آپ سے عداوت کی بنیت شقاوت کی آپکو آزار
دیئے اور اکثر اضرار کئے ابو طالب عم رسول غالب نے آپکی حمایت کی اہل قریش
سے شکایت کی اور ایذادہی سے مانع ہوئے حضرت فضل خدا پر قانع ہوئے اگرچہ
ہجانب کفار بسوی سید ابرار پتھر گرتے تھے مگر آپ ہر طرف پہرتے تہے آپ کچھہ خوف
نفرماتے تھے پیغام خدا پہونچاتے تہے کہ اے لوگو خدا سے ڈرو اب وہ تمہاری خبر
لیتا ہے تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ میری عبادت مین تحریک کرو نہ کسیکو میرا شریک کرو
ابو لہب بدطینت حضرت کی غیبت مین مردمان قریش سے کہتا تہا اور اونکو اغوا کرتا تہا
تہا کہ محمدؐ تمہارے دین آبائی کو تم سے چھوڑانا چاہتا ہے اور اپنا دین بنانا چاہتا ہے
اور بعض کفار قریش غیر و خویش حضرت کو ساحر کہتے تہے اور بعض آپکو شاعر کہتے
تہے اور بعض سرور کو کاہن بتلاتے تہے اور بعض پیغمبر کو مجنون جتلاتے تہے ولید
بن مغیرہ قریش مین نہایت عاقل تہا عالم و فاضل تہا اوسنے کہا کہ اے صاحبان
فہم نارسا ساحر نجاست سے کثیف ہوجاتا ہے اور محمدؐ طہارت سے لطیف نظر
آتا ہے اوسکو ساحرون سے نہ کچھہ مناسبت ہے اور نہ کوئی دلیل مجانست ہے
مین شاعرون کو خوب جانتا ہون اور اون کے اقسام کو پہچانتا ہون کلام اوسکا
سخن شاعر سے تطبیق نہین پاتا اوسکی نسبت گمان شاعریت تصدیق مین نہین آتا
اور مین نے اکثر کاہنون کو دیکھا ہے اور مجکو اونکا خوب پرکھا ہے کلمہ محمدؐ
فصیح البیان کو زمرہ کاہنان قبیح لسان سے نسبت نہین اور تشخیص حکمت سے

اوسکو وسوسہ مجنونیت کی کوئی علت ہنین کفار نابہنجار بدکیش قریش مین سے اور اشرار نابکار خویش بداندیش مین سے کبہی کوئی سر اقدس سرور پر خاک اوٹہاتا تہا کبہی کوئی در مقدس پیغمبر پر خون بہاتا تہا کبہی کوئی برائے ایذا ہی راستون پر کانٹے ڈالتا تہا کبہی کوئی بدن مبارک پر پتہر مار کر اپنی حسرت نکالتا تہا

کانٹون کو تہا ڈر پہول کی نازک بدنی کا	تہا پتہرون کو خوف و خطر سیم تنی کا
لیکن نہ دل آہنی ظالم کا ہوا نرم	ہے سخت نتیجہ ہوس لاف زنی کا

حضرت سجدۂ صلوٰۃ مین تہے دشمن خدا گہات مین بیٹہے گردن مبارک کو سپر بنایا تہا اور آپکا گلا اسقدر دبایا تہا کہ نزدیک تہا کہ آپکی آنکہین باہر نکل آئین اور حضرت سخت صدمہ پائین آپکو حضرت ابوبکرؓ نے چہوڑایا اونکو کفار نے مار پیٹ سے بیہوش بنایا صحیح بخاری مین آیا ابن عمر نے فرمایا کہ مین ہمراہ رسول اللہ صحن کعبہ مین تہا کہ ناگاہ عقبہ ابن ابی معیط لعنت اللہ علیہ آیا اور اُس بدبخت نے پارچہ سخت گردن شریف مین لپٹایا پہر اوسکو کہینچا بہت سختی سے اپنا ابوبکرؓ نے دوش مدہوش کو پکڑا اور اوسکو جہکڑا وہان سے اوسکو دفع کیا اس بلا کو رفع کیا الغرض کفار سید ابرار کو ایذائین پہونچاتے تہے اور سخت بلائین دکہلاتے تہے اور حضرت کے فقرا و ضعفا اصحاب پر اسلئے جفا کرتے تہے عنا مین دہرتے تہی کہ وہ دین اسلام سی باز رہین ہمارے ہمراز رہین اونکو لباس آہنی پہناتے تہی دہوپ مین بٹہلاتے تہی گردن بلال نیک خصال مین رسّن ڈالتے تہے اور شہر سی باہر نکالتے تہی کودکان نادان اونسی کہیلتے تہی اور شعاب مکہ مین اونکو کہینچکر پہیلتے تہے اثر زخم ریسمان بلال باایمان کی گردن پر پیدا ہو جاتا تہا بلال سخت تکلیف اوٹہاتا تہا بلال امیہ بن خلف جمحی کا غلام تہا چونکہ بلال بااسلام تہا اسلئے وہ بلال کو برہنہ کر کر بٹہاتا تہا در سنگ گرم اوسکے سینہ بے کینہ پر رکہکر ریگ گرم پر لٹاتا تہا جب

اوس نے ایکدن بلال کو سخت عذاب دیا تو ابوبکرؓ نے بلال کو اوس سے خرید کر
آزاد کیا عمار بن یاسر اور اونکے مادر و پدر اذیتین پہلتے تھے مشرکین چہیلتے تھے ایکروز
اونکو آفتاب گرم مین بٹہلایا اتفاقاً یہہ حال کثیر الاختلال اونکا حضرت نے ملاحظہ فرمایا
آپکو بہت ملال آیا اصبروا یاآل یاسر فان موعدکم الجنۃ فرمایا ابوجہل
لعین نے عمار اور اون کے والد بزرگوار کو قتل کیا اوس نابکار نے اول
دین اسلام مین یہہ صدمہ دیا ایکدن بعض اہل قریش پاس ایک یہود دوراندیش
کے گئے اور اوس سے احوال حضرت او رحال علامت نبوت کو پوچہتے رہے
اوسنے کہا کہ یہہ طریقہ ہے امتحان کا کہ تم اوسکے پاس جاؤ اور یہہ تین باتین استفسار
فرماؤ کہ زمانہ سابق مین طلبگاران خدا کون اشخاص تھے منشا اونکا اصحاب کہف
باوفا سے تہا اور سیاح ربع مسکون کون مرد خاص تھے ایما اونکا ذوالقرنین باصفا
سے تہا اور حقیقت روح کیا ہے اور اوسکی ماہیت کا کیا پتا ہے اگر وہ جوابدے
اور صحیح کہے تو نبی مرسل ہے ورنہ اوسکے دعوے مین خلل ہے غرضکہ لوگون نے
حضرت سے ان امور کو دریافت کیا آپ نے بوعدہ فردا جواب دینے کا حکم دیا انشاء اللہ
نہ کہا اسلئے نزول وحی مین توقف رہا جب وقت نزول وحی آیا تو حق تعالے
سبحانہ نے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء
اللہ فرمایا اور قرآن مین قصص اصحاب کہف اور ذوالقرنین بیان فرمائے
اور وہ حضرت کے علم مین آئے آپنے اون لوگون سے دونون قصون کو بیان کیا
اور اس بیان سے جواب باصواب کا نشان دیا اور حضرت نے بیان حقیقت
روح پر توجہ نفرمائی کہ سوا خدا کے اوسکی ماہیت اور معرفت حقیقت پر کسی نے

آگاہی پائی البتہ یہہ احتمال ہے کہ قادر مطلق نے رسول برحق کو حقیقت و ماہیت روح کا علم دیا مگر اوس پر اوسکے ظاہر کرنیکا امر نکیا اور مومن عارف کو یہہ کہنا ہرگز نہین پہونچتا کہ سید المرسلین امیر العارفین کو علم حقیقت روح کا نہین تہا تعالے شانہ نے حضرت کو علم اپنی ذات و صفات کا دیا تہا اور آپکو عالم علوم اولین و آخرین کا کیا تہا بمقابلہ اوسکے علم روح ادنے ہے اور آپکو واقف سمجہنا اولے ہے اور جو جمہور اطبا بخارات لطیفہ کو روح کہتے ہین وہ تولید اوسکی لطافت اخلاط سے کہتے ہین اور جو فلاسفہ پیشوا اہل نبوت حقیقت روح مین لاتے ہین وہ سب

ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سے رد ہو جاتے ہین روح اسرار الہی سے ایک سر وافی ہے اوسکی تحقیق و تدقیق مین سعی ناکافی ہے ۔

جب جفائے کفار اصحاب کبار پر حد سے گذری تو حضرت نے اونکو طرف حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دی حبشہ مقام امن و امان تہا نہ وہان غربا پر ظلم کا نشان تہا نبوت سے پانچوین سال ماہ رجب مین گیارہ بارہ مرد چار پانچ عورت نے ہجرت کی حبشہ کی راہ لی جب وہان داخل ہوئے تو اونکو راحت و آرام حاصل ہوئی اور جوار نجاشی اصحمہ نامی بادشاہ حبش مین فتور کفار روسیاہ سے مامون رہے اور شر و اشرار گمراہ سے مصون رہے پہر بعد ایک مدت کے یہہ خبر اصحاب خیر البشر نے پائی کہ باہم سید المرسلین اور مشرکین کے صلح وقوع مین آئی اسلیئے وہ حبشہ سے نواح مکہ مین آئے جب اونہون نے واقعات صلح کاذب پائی تو پہر یہ جماعت کثیر باذن رب قدیر حبشہ کو گئے اور مسلمانان ایذا یافتہ کافران حبشہ کو ہجرت

کرتے رہے کفار نے بدریافت امن و استفسار اصحاب کبار کے عمرو بن العاص
اپنے مشیر کو مع جماعت کثیر کے بہ تحایف وہدایا پاس نجاشی کے بہیجا جب کہ
وہ لوگ مجلس نجاشی مین گئیے تو اونہون نے اوسکو سجدہ کر کر بہ خوشامد
اپنے مطالب کہے اور تحفے گذرانے اوسنے اونکے کہے نہ مانے نہ تحفے قبول کئے
سب پہیر دیے اور کہا کہ نہین ہے روا کہ جو اپنی پناہ مین آئے اوسکو بلا مین پہنسائے
پہر مسلمانون کو بلایا گروہ مسلمانان حاضر آیا سب نے سلام کیئے مگر حسب رسم
حبشہ سجدہ تحیت مین سر نہ دیئے ندیمان نجاشی نے کہا کہ تمکو سجدہ کرنے مین کیون
تامل رہا جعفر ابن ابوطالب نے یہہ باتین کہین کہ کسیکو سوائے خدا سجدہ کرنا جایز نہین یہ
امر خدا ہے حکم مصطفی ہے پہر بیان دین مسلمانی کیا اور تبیان اسلام ایمانی کیا
اون کے کلام سے دل نجاشی مین ہیبت پیدا ہوئی اور اوسکی عجب حالت ہویدا ہوی
اوسنے کہا کہ جو اوسپر نازل ہوا اوسکو سنا جعفر نے اول سورہ مریم کو پڑہا نجاشی اور
اوسکے ہمراہیون نے رو کر کہا کہ واللہ یہہ کلام ایسا حاصل ہوا جیسا کہ موسیٰ پر نازل
ہوا نجاشی نے فرمایا مجکو یقین آیا کہ محمد رسول خدا ہے عیسیٰ ابن مریم نے یہہ مژدہ دیا ہے
ہدیہ قریش واپس دیا قریشیان خاسران کو ناامید کیا۔
حضرت امیر حمزہ رضؓ عم رسول اللہ جوان شجاع و غیرتناک تہے بہت سخت اور جست
چالاک تہے مردان قریش اونسے ڈرتے تہے نہ اونکا مقابلہ کرتے تہے پانچوین یا چہٹے
سال مین نبوت خاتم الرسالت سے ایمان لائے اسلام مین آئے ایکدن ابوجہل
اجہل لعین بدعمل نے حضرت کو بہت ایذائین دین اور گالیان بکین حضرت امیر
حمزہ رضؓ عالیجاہ شکار سے آئے تہے اور رجوع بطواف کعبہ لائے تہے وہان کسی نے

یہہ حالات پر آفات اونکو سنا کے وہ سنکر غضب و غصہ مین آ ئے ابوجہل کو آکر للکارا اور کمان بردوش کو اوسکے سر پر مارا سر شوم اوس اوم کا ٹوٹا بہت تعب سے وہ اوسکے غضب سے چہوٹا اونہون نے کہا کہ اے دشمن خدا کیا تو نہین جانتا کہ مین نے دین احمد پایا مین محمد کی اطاعت مین آیا پہر وہان سے پاس حضرت کے آکر ایمان لا ئے اسلام نے مددگار نیکنام پا ئے رسول خدا نے جناب کبریا مین التجا کی اور یہہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ھشام او بعمرو بن خطاب اے رب دے باب دین اسلام کو بہ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل یا بعمرو بن خطاب غالب فرما اوسکی قوت دکہلا چونکہ ابوجہل ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبھم مین داخل تہا اسلیئے دعا کا ہونا نسبت اوسکے لاحاصل تہا مگر مشیت الٰہی مین عمرو بن خطاب کا مسلمان ہونا تہا اور اللہ تعالے کو کفران کا کہونا تہا دعا کی مستطاب مصطفائی خدا نے مستجاب فرمائی عمرو بن خطاب ایمان لا ئے اسلام نے تقویت کے سامان پا ئے اوسوقت تک اونتالیس مسلمان شمار مین تہے چالیسوین عمرو بن خطاب اصحاب احمد مختار مین تہے نقل ایمان عمرو ذیشان بالفاظ مختلفہ ہے اور بعبارات متعددہ ہے مواہب لدنیہ مین روایت ہے خوب حکایت ہے کہ عمرو نے کہا کہ مین اپنی بہن کے پاس گیا اور اوس سے کہا گیا کہ تجکو اپنی نفس کی دشمنی مین کیونکر رہا گیا تو کسلیئے صابی ہوئی یعنی بہ ترک دین آبائی خواہشمند دین اعرابی ہوئی پہر مارا مین نے اپنی بہن کو اور رنگین کیا خون سے اوسکے بدن کو وہ روتی رہی آخر کو اوس نے یہہ بات کہی کہ جو چاہے سو کر و کتنی ہی ایذائین دو مین مسلمان ہون

با ایمان ہون عمرو نے کہا کہ مین گہر مین خشمناک ہوا ناگاہ مین نے گوشہ مین ایک کتاب کو دیکہا اور اوس مین تحریر با صواب کو دیکہا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکہا پایا اوسکے پڑہنے ہی مجکو لرزہ آیا اوس مین تحریر تہا یہہ کلام کریم سبح للہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم له ملك السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم جب مین آمنوا باللہ ورسولہ پر پہونچا تو مین نے لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد الرسول اللہ کہا پہر مین بخدمت بابرکت حضرت مکان ارقم مقام قیام سید عالم مین گیا دو مرد نے دونون بازو میری پکڑے ہتے اور خوب جکڑے ہتے آپ نے اونکو چہڑائے اور یہہ امور فرمائے کہ اے ابن خطاب ایمان لا اور خدا سے مانگی یہہ دعا کہ اے کبریا اسکو ہدایت فرما مین نے لا الہ الا اللہ انك رسول اللہ کہا مسلمانون مین سرور رہا اور تکبیرات مسلمانان کا شور ہوا دین اسلام کا زور ہوا ابوجہل نے پوچہا یہہ کیا ہے غوغا لوگون نے کہا کہ واویلا ابن خطاب ایمان لایا ابوجہل نے غم والم مین شور مچایا لوگ عمرو سے جنگ کرتے ہتے اور اونکو بہت تنگ کرتے ہتے عمرو اونکو مارتے ہتے اشقیا ہارتے ہتے خدا ترقی اسلام فرماتا تہا دین متین مین زور آتا تہا ایک روایت مین یہہ بہی آیا اوسکو علما نے تحریر فرمایا کہ ایکدن عمرو اپنی بہن اور بہنوئی کے گہر گئے وہان قرات سنتی ہی وہ سورۃ طہ پڑہتے ہتے اون کے مرتبہ بڑہتے ہی وہ سورۃ ایک صحیفہ مین مرقوم تہی عمرو کو نا معلوم تہی عمرو نے صحیفہ مانگا اور کہا اس مین کیا ہے لکہا اونکی بہن نے فرمایا کہ مین نے تجہکو بنجاست شرک مین پایا او راس کتاب کے وصف مین

لا یمسہ الا المطھرون ہے تکواس کا دینا زبون ہے عمرو نے غسل کیا
اور سورہ طٰہٰ کو اول سے یہان تک پڑھ لیا وَان تجھر بالقول فانہ یعلم
السر واخفی اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنےٰ عمرو نے کہا کہ یہہ
کیا خوب کلام ہے اہل کلام قابل پرستش انام ہے پہر اشھد ان لا الٰہ اللہ
واشھد ان محمد الرسول اللہ زبان سے جاری ہوا بفضل باری ہوا
عمرو خوش خصائل باشمشیر حمائل درحضرت پر حاضر ہوئے آثار مسدودی دروازہ
ظاہر ہوئے بوجہہ دہشت کسی نے دروازہ کو نہ کہولا نہ اون سے کوئی بولا آخر کو یہہ امر پیش آیا کہ حضرت
نے خود آکر دروازہ کہلوایا آپنے دونون بازو عمرو کے پکڑے اور ہاتہہ مین جکڑے اور یہہ فرمایا ایا تو اے عمر بہر صلح آیا یا
برای جنگ قصد لایا فوراً اوسکو سنکر عمرو خوش سیر دہشت سے کانپنے ہیبت
سے ہانپنے پہر عمرو نے لا الٰہ الا اللہ انک رسول اللہ کہا فرط خوشی سے
آسمانون پر شور مچا حضرت نے نہایت مسرت سے تکبیر فرمائی یاران نبی نے نعرہ تکبیرات
دہوم مچائی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کفار علانیہ لات وعزیٰ کی
پرستش کرتے ہین اور آپ دین اسلام کو پوشیدہ دہرتے ہین پس نبی مصطفےٰ
مع علی مرتضیٰ وحمزہؓ باصفا و ابوبکرؓ باوفا و عمرؓ واقوا بجانب کعبہ روان ہوئے اور خدا سے
مدد کے خواہان ہوئے حضرت عمروؓ نے بامداد قادر اکبر جماعت کفار بدسیر کو بہ جبر
ضرب نواحی کعبہ سے دور کیا اور داخل کعبہ ہوکر شکر شکور کیا حضرت نے دو رکعت
نماز باصحاب جانباز ادا کی اور واسطے ترقی اسلام کے دعا کی اوسیوقت مین آئی یہہ
آیت مبین یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین
جب ساتوین سال مین اہالیان قریش بداعمال نے نشو و نمائے اسلام باسلام حمزہؓ و

عمرو با احتشام پایا تو مشرکان نابکاران کو زیادہ حسد آیا اور وہ اپنی بے ایمانی سے حضرت
کے دشمن جانی ہوئے مگر آپ پر افضال رحمانی ہوئے چونکہ حضرت بظاہر حمایت ابوطالب
مین تھے کفالت مرد غالب مین تھے اسلیئے آپ پر کوئی قابو نہ پا سکا نہ کچھ ضرر پہونچ
سکا مشرکین اندوہگین یہ حسد وکین پاس ابوطالب کے آئے اور
یہہ کلام ناکام زبان پر لائے کہ محمدؐ کو ہمارے حوالہ کر غضب قوم سے ڈر ورنہ لڑنیکو
تیار ہو ذلیل وخوار ہو ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس بلایا کہ مین اور تو مردمان قوم کے
طاقت کارزار کی نہین رکھتے بجز اطاعت کے قوت دیگر کار کی نہین رکھتے آپنے
فرمایا کہ اے عم بلند پایہ یہہ امر خدا ہے نہ مجکو خوف ذرا ہے میرا حامی پروردگار ہے
کسی بشر کے بھروسہ پر نہ یہہ کار ہے تا وقتیکہ مین اس کام کو بانجام نہ پہونچاؤنگا تب
تک کوشش سے باز نہ آؤنگا حضرت کی باتون سے ابوطالب کی ہمت قوی
زیادہ ہوئی یہہ گفتگو انکی بالارادہ ہوئی کہ جبتک میرا دم ہے تجکو کیا غم ہے
تو اپنے کام مین مشغول ہو خدا کرے تیرا ہر کام مقبول ہو پھر ابوطالب نے بنو ہاشم
کو بلایا اور یہہ سب قصہ سنایا بنو ہاشم سنکر کافر تھے بالاتفاق موافقت کی
جناب محمدؐ سے مرافقت کی مگر ابولہب نے اگرچہ ہاشمی تھا اتفاق نکیا اہالیان قریش
سے افتراق نکیا سائر قریش نے باہم عہد کیا اور عہدنامہ لکھکر خانہ کعبہ مین لٹکادیا
کہ کوئی بنی ہاشم یا بنی المطلب سے مناکحت ومخالطت نکرے اور نہ اون سے
مصاحبت ومکالمت دہرے اور بازارون مین اونکی خرید وفروخت بند کرادی
اور غیر مقامون پر بھی بیع وشرا ناپسند کرادی یہہ واقعہ نبوت سے ساتوین برس
ماہ محرم مین واقع ہوا تین سال تک یہی حال صلح باہمی کا مانع ہوا جب عسرت

حد سے گذر گئی اور عسرت مدنظر رہی تو ایک جماعت قریش قرابت داران
بنی ہاشم و بنی مطلب کو ولولہ محبت آیا اور سلسلہ قرابت شفقت لایا خدا نے اونکے
دلون مین یہہ اثر ڈالا کہ اوہنون نے اس عہد کو اپنے دلون سے نکالا نقض چاہا
اوسکو نباہا بعد رفع خصومت حسب مصلحت اہل قریش نے اوس عہد نامہ کو اوتارا
تاکہ کیا جائے پارا پارا ابوطالب سے فرمایا کہ محمدؐ نے بتلایا کہ عبارت جور و جفا اور
اور قطعیت ناروا کو دیمک نے کہایا اور نام خدا اور رسول کبریا کو محفوظ تمام پایا جب
کہلنے کی نوبت آئی تو خبر فرمودۂ خیر البشر صادق پائی کہ کافران بدکیش شرمندہ
و محجوب ہوئے اہالیان قریش سرنگون و مغلوب ہوئے اگرچہ یہہ واقعات نبوت
سے دسوین سال حاصل ہوئے مگر ابوجہل اور اوسکے تابعان بدعمل نہ قایل ہوئے
اوہنون نے جہالت کی لوگون سے لجاجت کی کہ نقض عہد نکیا جاوے بلکہ اوسکو زور دیا جاوے ابوطالب
معہ یاران غالب استار کعبہ مین گئے اور دعائے نصرت آثار مانگتے رہے اللهم
انصرنا علی من ظلمنا و قطع ارحامنا واستحل بالحرم علینا
کہا پہر مخالف عاجز رہا اور اسی سال مین باہم روم و فارس کے لڑائی ہوئی مغلوبیت
روم سے کفار کو خوشی و بڑائی ہوئی کافرون نے مسلمانون سے سخت
کلامی کی کہ ہمارے برادران ہم ملت نے شکست دی کل کو ہم تم پر غالب آئنگے
مسلمان ذلت پائنگے مسلمانون کو یہہ سنکر ملال کامل آیا خدا نے اس آیت کو نازل
فرمایا الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم
سیغلبون فی بضع سنین چنانچہ بقول مثبتین بروز حدیبیہ یہہ خبر آئی
کہ رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اسی دسوین سال مین ابوطالب نے انتقال

نے دنیا سے انتقال کیا سبکو پڑلال کیا عمر ابوطالب عم رسول غالب اُ دسپچی برس
آٹھہ ماہ گیارہ دن کی ہتی اور بروایت دیگر مدت عمر ستاسی برس کی ہتی تحقیق
ہے خوب تصدیق ہے کہ ابوطالب نے بنی المطلب کو اپنی موت کے وقت طلب کیا
سب سے یہہ کہدیا کہ جو محمدؐ کہے اوسکی اتباع مین کوشش رہے اوسکی اعانت
فرما نا نصرت چاہنا - مواہب لدنیہ مین ہشام بن السائب سے مروی ہے یہہ روایت
قوی ہے کہ جب ہنگامہ موت ابوطالب کا آیا تو اوہنون نے ایا بیان قریش کو
بلایا اور یہہ وصیت کی گویا نصیحت کی کہ اے معاشر قریش محمدؐ قریش مین امین
واثق ہے اور عرب مین مرد صادق ہے ضرور اوسکی متابعت کرو اور اطاعت
مین رہو اگر اوس سے الحاح کروگے تو فلاح مین رہوگے ورنہ عذاب پاؤگے
عقاب مین آؤگے الحاصل ابوطالب کو اعانت وحمایت حفاظت ورعایت
حضرت فخر رسالت کی منظور ہتی اور آپکی صفت وثنا اور مدحت سلطانہا اشعار
ابوطالب نامدار مین مذکور ہتی اور ثناخوانی محبوب ربانی مشہور ہتی جب گیارہوین
برس کفار بوالہوس حضرت سے بہت اینٹہی تو آپ بایام حج عقبہ منا مین جا بیٹہی
ایک گروہ قبیلہ خزرج مدینہ سے آیا حضرت نے اوسکو قرآن سناکے فرمایا
کہ اے لوگو خدا نے مجھے نبی کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ دین حق کو قبول کرو
میری متابعت مین رہو ایمان لاؤ سعادت دنیا وآخرت پاؤ چونکہ اونکو یہود
مدینہ سے دریافت ہوا تہا کہ پیغمبر آخرالزمان عنقریب پیدا ہوگا تو اوہنون نے
آپسمین کہا کہ بخدا یہی ہے خاتم الانبیا فرصت کو غنیمت سمجھو ایمان لاکر
اہالیان مدینہ پر سبقت کرو پس چھہ کس ایمان لائے اول یہی انصار شمار رہین

آٹھ سنہ نبوت سے بارھویں سال پیشتر ہجرت رسول ذو الافضال عروج معراج ہوا باعث سرور و ابتہاج ہوا

کیا شب معراج کے طالع نے پایا ہی عروج
لیلۃ الاسراسی لیل قدر بھی پر نور ہے

اے عارفان معارج مصطفوی و اے واقفان مدارج نبوی آگاہ ہو صلی علی کہو کہ محققین حقایق سبحان الذی اسریٰ مدققین دقایق دنیٰ فتدلیٰ مفسرین فکان قاب قوسین او ادنیٰ مبصرین مازاغ البصر وما طغیٰ فرماتے ہیں اور نکات نادریہ و بیانات عجیبہ سناتے ہیں کہ معراج صاحب التاج اخص و منف خصایص شریف مصطفےٰ نص شرف فضایل لطیف رسول خدا مخصوص بذات بابرکات محمدی ہے اور منصوص بصفات مراتب عالیہ درجات احمدی ہے پروردگار نے کسی نبی باوقار کو ایسے افتخار سے مکرم نفرمایا اور کسی نے رسل ہادی سبل میں یہہ مرتبہ اعظم نپایا جبکہ حکمت قادر مطلق بغرض اظہار فضیلت پیغمبر برحق مقتضائے مشیت الٰہی ہوئی تو جناب رب الارباب سے طلب رسالت پناہی ہوئی یہہ مآل حکمت ہوا کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے حبیب خوش جمال کو یہہ حسن مرتبت دیا کہ اوسکو عدیم المثال خلقت کیا اور اپنے پاس بلاکر اوسکو اپنا مقرب بنایا اور سب سے اعلےٰ فرمایا ملائکہ بفحوائے اتجعل فیھا من یفسد فیھا کے اولاد آدم کو مفسد ٹھراتے تھے اور وہ اللہ سے باشارہ انی اعلم ما لا تعلمون

کے جواب پاتے تھے یعنی رب العزت اپنے محبوب کی صفت کرتا تھا کمال آپکا ملکوت
مین شہرت رکھتا تھا فرشتے مشتاق دیدار حضور تھے اللہ سے آپکی زیارت کی خواستگار
ضرور تھے خدا نے اونکی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو اپنے پاس بلایا کہ عظمت
بنی آدم معلوم ہوا اور منزلت رسول اکرم مفہوم ہو جبکہ حضرت سینے واسطے مغفرت
اپنی امت کے عبادت مین سخت ریاضت کی تو ارحم الراحمین نے بہ تلافی اوس
اذیت کے یہہ عنایت کی کہ آپکو اپنے پاس بلایا اور آپکی قدر و منزلت کو دکھلایا
قیامت کا روز نہایت دہشت انگیز غم اندوز ہوگا اور غایت عبرت خیز دلسوز
ہوگا انبیا علیہم التحیۃ والتسلیم بخوف ان زلزلۃ الساعۃ لشئ عظیم دم کے
دم نہ مارینگے سب نفسی نفسی پکارینگے ہماری حضرت شفیع امت ہین سخنگوئی قیامت ہین
بحضور کبریا جائنگے امتی امتی فرمائنگے اللہ جل شانہ نے آپکو اسلیئے پہلے سے افلاک پر
بلایا وہان کے عجایب و غرائب کو دکھلایا درجات نعیم درکات جحیم کو ملاحظہ کرایا
اور ثواب عظیم اور عذاب الیم کا مشاہدہ دلایا تاکہ حضرت خیر البشر کو عبرت محشر نہو ہرچند
کہ آپکے معجزات باہرات لاتعد ہین اور کرامات فیض آیات بیحد ہین مگر معراج فضیلت
امتزاج عمدہ شمائل ہین زبدہ فضائل ہین اوسوقت آسمان و زمین نغمہ سرا تھا اوس مین
مضامین اس غزل کے ادا تھے ۔

دوستو احمد مختار کی معراج ہے آج	شاد ہو سید ابرار کی معراج ہے آج
کیون نہ ارواح رسولان خدا کو ہو سرور	مرسل داور دادار کی معراج ہے آج
عرش پر سرور کونین کا ہوتا ہے عروج	خاص دارین کے سردار کی معراج ہے آج
چشم بددور ہے معراج نبی مطلع نور	ضوفزا مجمع انوار کی معراج ہے آج

سب حجابون کو اوٹھائیگا خداوند قدیر | واقف پردۂ اسرار کی معراج ہے آج
معرج سرورِ عالم پہ ملک ہونگے نثار | زینت گنبدِ دوار کی معراج ہی آج

وصفِ معراج سے ثاقب تجھے بخشیگا کریم
مرجع رحمتِ غفار کی معراج ہی آج

کلام مبین رب العالمین سبحان الذی اسرا بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا سی معراج مصطفےٰ ثابت ہے نہ کسی اور ثبوت کی اوس مین کچھہ حاجت ہی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے اقصیٰ تک تشریف لیگئے منکر اسکے کافر ہے اور آسمانون پر جانا اور اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ سے قربت کا پانا احادیث سے تصدیق ہے اور یہہ تحقیق ہے کہ منحرف اسکا فاسق ومخذول ہے اور معرج رسول خدا کا آراستہ وپیراستہ بنانا اور عجائب غرائب کو ملاحظہ فرمانا اخبار باعتبار سے مثبت ہے اور اوسکی بخوبی صداقت ہے کہ انکار کرنیوالا محروم ومجہول ہے ہرچند کہ قصۂ معراج مین بعض نے اختلاف کیا ہے اور منام مین روح پرفتوح سے معراج کے ہونے کا اعتراف کیا ہے مگر احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ سے اصحاب تابعین ومحدثین و فقہائے متکلمین نے حالت بیداری مین جسدِ پاک صاحب لولاک سے معراج کے ہونے کا اقبال کیا اور اوسی سے جمہور علمانے استدلال کیا اب یہان سے بیان معتبر داستان معراج پیغمبر نظم مین مجملاً مختصر ہے نثر مین مفصلاً بشستر ہے۔

لیلۃ المعراج مین روح الامین | خلد سے لائے براق نازنین

اوسکو ہمیشہ [illegible] مسخر کیا ۔ سب جانورون مین اوسے فائق کیا

پھر رسول کبریا [illegible] ۔ اوسے نبی [illegible] تا سب سے جدا

[illegible] ۔ تا کہ [illegible] دولت [illegible] ہو

آپ اوس [illegible] ہو کر سوار ۔ ہو جیسے راضی ہوئے پروردگار

شہ نے جب چاہا کہ ہون اوسپر سوار ۔ شوخیان کرنے لگا وہ راہوار

پھر کہا روح الامین نے اے براق ۔ ہو گئی تیری شوخیان حضرت کو شاق

ہین یہی اک حبیب کبریا ۔ ایسی شوخی مین نہ اتنا چلبلا

تھی حقیقت مین نہ اوسکی سرکشی ۔ بس خوشی سے دلمین تھی شوخی بسی

آپ پایا پھر تو حرکت سے قرار ۔ ہو گیا وہ خود مطیع شہسوار

لی رکاب اک ہاتھ مین جبریل نے ۔ باگ تھامی اوسکی میکائیل نے

ہو گیا رفتار مین وہ خوش خرام ۔ پر وہ اپنی چال مین تھا تیز گام

اوسکا اوڑنے سے تھی حیران تیر پر ۔ دیکھنے سے اوسکے خیرہ تھی نظر

یہہ ہی کہتی رہگئی پیچھے ہوا ۔ دیکھتے ہی یہہ گیا ہان وہ گیا

ہر طبق ہر آسمان کا طے کیا ۔ توسن ہوش و خرد کو پے کیا

جب ہوا طے دفعتہً ہر یک سما ۔ فائز سدرہ ہوئے خیر الوریٰ

رہگئی عاجز وہان روح الامین ۔ یہہ گذارش کی کہ اے سلطان دین

ہے یہہ ہی منزل یہہ ہی میرا مقام ۔ اب نہین آگے مجھے تاب خرام

ایک ذرہ مین اگر آگے چلون ۔ سر بسر تاب تجلے سے جلون

پھر تو اسرافیل تسکین دیگئے ۔ اونکو وہ اپنی جگہہ پر لے لئے

پھر فرشتہ نے ذبح سب کیے بدلا — بس لاؤ لی تک گیا اونکو رسا

اک فرشتہ اور آیا شہ کے پاس — آپکا جاتا رہا فورا ہراس

لیگیا حضرت کو وہ بہر ثواب — جب گئے اکدم مین طے ستر حجاب

وہ مکان بھی ہاتھ پیچھے رہگیا — اپنی معذوری کو شہ سے کہگیا

خاطر شہ پر بہت تشویش تھی — آپکو اس امر کی تفتیش تھی

ہو اگر واقف کوئی مجھسے بہم — تو یہان سے مین رکھون آگے قدم

ناگہان رفرف ہوا جلوہ نما — زیب پشت زین ہوئے شاہ ہدا

شاہ پیغمبر تھے اوسکو ہیان مین — لیگیا وہ عرش پر ایک آن مین

کچھ نہ تھا جز ذات پاک حق وہان — حضرت خیر البشر پہونچے جہان

اوادنی کا وہان پہونچا خطاب — قرب حق سے ہوئے وہ کامیاب

پھر ہوئی باتین جو راز و نیاز — کام دل سب نے ہی پایا جس کا راز

وقفہ یہہ ہو گیا سب ماجرا — آئے واپس اپنے گھر کو مصطفے

مومنو اب غور مین اوسکے رہو — سوچ کر دل مین ذرا یہہ تو کہو

کسکو یہہ قرب خدا حاصل ہوا — کون ایسے فضل کا فاضل ہوا

کسکا یہہ رتبہ ہوا ہے خلق مین — کسنے پایا حق کو اوسنے فرق مین

کس سے کین خالق نے باتین پیار کی — کسکو باتین کھل گئین اسرار کی

کس رسول حق نے پایا یہہ کمال — کس نبی کو یہہ ملا جاہ و جلال

غور کا کرنا ہی اس مین دور ہو — پر سوا اسکے نہ ثابت اور ہو

تو نے بخشین یہہ محمد کو صفات — رات دن پڑھتے رہو اوسپر صلوات

راویان معتبر اور حاکیان باخبر نے بالتحقیق کہا اور ارباب سیر اور اصحاب نظر کو لفسیر یقین رہا کہ جب خالق اکبر نے معراج پیغمبر کو تجویز فرمایا تو جوہنی بارشیق صدر عالیقدر رسول مقبول عمل مین آیا دل مبارک منزل کو آب زمزم سے طشت ذہب مین برائے تکریم شہنشاہ عرب کے دہویا اور اوس مین تخم حکمت و ایمان عظمت و ایقان کا بویا پہر اوسکو سینۂ فیض گنجینہ مین رکہا التیام اوسکا بقدرت رب انام فوراً ہوا الغرض نبوت کے بارہوین سال بساعت نیکو فال ستائیسوین رجب المرجب کو شب پرطرب مین رسول یزدانی خانۂ اُمہانی مین جو مابین صفا و مروہ کے واقع تہا اور اوس مین بزمانۂ طفولیت حضرت طالع تربیت فخر رسالت ساطع تہا بعد نماز عشا تشریف فرما ہوئے وہان خاتم النبوت خواب استراحت مین بخاطر بیدار و بدیدہ پر انوار نگران درگاہ خدا ہوئے پہر جناب رب الارباب مسبب الاسباب سے حکم جلیل حضرت جبریل کو ہوا کہ اے روح الامین بپاک رب العالمین ملاء اعلیٰ اور عالم بالا کو نوید پہونچا کہ امشب سید عالی نسب راح روح روان فلاح دل و جان سرور خوبان افسر محبوبان تسکین خاطر عاشقان تزئین ضمائر صادقان مصدر فیضان الٰہی مظہر شان کبریائی یہان آئیگا اور درجات عالی و صفات متعالی جناب باری سے پائیگا سب طیار بااستقلال رہین بادب و وقار استقبال کرین چنانچہ روح الامین حکم احکم الحاکمین بجا لائے سب کو پیام بشارت آگین مسرت آئین پہونچائے جبریل نے کارگذاری شب معراج کو بہترین اطاعت جانا اور خدمتگاری صاحب التاج کو افضلترین طاعت مانا اور اپنے پر رنگین ملکوتی اور بازوئے زرین یاقوتی کو آراستہ کیا اور حلۂ نگارین خلد برین جامۂ خوشترین باتزئین اپنے بدن نورآگین پر پیراستہ کیا اور

تاج مکلل متابعت اپنے سر انور پر رکہا اور کمر اطہر خدمت کو مضبوط باندہ کر طیار ہوا میکائیل نے پیمانہ ارزاق نہ کہدیا ہمراہی جبرئیل مین اتفاق کیا اسرافیل نے صور رکہدیا عزرائیل نے کربت قبض ارواح نماقت ملتوی کی رہگذر سرور نے فرش سے عرش تک جاروب شعاعی سے صفائی پائی بینائی مین روشنائی آئی مکانات معرج سرور کائنات مین فرش چاندنی کا بچہایا ہر موقع پہ قنادیل انوار کو لٹکایا کاخان سماوات مین چراغان تجلیات کو روشن فرمایا صحن رشک گلشن کو بہار خوش نگار سے چمن بنایا رضوان پاک سرشت نے باغ بہشت کو نمایشون کی روشون پہ ترتیب دیا اور گلکاریون سے گلزار جنت کی کیاریون کو باتہذیب کیا نسیم قدر کو موقع بہار ملا پہر اور ہی گل کہلا قدسیان نے عطریات قدس سے عطردان بہر گئے غلمان نے گلاب پاش جنان ہاتہو مین لیئے ہر حور نے اپنا سنگہار کیا قصور نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا فلکون نے جواہر ابدار بہر نثار دامنون مین بہر سے ملکون نے صدقات برائے حفظ نظر بلیات راہون مین دہرے آفتاب عالم تاب چہپا ہوا کو سکوت ہوا قلم قدرت رقم شادمانی لایا لوح نے نقش کامرانی پایا سرور آمد حضور کرسی نشین ہوا مشکور شکور عرش برین ہوا مالک نے دروازہ دوزخ کے بند کئے اور اندازسے عذاب بیمہ عتاب کے موقوف و ناپسند کئے جبرئیل نے بحکم رب جلیل حضرت آدم صبیح سے حضرت عیسی مسیح تک ارواح طیبہ انبیاء علیہم السلام کو روائح مقدسہ سے معطر کیا اور اونکو برائے استقبال خیر الانام یعنی محمد علیہ السلام کے مقرر کیا کروبیان بہر پابوسی محبوب یزدان آمادہ ہوئے فرشتگان بجہت استقبال شہنشاہ دوجہان صف بہ صف استادہ ہوئے شب معراج نے ایسا رنگ دکہلایا

کہ لیلۃ القدر کی آنکھوں میں نور آیا جبکہ خبر معراج پیغمبر کے تشریف لیجانے کی اور ہر طرف
آراستگی میں زینت آئی تو پھر روح الامین بموجب حکم مالک زمان و زمین کے بہشت برین
میں گئے اور وہاں بہت براقوں کو چشمان نور افشاں سے دیکھتے ہیں جسمیں سے
ایک براق انتخاب کیا اور اوسکو غسل آب کوثر شفا بخش سے دیا عمدہ زیورات
سے آراستہ فرمایا اور غاشیہ تجلیات سے پیراستہ بنایا اوسکا نورانی
چہرہ ایسا چمکا ہوا گویا چاند کا ٹکڑا ہوا اوس میں بہت خوبیاں آئیں سراپا اسکا بیان ہو پائیں براق
براق مشتاق دقاق بلند سر سمند پیکر مشکین دم رنگین ابلق جبین گندمین شبرنگ چشم
خیرہ چشم مدید مژگان مروارید دندان غنچہ دہان شگفتہ زبان مرصع گردن مرقع بدن
جواہر گوش سراسر ہوش محکم پشت معظم نشست پاک شکم پالاک قدم کشادہ پیشانی
افادہ بخش لآلی دم ہلالی سم ملک آسا فلاک پیما غلمان شمائل کیوان منازل پرندہ زین
لگام زردوزی زمام نگارین زین پروین آئین فرقد نقاب زمرد رکاب صبا تک
تبارک شئی گرم جولان نرم عنان برق سرعت شرق جہات تیزگام تیز خرام تماشا
رو چابک دو شاہین پرواز نازنین انداز سعد اطوار رعد کردار سپہر سیر دہر ہیر
صبا رفتار صفا گفتار براق شیدا مشتاق مصطفےٰ۔

مرکب زیبا ست این یا اژدہا رعنا ست این — یا زمین پیما ست این یا آسمان آراست این
دلدل فرخ عنان یا توسن چابک قدم — یا براق برق وش یا صرصر صحرا ست این
طیر خوبی یا ہمای حسن یا شاہین ناز — یا پری پرواز یا طیار بے پروا ست این
دابۂ فردوس یا رہوار میدان جنان — یا غزال مرغزار جنت الماوا ست این
خوش لقائی خلد یا سیارہ پرتو فگن — یا فلک سیار یا سیاح کشور ہا ست این

تیز رو یا تند دو یا چست تگ یا خوش خرام		یا سریع السیر یا ہم منزل سدراست این
	شاعر مدحت سرا یا ناظم نعت یفیہا یا ثناخوان نبی یا ثاقب گو یاست این	

المدعا یہہ امر خدا روح الامین عتبہ معظمہ سید المرسلین پر حاضر آئے اور براق گرفتار فراق کو اپنے ہمراہ لائے خوابگاہ رسول اللہ مین گئے وہان حیران وششدر رہے حضرت کو بشان عظیم خواب استراحت مین پایا بالآخر خاتم النبوت کو بآئین تکریم نہایت ادب ولیاقت سے جگایا سلام سنت الاسلام کو سر جھکایا پیام رب الانام پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا جناب باری نے آپکی سواری کو ایک براق مشتاق بھیجا ہے اور حضور کو حاضرئ دربار خدائے کردگار کا حکم ہوا ہے آپ بافتخار سوار ہون مشرف دیدار پروردگار ہون خوب یہہ معمول ہے بہت معقول ہے کہ جب محب اپنے حبیب کو بلاتا ہے تو اسپ خوش رفتار بوجہہ عز و وقار بھیجاتا ہے اور راز محفل اختصاص کا رات مین بلانا اغیار کی آنکھون سے چھپانا ہے اور جلیس مجلس خاص کا شب مین جانا آنا بدنظرون سے بچانا ہے جب رسول کریم علیہ التحیت والتسلیم نے حضرت جبرئل باصفا سے یہہ مژدہ جان فزا سنا تو نبی الورا کو سرور و ابتہاج بے انتہا ہوا رسول خدا شکر خداوند جل وعلی بجالائے اور جناب کبریا نے جملہ امور معروضہ خیر الورا قبول فرمائے اب شب معراج مین نوبت عروج نبی آئی جملہ کائنات نے دہوم مچائی ہر فلک زینت نشان ہوا ہر ملک تہنیت خوان ہوا صدائے شب کا طرفہ مضمون تہا ندائے طرب کا نغمہ موزون تہا۔

ہو مبارک ہو عروج مشرد دین آجکی رات
آجکی رات کے انوار سے روشن ہین فلک
انتو اس رات سے بڑا کہ ہے بہشو کو شرف
ان دونون شاہ رسل صاحب معراج ہوا
درمقصود کل آپکو اس شب مین بہت
آپکی شان شہانہ شب معراج مین ہے

واہ واصلِ علیٰ آج ہے معراج کی رات
مستطلع نور ہوئی طالع و باج کی رات
لیلۃ القدر کو کیونکہ ہو یہہ لاج کی رات
تاجداری کو ہوئی افسر سرتاج کی رات
موج فیضان مین ہے قلزم موا آجکی رات
حق نے دی سرور عالم کو عجب آجکی رات

سبدہ فیض اسی رات کو خالق سے کیا
خوب بخشش کو ہوئی **ثاقب** محتاج کی رات

المختصر سید البشر نے تہیہ سفر فرمایا اور بارگاہ بادشاہ حقیقی کا آپکو درباری بنایا اور حضور اپنے در دولت پر تشریف لائے جبریل و میکائیل ساتھہ آئے براق یگانہ آفاق پیش حضور ہوا فرط خوشی مین محو سرور ہوا جب حضرت نے اوسپر سوار ہونے کا قصد کیا تو اوس نے آپکو سواری سے بچالیا کلولون مین آیا بہت شوخیان لایا حضرت جبریل نے کہا کہ اے براق تجکو کیا ہوا یہہ کیسی گستاخی و بیباکی ہے اور سرکشی و چالاکی ہے تو اپنے راکب کو نہین جانتا اور اپنے شہسوار کو نہین پہچانتا تیرے راکب حبیب خدا اشرف انبیا ہین باعث ایجاد ارض و سما سبب ایجاد ما و شما ہین پھر فوراً براق مطیع ہوا اوس کا رتبہ علی الاطلاق رفیع ہوا حقیقت مین اوسنے یہہ شوخی سرکشی سے نہ کی ناز و انداز افتخار و اعزاز سے تھی پس حضرت اوس راہوار نیک خصلت پر سوار ہوئے آخرکار راہی بسوئے پروردگار ہوئے رکاب سعادت انتساب جبریل نے اپنے ہاتھہ مین لی اور زمام براق نیکنام میکائیل کے ہاتھہ مین دی ۔ براق ایسی چال چلا کہ

دل عشاق کو کہین لچکتا تہا کہین لپکتا تہا کہین مچلتا تہا کہین سنبھلتا تہا عجب
نازسے جاتا تہا نئے انداز کہ ہاتہ آتا ایسے ہی سلطان بحر و بر کونین گلستان پہونچا یا
حضرت جبریل نے جناب محمد کو وہان ٹہرایا اور کہا کہ اے نبی اور یہان قدم مبارک
رکھو نماز پڑھو یہہ زمین یثرب ہے ثواب ہووے جب ہی جب حضرت فارغ ہوئے تو مشتاق
عجائبات شبینہ ہوے جناب پیغمبر زمین مولد حضرت عیسی علیہ السلام پہ گئے وہان
دو جا متوقف رہے حضرت نے پوچھا کہ اے جبریل یہہ کیا ہے اونہون نے کہا
کہ چلو آگے سیر کی جا ہے پہر آواز آپکے بلانے کی آئی آپنے اوسکی حقیقت دریافت
فرمائی جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا آگے بڑہو سیر کرو آپ وہان سے چلے
راہ مین ایک جماعت سے ملے اوس نے آپکو سلام کیا اور یہہ کہا السلام علیک
یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبریل نے کہا کہ اے
فخر المفاخر سلام کو جواب دو حضرت نے جواب سلام دیا پہر جبریل سے التماس کیا
کہ جو عجوزہ آپنے دیکھی وہ دنیا تہی اوس مین کچھہ باقی نہین رہا اوسکی عمر مین کچھہ مدت ہی
باقی اور جس نے آپکو بلایا وہ ابلیس پر تلبیس تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے
تو امت واسطے آپکی عقبی کو چہوڑ کر دنیا کے اختیار مین رہتے اور شیطان علیہ اللعن
اونکو گمراہ کرتا ہر اک خرابی مین پڑتا اور جس جماعت نے آپکو سلام کہے اوس مین
حضرت ابراہیم و موسی و عیسی تہے روایت مین آیا کہ آپنے حضرت موسی علیہ
التحیۃ والثنا کو قبر مین نماز پڑہتے پایا دل پر نور اونکا مسرور رہا یہہ فرمایا کہ اے نبی عالم
پناہ اشہد انک رسول اللہ انبیا نزد خدا نہین مرتے ہین عبادت
کرتے ہین جیسی کہ جنتی بلا تکلفی ذکر مین رہتے ہین اللہ کہتے ہین پہر رسول اللہ

نے اثنائے راہ مین نیکون اور بدون کو ملاحظہ فرمایا اور اونکو عالم برزخ مثال
مین بہ نتیجہ افعال اپنے احوال مین مشغول وگرفتار پایا بعدہٗ حضور اقدس بیت المقدس
مین داخل ہوئے آپکو وہان بہت افضال حاصل ہوئے براق باب مسجد سے بند ہا
اوس دروازہ کو اب تک سب نے باب محمدؐ کہا حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی
یہہ نماز تحیۃ المسجد کی تہی وہان ملائکہ حاضر آئے اونہون نے اعزاز وافتخار پائے
ارواح انبیا حضرت آدم سے تا حضرت عیسیٰ متمثل گردانی گئین اونہون نے صفات
خدا کہین صلواۃ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا پڑہین اور تعریفین حضرت کی بیان کین پہر
تکبیر نماز کہی تقدیم حضرت کو ہی آپنے امامت کی سب انبیا و ملائکہ نے اقتدا مین موافقت
کی اور بعض نے کہا ہے اور معتبر رہا ہے کہ آپنے آسمان پر اقامت فرمائی دونون
جہان کی فضیلت پائی راوی معتمد نے کہا ہے کتابون مین لکہا ہے کہ جب انبیا
نے بعد نماز بصد نیاز حمد خدا و ثنائے کبریا کو ادا کیا اور حضرت ابراہیم و موسیٰ و
داؤد و سلیمان و عیسیٰ علیہم السلام نے ستایش الٰہی و نیایش نا متناہی مین خطبہ پڑہا
تو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے بزبان فصیح و بلسان
بلیغ حمد ذات کبریائی مین ثنائے نعمائی ذاتی و سپاس صفاتی فرمائی چونکہ حضرت
ابراہیم علیہ التسلیم نے صفات سرور کائنات کو اوصاف جمیع انبیائے باعطاف
سے افضل پایا تو جملہ پیغمبران ذی شان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بہذا ۲
۱ فضلکم محمد صادق آیا احمد نے یہہ خاص لطف خالق پایا جب رسول
مقبول مسجد سے باہر آئے تو حضرت جبریل اک ظرف مین شیر اور دوسری
مین شراب لائے اور حضرت کو مخیر کیا اور اختیار دیا کہ جسکو چاہین نوش

فرمائین آپنے دودہ کو پسند فرمایا شراب سے نفور آیا جبریل نے کہاکہ ای رسول خدا
آپنے فطرت کو اختیار کیا یعنی علامت دین نیکنام و استقامت اسلام کو لیا ہر چند
کہ اسوقت مین شراب مباح تہی مگر بہت بد اصلاح تہی جناب رسالت مآب
نے معراج مکہ مین پائی اور حرمت شراب مضر مزاج مدینہ مین آئی لبن طیب و طاہر
ہے اور شراب ام الخبائث و پر شر ہے اب وقت عروج صاحب معراج آیا
منطق البروج نے طالع ابتہاج پایا فرشتگان بسیار یمین و یسار حضور تہے جبریل
و میکائیل آپکی ہمراہی مین مامور ہتے شہنشاہ دو جہان و دستگاہ بیکسان نے
نہایت کر و فر سے عروج آسمان فرمایا اور معرج باصفا کو تو زک و تحشم سے ذیشان
بنایا جب حضرت بابرکت در سپہر اوّل پر رسا ہوے تو وہان عجب جلوہ جانفزا ہوے
جبریل نے دربان اول کو ندا دی دربان نے وجہ صدا دریافت کی روح الامین نے
کہاکہ مین ہون جبریل بندہ خدا اور حضرت محمد عربی ہین احمد ہاشمی ہین اوس نے
پوچہا کیا بلائے گئے ہین جبریل نے کہاکہ ہان طلب فرمائے گئے ہین دربان بولا
مرحبا بہ فنعم المجیء جاء یعنی خوشی ہو اوسکو اچہا آنا آیا پہر دروازہ کہلوایا
بالآخر آسمان ہفتم تک جبریل سیاح فلک اور ہر دربان گردون گردان کی
یہہ ہی گفتگو رہی اور ایسی ہی کشادگی ہر دروازہ کی ہوتی گئی جب پیغمبر خیر البشر
آسمان مین داخل ہوئے تو وہان حضرت آدم علیہ السلام سے واصل ہوئے حضرت
جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول خدا یہہ آدم علیہ السلام ہین تمہارے جد امجد
والا مقام ہین انکو سلام کرو دعا لو حضرت نے سلام کیا اونہون نے جواب
سلام بدعائے مالا کلام دیا اور مرحبا بالابن صالح والنبی صالح فرمایا

اوسا نکو آپ سی ملکہ بہت سرور آیا اور جبرئیل نے حضرت آدمؑ کی طرف کچھ صورتین سفید و سرخ رنگ داہنی اور بائین جانب شکلین سیاہ بحال تباہ نظر آئین حضرت آدم علیہ السلام سمت راست دیکھکر خوش و خرم ہو جاتے تھے اور جانب چپ کو دیکھتے ہی رنج و الم لیتے تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے نبی کبریا داہنی طرف کی صورتین اونکی اولاد نیک نہاد یعنی صاحبان جنت عالیشان کی ہین اور بائین جانب کی شکلین اونکی اولاد نامراد یعنی ناریان دوزخ عذاب بنیان کی ہین بعض روایات مین یہہ آیا کہ حضرت نے ان حالات کو بھی ملاحظہ فرمایا کہ جن لوگون نے حلال کو چھوڑکر حرام کھایا تھا اونھون نے لحم مزدار سے مونہہ موڑکر گوشت ناگوار پایا تھا اور جو بلا نماز پڑھے سو رہے تھے اونکے سر پتھرون سے کچلے جاتے تھے اور جو یتیمون کا مال ہضم کرتے تھے فرشتے اونکے مونہہ مین انگارے بھرتے تھے اور وہ بدہضمی سے نکلتے تھے اونکے اعضا جلتے تھے اور جو سود کھاتے تھے وہ پیٹ کے بوجھہ سے گر جاتے تھے عذاب مین مبتلا تھے گنہگار بلا تھے جن عورتون نے بلا اجازت اپنے شوہرون کے غیر بچون کو دودہ پلایا تھا اون کو چھاتی کے بل لٹکایا تھا اور جو عورتین اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھین وہ اس عذاب مین مرتی تھین کہ اونکی صورتین سور کی سی ہو جاتی تھین اور ہاتھہ پاون گدہے کے سے پاتی تھین اور جو عورتین واہیات بکتی تھین اور زبان درازی کو نہ روک سکتی تھین اپنے شوہر کے بھید کو نہ چھپاتی تھین اوسکو شہرت مین اوڑاتی تھین اونکی زبانین ستر ہاتھہ نکل آتی تھین اور مونہہ شعلون سے جلجاتی تھین اور جو عورتین اولاد ناجایز کو اپنے شوہر کی اولاد جایز بتلاتی تھین لٹکائی جاتی تھین بہت چلاتی تھین سخت عذاب پاتی تھین اور

جو لوگ موذن کی عیب جوئی کرتے تھے اونکا گوشت آگ کی قینچیون سے کاٹکر
اونکو منہ مین بہرتے تھے اور جنہون نے زناکاری و بداطواری کی تہی انکی شرمگاہ
اونکے جسم سے گوشت کو جدا کرکے آگ کی سیخون سے چہیدتے تھے ایک
تہی ایک شخص نے قرض لیا تہا مگر ادا نکیا تہا نہ وہ قرض لینے سے ڈرتا تہا دلیرانہ
اپنے اوپر قرض کرتا تہا وجہ بہاری اوسپر کہا جاتا تہا اوس بوجہ کو لیکر اوس کو
نہ اوٹہا سکتا تہا اوس بارکو زیادہ گران کرتے تہے اوسپر دہرتے تہے قیامت
تک یہہ ہی عذاب ہی قرضدار کی حالت خراب ہے جو شراب پینیوالے تہے
وہ اپنے حال مین نرالے تہے اونکے مونہ کالے تہے آنکہین نیلی لبون پر چھالے تہے
اوپر کا ہونٹہ سرپر رہتا تہا نیچے کا پاؤن سے بڑہکر تہا پیپ مونہ سے بہتی تہی آگ پیٹ
مین رہتی تہی اور جنہون نے اپنے مان باپ کی نافرمانی کی تہی اللہ تعالے نے
اون کو قبر لعنت کی سزا دی تہی اولاد خوش نہاد کو چاہیئے کہ اپنے مان باپ کی
تابعداری کرین رضامندی جناب باری کرین اپنے مان باپ کو ستانا اور
اونکی ناخوشی کو عمل مین لانا گناہ ہے اور **بالوالدین احسانا** کا شاہد کلام اللہ
ہے بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس مین جز
مان باپ کی اطاعت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا گویا اپنا بیان
حال کیا کہ کون اسکا حقدار ہے اور کسکے لئے یہہ سزاوار ہے کہ مین اوسکی خدمت کرون
سعادت لون آپنے فرمایا تیرے مان باپ ہین فی نفسہ وہ سعادت آپ ہین
پہر اوس نے یہہ ہی دریافت کیا حضرت نے وہ ہی جواب دیا پہر پوچھا آپ نے
فرمایا تیری مان ہے پہر یہہ ہی عرض کیا حضور نے بتلادیا کہ تیرا باپ بیگمان ہے

ابن ماجہ نے ابی امامہ سے اسکو نقل کیا کہ اک شخص نے حق والدین کو رسول الثقلین سے
پوچھا آپنے فرمایا کہ ماں باپ بہشت و دوزخ اولادہین یعنی ثواب و عذاب
کی بنیادہین جو اپنے ماں باپ کی فرمان برداری کریگا وہ جنت پائیگا اور جو نافرمان
رہیگا وہ دوزخ مین جائیگا۔ بیہقی نے معاذ بن جبل سے روایت کی کہ اک
شخص نے حضرت سے اپنے ارادہ کی یہہ صراحت کی کہ یا نبی اللہ مین فی سبیل اللہ
جہاد کرنا چاہتا ہون راہ خدا مین مرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ آیا تیری ماں حیات
ہے اوس نے عرض کیا کہ ہاں وہ حیات باصفات ہی پہر حضرت نے یہہ کہا
کہ اے بندۂ خدا تو اوسکی خدمت کر اوسکی خدمت گذاری سے بہرہ ور ہو سکے
زیر قدوم جنت ہی یہہ ہی لزوم ہمت ہی۔ ترمذی و ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے اور محدثین نے اوسکی صداقت دی ہے کہ ابن عمر
نے کہا کہ اے رسول خدا مجھکو اپنی بی بی سے محبت ہی مگر میرے ماں باپ کو اوس
سے ناخوشی و خصومت ہے آپ نے فرمایا اور یہہ ہی بتلایا کہ تو اپنی اوس بی بی کو
طلاق دے اوس سے افتراق لے۔ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
نقل کی ہے نہ یہہ بات تراشیدہ عقل کی ہے کہ فرمایا ہے نبی کبریا نے کہ ماں باپ
کی رضا مین خدا کی رضا ہے خدا کی ناراضی اونکی ناراضی مین سوا ہے المدعا جناب
خیر الوری ابہ کرو فر آسمان دوم پر رونق افزا ہوئے وہاں عجائب حالات اور غرائب
واقعات رونما ہوئے حضرات یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام نبی خیر الانام سے ملے دیکھتے ہی
گل رخسار سید ابرار کو اونکی غنچہ دل کھلے حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب
سلام دیا اور مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا اور بخوبی جلسہ رہا

پہر حضرت تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان کے عجائبات کو دیکہتے ہے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی نہایت حسن کلام سے باہم بات ہوئی حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا بشرح بالا فرمایا حضرت نے پہنے حسن انسانی سے یوسف کنعانی کو اچہا موتی پایا پہر آپ نے چوتہے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا وہان حضرت ادریس علیہ السلام کو پایا آپنے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام مع مرحبا مشعر مسرت کے دیا حضرت ادریس علیہ السلام اجداد و امجاد سید الانام مین ہین مگر آپ الاخ الصالح اونکے کلام مین ہے بعض علما نے کہا کہ یہہ کہنا تعظیمًا تہا ورنہ لفظ ابن کہتے جیسے مثل آدم و ابراہیم علیہما السلام کے رہتے جب حضرت پانچوین آسمان پر گئے تو وہان حضرت ہارون علیہ السلام سے سلام وجواب مع مرحبا بدستور ہوا حضرت ہارون کو بہت سرور ہوا پہر چہٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سلام وجواب و مرحبا معمولی ہوا اور اونکا رسالتمآب صلعم کو دیکہکر دل بہرا اونہون نے گریہ فرمائی اور یہہ بات اونکی زبان پر آئی کہ یہہ نوجوان ہاشمی میرے بعد پیغمبر ہوا اور اسکی امت کا مرتبہ بہت بڑا ہوا اسکی امت کے لوگ نہایت کثرت سے جنت مین جائینگے اور میری امت کے بہت دوزخی بوجہ نافرمانی کے بہ نسبت زیادہ جائینگے اور یہہ باتین اور یہہ ملالتین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بطریق حسرت کے تہین نہ بسبیل حسد و تعصب تہین پہر حضرت خیر البشر نے ساتوین آسمان پر تشریف ارزانی فرمائی وہانکی طرفہ کیفیت اور عمدہ حالت آسمانی پائی حضرت ابراہیم علیہ السلام ٹیک لگائے بیت المعمور پر عالی مقام بیٹہے اور متصل حضرت خیر الانام سے ہتے آپ مراسم تسلیم بجا لائے اونہون نے بعد جواب سلام لوازم تعظیم ادا فرمائی بیت المعمور آسمان پر مقابل خانہ کعبہ مسجد ملائکہ ہے نہایت منظم و متبرک ہے

اوس مین ستر ہزار فرشتی نئے ہر روز آتے ہین پہر اونکو اوس مین کبھی نہین پاتے ہین حضرت ابراہیم کو نبی کریم کا وہان آنا بہت خوش آیا اور اونہون نے مرحبا بالابن صالح والنبی صالح فرمایا بعد ازین سید المرسلین نے سدرۃ المنتہی کو ملاحظہ فرمایا وہ بہت بڑا درخت بیری کا آپکی مشاہدہ مین آیا اوسکے پتے ہاتی کے کانون کے برابر اور بیر ہجر کے مٹکون کے ہمسر اور اوسپر بے تعداد پارہ طلائی چمکتے ہتے بہیہ فرشتگان نیک نہاد باین ہیئت کذائی دمکتے ہتے جب آپنے آگے کو بڑہنا چاہا تو جبریل نے آپکا ساتہہ نہ نباہا آپنے سبب اوس کا پوچہا جبریل نے کہا کہ اے سرور انبیا رہبر دوسرا یہہ ہی میرا مقام ہے نہ مجکو آگے طاقت خرام ہے۔

اگر بال بہر مین اوڑ دن اوج پر		تجلی کے پرتو سے جل جاوین پر

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ وہان براق برق بیک ٹہیرا رف رف جلوہ گر ہوا لغت مین رفرف بساط کو کہتے ہین مگر مثال اوسکی تخت انبساط سے دیتے ہین وہ مسند زرین تہا نور آگین تہا آفتاب کی ضیا پر اوسکی ضیا غالب ہتی ماہتاب کی روشنی اوسکی روشنی کی طالب ہتی آپ اوسپر سوار ہوے خوب جلوۂ انوار ہوئی جب وہ روان ہوا عجب عالم عیان ہوا محبوب یزدانی نے مکانات آسمانی مین ملاحظہ ہر شے کیا اور حجب نورانی کو نہایت آسانی سے طے کیا تعداد شماری ستر حجب ذیجاہ کی ہتی سطبری ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ کی ہتی جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جب انقطاع حجب وقوع مین آیا تو مجکو ہیبت جلال ذوالجلال نے متحیر بنایا اور مین دہشت وحشت آمیز اور وحشت دہشت انگیز سے گہبرایا منادی نے بزبان فیض ترجمان صدیق رفیق ندا دی کہ قف یا محمد ان ربک یصلی جب آواز میرے انیس

جلبیس کی آئی تو مین نے کچھہ تسلی پائی مگر متحیر رہا کہ یہہ کیسی ندا خدا نماز سے بے نیاز ہی
اوس کے لیئے نماز ہے معاً آیا یہہ حکم ربی کہ سبحانی سبقت رحمتی علی
غضبی اے محمد بلند پایہ پڑہ یہہ آیہ هو الذی یصلی علیکم و ملایکه لیخرج
کم من الظلمات الی النور و کان بالمومنین اے خاتم النبیین صلوٰة
میری رحمت ہے تجہہ پر اور تیری امت پر الحق ہمکو بہروسہ ہے اوسکی رحمت پر پہر
آئی یہہ ندائے حضرت احد کہ ادن یا خیر البریه ادن یا احمد ادن یا محمد
اور ایسا ساعت مین آیا کہ خدا نے فرمایا ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین
او ادنی پس میری پروردگار نے مجکو اپنے پاس لیا مین نے اوسکا شکر بصد سپاس کیا
اور مجہسے کچھہ پوچھا مگر مین جواب ندیسکا جناب کبریا نے دست قدرت اپنا میرے
دونون شانون کے درمیان رکھا مجکو اپنے سینہ مین اثر اوس کا محسوس ہوا
الله جل علی نے علم اولین و آخرین مجکو عطا کیا اور ایک علم کے مخفی رکہنے کو مجہسے
عہد لیا کہ سوا میرے اوسکی برداشت کرنے والے کہین نہین تہا اور انواع علوم
مجکو تعلیم و تلقین کیئے اور میری امت کے خاص و عام کے پاس ایک علم کے پہونچانے کا
حکم دیا اوسکو مین نے قبول کیا اور جو راز و نیاز باہم عملمین آئے اوسکے بہید کسی نے
نپائے تجلی دیدار الٰہی نے میرے دل مین جلوہ گری فرمائی اور میری آنکھون نے
رویت جناب کبریائی سے روشنی پائی مجکو اپنی بصیرت مین عجب عالم نظر آیا خدا نے
اپنی قدرت کا تماشا دکہلایا مین نے ہر چیز کو اپنے دل مین پایا پیش و پس یکسان
بینائی لایا مین نے امر عظیم دیکہا کہ ایسا دیکہا نہ سُنا پہر ایک قطرہ میری زبان پر
عرش سے ٹپکا مین نے اوسکو چکہا اوس سے زیادہ لذیذ و شیرین نہ کوئی چیز تہی

ہر چیز جو عرش میں اور سکے سامنے ناچیز تہی ہیں لے خبر اولین و آخرین پائی ہیرے دل میں روشنی آئی عرش مثال سے نے زبان حال سے کہا کہ اے رسول خدا ہر چند کہ حق تعالے نے مجھکو بنیان اعلیٰ بنایا اور مرتبہ والا عطا فرمایا مگر میں اوسکی ہیبت جلال سے کمال لرزان ہوا نہایت مضطر و پریشان ہوا جب مجہپر لا الہ الا اللہ لکہا تو میں زیادہ کانپا جسوقت محمد رسول اللہ تحریر فرمایا تو میرا دل تسکین میں آیا اضطرار کم ہو گیا قرار بالجزم ہو گیا نام پاک صاحب لولاک باعث راحت دل ہوا موجب فرحت کامل ہوا جناب پیغمبر کو قرب خالق اکبر ملا سید السادات نے التحیات للہ والصلوات والطیبات کہا یہہ کہنا ایسا تہا کہ جیسے بندہ بارگاہ بحضور شاہ تسلیمات و کورنشات بجالاتا ہے اور جناب کبریا نے السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ فرمایا یہہ فرمانا ایسا تہا جیسے بادشاہ عالم پناہ اپنے مقربون کا سلام بہ توقیر و اکرام قبول فرماتا ہے پہر حضرت رحمۃ للعالمین السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین بولے یہہ بولنا ایسا تہا کہ جیسے خاصان سلطنت بعلو نے ہمت ہنگام توجہہ خاقانی بذکر دیگران اور ون کو بہی شامل مراحم سلطانی کراتے ہین اور فرشتون نے — اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کے عقدے کہولے ان عقدون کا کہلنا ایسا تہا کہ جیسے حاضران دربار خسروی کسی امیر مقربی پر کرمت خاص و مرحمت باختصاص کو دیکہکر مدحت بادشاہ اور صفت امیر فیجاہ معرض عرض میں لاتے ہین چونکہ یادگاری رسول باری کی نماز معراج المؤمنین مین منظور ہوئی اسلیئے قعود نماز مین کل عبارت التحیات کی پڑہنی ضرور ہوئی قعود صلواۃ مین معنا عزت پاتا ہے گویا بندہ درگاہ بحضور بادشاہ بیٹہکر باوقعت

ہو جاتا ہے شب معراج نبی صاحب التاج نے جو نعمتین پائین زبان اوسکے بیان سے
متعذر ہے اور خدا نے انکو جو کرامتین عطا فرمائین قلم اونکی رقم سے مقصر ہے اللہ جل جلالہٗ
جل شانہٗ نے اونکو مبہم رکھا **فاوحی الی عبدہ ما اوحی** کہا سبحان اللہ کیا کیا اوصاف
رسول کبریا ہین مضامین اس غزل کے زیبا ہین۔

سب سے اوّل ہو تو ہی بعد آنے والے — ہو تیری شان بڑی عرش کے جانے والے

قاب قوسین سے یہہ خوب ہوا ہے ثابت — آپ ہین قربت اللہ کے پانے والے

امتین کیون نہ سنین لگ تمہاری باتین — تم ہو اللہ کی باتون کے سنانے والے

امت پاک کو کیونکر نہ سبکدوشی ہو — رحمۃ اللعالمین ہین بار اوٹھانے والے

جانتے خضر نہ کیون منزل مقصود کی راہ — تم رہے خوب رہ راست بتانے والے

یا نبی تم نے کیا دین متین کو قایم — تم ہوئے کفر وجہالت کے مٹانے والے

عشق احمد مین عجب لطف خدا پاتی ہین — پھر مزے لوٹتے ہین دل کے لگانے والے

ہو گیا جسکا مددگار پناہ عالم — پھر ستا سکتے ہین اوسکو ستانے والے

کیا ہو آفت دو عالم کا خطرا سے سرور
آپ ہین **ثاقب** عاجز کے بچانے والے

شب معراج پر انوار مین سید ابرار نے جنات مجمع النعمات کی سیر فرمائی تعداد بہشتون کی
آٹھ ہے پر منقسم فرمائی سات پھر سکونت اہالیان جنات یعنی دار الجنان دار السلام جنت الماوا
جنت الخلد جنت نعیم جنت الفردوس جنت العدن کہ ہر ایک مرتب ومزین ہے
اور آٹھوان علیون برائے دیدن دیدار خالق بیچون معین ہے اور اون مین نہرین
جاری پائین نہر الرحمۃ کوثر تسنیم سلسبیل رحیق مختوم اور اونکے علاوہ اور بہت

نہرین دیکھیے مین آئین اور ہر حور پر نور و قصور بیقصور کو ملاحظہ فرمایا سب کو بازیب و
زینت پایا واہ واہ بہشت کیا کیا خوبیان لاے ارحم الراحمین مومنون کو نصیب فرمائے
اور درکات دوزخ پر آفات کو بھی دیکھا عیاذا باللہ منہا ساتون زمین پر
پائے یکدیگر ہین اور اونکے نام جہنم لظی حطمہ سعیر سقر جحیم ہاویہ مقرر ہین ہر اک مین عذاب
الیم و آفت عظیم ہے ہر مسلمان گنہگار کا بچانے والا رحیم و کریم ہے ہرچند کہ آپنے
حالات عجیب و واقعات غریب جنت و دوزخ کے معائنہ فرمائے مگر جو کتب تواریخ
مین تحریر پائے اونکا احادیث مین نشان نہین کہین بیان نہین البتہ آپنے جو عالم رویا مین
پایا اوسکا ذکر حدیث مین آیا جب رسول خدا نے ملاحظہ تمامی اشیائے عالم بالا سے
فراغت پائی اور مشاہدہ دیدار خدائے عظمت فرمائی تو حضرت کو خلعت رخصت مرحمت
ہوا پھر آپکا قصد مراجعت ہوا جب خیر البشر آسمان ششم پر واپس آئے تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے حالات دریافت فرمائے اور یہہ پوچھا کہ تمہاری امت پر
کیا فرض ہوا حضرت نے کہا کہ ہر روزہ پچاس وقت کی نماز حضرت کلیم علیہ التسلیم
نے فرمایا کہ خدا ہے بے نیاز اوس سے تخفیف چاہو اپنی امت کو گناہ سے بچاؤ
تمہاری امت سے یہہ نماز ادا نہوگی پوری اطاعت خدا نہوگی مین ہرچند بنی اسرائیل کو
سمجھاتا رہا مگر اونکو نافرمانی جناب باری مین پاتا رہا میری اپنی نصیحت کی کچھہ تاثیر نہ پائی مجھسے کوئی تدبیر نہ بن آئی آپنے حسب
صلاح حضرت موسیٰ جناب رب العالمین التماس کی خدا نے دس کی تخفیف دی
پھر بمشورہ حضرت موسیٰ آپنے خدا سے التجا کی کبریائے اور دس کی تخفیف عطا
کی ایسی ہی تخفیف ہوتی گئی پانچ وقت کی نماز باقی رہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری
امت سے یہہ بھی نہوگی ادا پھر حضرت ذیشان نے یہہ بیان کیا کہ میرے معبود نے

مجھہ پر بہت بڑا احسان کیا اب مجکو شرم آتی ہے مجھسے اسبارہ مین کوئی بات نہین کہی جاتی ہے فوراً ندا آئی مضیت فریضتی وخففت عن عبادی پورا کیا مین نے اپنے فرض کو اور تخفیف دی مین نے اپنے بندون کو یعنی قبول کیا نبی کی عرض کو یہہ کیسی عنایت رب الارباب ہے کہ ہر نیکی کا دہ گونہ ثواب ہے بندی پانچ نماز پڑہینگے اور پچاس کا ثواب لیکر بڑہینگے ۔

مومنو مفتاح جنت ہی نماز
رکن دین اصل عبادت ہی نماز

ہی نماز پنجگانہ خوشتر ین
ہے وہ بیشک فرض رب العالمین

فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا
ہین یہہ اوقات نماز باصفا

ہان نماز فجر مین اے دوستو
رکعتین دو فرض ہین سنت ہین دو

چہہ ہین سنت اور فرض ظہر چار
دس ہین سنت فرض جمعہ دو شمار

چار فرض عصر ہین اے اہل دین
دو ہین سنت فرض ہین مغرب کے تین

دو ہین سنت چار ہین فرض عشا
وتر واجب تین رکعت ہین ہوا

ہی دوگانہ عید کا واجب صریح
سات چہہ تکبیر کے پڑہنا صحیح

ہے بلا سجدہ جنازہ کی نماز
ہی کفایہ فرض رب بے نیاز

یہہ نمازین ہین فقہ مین منتخب
اور باقی نفل و سنت مستحب

جبکہ ہو قصد نماز اے نیکخو
پہلے آب پاک سے کرلے وضو

حاجت غسل جنابت ہو اگر
پہلے نہانا فرض ہے ای خوش سیر

تجکو پہونچائے اگر پانی ضرر
پڑہہ تیمم سے نمازین بے خطر

عید مین ہے گرچہ عیدیت ضرور
پر ہے بہر بندگی نیت ضرور

دونون ہاتھون کا اوٹھانا برملا	نیت مخفی کا دیتا ہے پتا
پہر تو ہونا دست بستہ پیش شاہ	ہے یہ عبودیت مین عبدیت کی ادا
پہر تسلیمات جہکانا پشت کا	ہین رکوع اسکو عبادت سے نمازی اوٹھتا
وقت ایسی گرتے ہین سجدہ مین جبین	نرمی ہے سجدہ مین کا کرنا بالیقین
پہر تو بیٹھ پادشاہ دو جہان	بیٹھنا ہے با ادب تسبیح خوان
کیا لکھے تاقیامت بیان حال صلواۃ	آخری یہ تاریخ نبی با صفات

بعد ازان شب مین فرض ہونا چہ مہینے کے روزون کا مذکور ہے اور بعد تخفیف باقی رہنا ایک ماہ کے روزون کا مسطور ہے

روزون سے ہے جہان مین عجب بدل کبریا	کیا خوب ہے مبارک عالم مہ صیام
کیونکر نہ صائمون کو ہو روزون سے افتخار	ہر صوم کی جزا ہوا خود خالق انام

الحاصل سرور انبیاء ہر دو سرا نے فضل و کمال پایا اور دولت سرائے سعادت انتما مین نزول اجلال فرمایا مشہور ہے کہ گرمی بستر اطہر کی ہنوز نہ گئی تہی زنجیر حجرہ کی ہنوز ہلتی رہی روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ عرصہ تین ساعت کا آمد و رفت مین گذرا ہے حضرت شیخ مجدد الف ثانی اور دیگر حضرات صوفیہ اہل معانی سے نقل ہے کہ آپ کا معراج مین جانا نمونہ عالم آخرت کا ہوا ہے اور اس عالم مین زمانہ کی پیمائش نہین ہے کہتے ہین کہ صدہا سال کے کام ایک لمحہ مین ہو جاتے ہین حضرت نے صبح کو حال معراج کا بیان فرمایا کافرون نے صادق اللسان کو جہٹلایا مسخرے استعجاب سے ہنسے وسوسے اون کے دلون مین بسے لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیشہ تمنے محمد کو سچا کہا اب کہو کیا کہو گے یہہ بات سنکر عاجز ہو گئے کہ محمد بیت المقدس مین

اپنا جانا اور آسمانون پر جاکر واپس آنا ظاہر کرتے ہین اور یہہ واقعہ خلاف فہم و فراست عقل و
کیاست کے باہر کرتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اسے بہلا محمدؐ نے کبہی جہوٹہ نہین
بولا نہ جہوٹی بات سے زبان کو کہولا وہ جو کچہہ کہتے ہین وہ بجا ہے اوسمین نہ جہوٹہ ذرا ہے
پہر حضرت ابوبکرؓ پاس سرور کے گئے حضرت نے سب حالات معراج کے کہے اونہون
نے صدقت کہا اونکا خطاب صدیق ہوا ابوجہل نے کذبت کہا وہ زندیق ہوا جناب
فاطمہؑ زہرا بتول عذرا اپنے پدر بزرگوار احمد مختارؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین
اور بدریافت حالات معراج مسرت امتزاج کے خالق کردگار کی شاکر ہوئین اونہون نے
یہہ بہی استفسار کیا کہ آپنی کبریا خدا نے کیا کیا فرمایا حضرت نے اونکو سب سنایا اور یہہ کہا
کہ یہہ حکم خدا رہا کہ مین نے تیری امت پر نظر فرمائی مگر بجز بخشش کے کوئی بات نہ پائی
حضرت فاطمہ علیہا السلام امت خیر الانام کی بہت خیرخواہ اور غمخوار تہین لہذا نہایت مشکور
پروردگار تہین کافرون نے کہا کہ ہم اصلا حالات سماوات کے نہین جانتے ہین مگر
مقامات بیت المقدس اور اوسکے نشانات کو پہچانتے ہین اور ہماری دانست مین محمدؐ
بیت المقدس پاک سرشت مین نہ کبہی گئے نہ کبہی رہے اونہون نے نقشہ اوسکا پوچہا آپکو
اوسکے بیان مین اسلیئے تامل ہوا کہ آپ وہان رات مین گئے تہے اور نہ خیالات اوسکی
اقتضد کے رہتے تہے فورًا قادر قدیر نے بیت المقدس پرتنویر کو آپ کے روبرو
پیش کیا آپ نے اوسکو دیکہکر سب مقامات و مکانات کو بتلادیا بیانات نشانات
خوب ہوئے کفار ناہنجار محجوب ہوئے قافلہ کفار کا پہر تجارت شام کو گیا تہا
آپنے اوسکی واپسی کا حال کہا اور یہہ فرمایا کہ بدہ کے دن قافلہ مکہ مین آجائیگا۔ توقف نہ پائیگا
اوس روز قافلہ شام تک نہ آیا خدا نے دنکو اتنا بڑہایا کہ وہ قافلہ داخل ہوگیا۔ حضرت کا صدق کامل ہوگیا

یہی کی برتری خوب ہی کہ رسائی عرش پراد سنے کی — بلغ العلےٰ بکمالہ
وہ ضیا ہے مظہر نور کی کہ جہان مین جسکی ہے روشنی — کشف الدجےٰ بجمالہ
ہی عجیب ذات محمدی وہ رہا خلیق ہوا سخی — حسنت جمیع خصالہ
وہ نبی ہے صل علےٰ صفی یہہ ہی کہنے رہوا ہی امتی — صلوا علیہ و آلہ

کیا بیان ہو داستان ہجرت محبوب کا
ذکر ہجرت ہی جسمین ہر عاشق مہجور ہے

جبکہ شرایع واحکام نے کثرت پائی اور جہل وعداوت قریش مین شدت آئی تو حضرت معاون دین کے طلبگار ہوئے جناب رب العزت سے امیدوار ہوئے کہ کوئی سبب ایسا لا کلام پیدا ہو کہ قوم ناصر دین اسلام ہویدا ہو چنانچہ گیارہوین سال نبوت بنی عبدالاشہل سے بروایت معتبر چہہ نفر قبیلہ خزرج نے موسم حج مین اسلام پایا اور عقبۂ اولی کہنے مین اوسکا نام آیا پہر بارہوین برس دوازدہ کس اوس وخزرج بموسم حج مشرف باسلام ہوا اور وہ عقبۂ ثانیہ سے مشہور انام ہوئے حضرت نے مصعب بن عمیر کو بوقت اونکی مراجعت کے اون کے ہمراہ کیا اور سبکو سپرد الله کیا مصعب نے مدینہ مین پہونچکر اونکی مساعدت سے اظہار دعوت اسلام کیا اور بنہایت جرأت سے افشائے شرایع و احکام کیا ایک روز مصعب بستان بنی عبدالاشہل مین گئے وہان تلاوت قرآن وذکر احادیث سید المرسلان جماعت محل مین کرتے رہے کسی نے سعد بن معاذ سرگروہ قوم کو اسکی خبر دی اوس نے وہان آکر بہ تکبر ریاست وبہ نخوت امارت تقریر

پر شر کی اور یہہ کہا کہ نہین روا کہ تو ان بے خبرون کو بہکائے اور اونہون نے
جو باتین نہین سنین اونکو سنائے اگر پہر یہان آئیگا تو بہت پچتائیگا اسکو سنتے ہی سب
لوگ بہاگ گئے بے لاگ گئی دوسرے روز مصعب ہمراہ اسعد بن زرارہ برائے
طلاوت قرآن و دعوت ایمان قریب اوسی مقام کے آئے اور فضایل و اکرام
مسایل اسلام کے سنائے پہر کسی نے خبر سعد بن معاذ بیخبر کو دی اوسنے اگر ممانعت
بہ نرمی کی جب اسعد بن زرارہ نے اوسکو نرم پایا نہ گرم پایا تو یہہ فرمایا کہ تجکو یہہ لازم آیا
کہ اسکا کلام سنو کہ کیا کہتا ہے پہر اوسپر غور کرو کہ وہ کلام کیا مطلب دیتا ہے
اگر کلام اسکا برا ہے تو یہہ روا ہے کہ اپنے دلایل سے نصیحت و زجر نہ کرو
اور بہلا ہے تو پہر یہہ بجا ہے کہ اوس سے ہدایت کو غنیمت سمجہو سعد بن معاذ نے
کہا کہ کہو کیا ہے تمہارا مدعا مصعب نے پڑہی یہہ سورہ کلام کریم بسم اللہ
الرحمن الرحیم حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا
لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب
عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی
فی الاولین اسکو سنتے ہی اوسکو ہوا یقین کہ کلمات عظیم البرکات ہین اور یہہ ہدایات
بالصفات ہین اگرچہ اسوقت مین اوسنے اظہار شہادت نہ کیا مگر اوسکے باطن کو نور
ہدایت ایمان سے گہیر لیا پہر وہ اپنی قوم مین آیا اور تمامی بنی عبد الاشہل کو بولایا
خود ایمان لایا اور اون سب کو مسلمان فرمایا مصعب بن عمیر بعد تعلیم احکام و شرایع
مع الخیر معہ انصار کثیر بصحب قافلہ حجاج اہل تکفیر قریب پانصد یا زاید نفر اوس
و خزرج بموسم حج مکہ مین آئے اور دو عورت بسعادت مستند اور [illegible]

یا تہتر مرد بوقت دو ثلث شب گذشتہ قافلہ سے خفیہ نکلکر جبل متصل عقبہ مذکورہ پر
رجوع لائے اور وہان بانتظار طلوع جمال جہان آرائے سید ابرار قیام کیا
جناب رسالت مآب نے معہ عم خود حضرت عباس خیر الناس کے تشریف شریف
لاکر جلوۂ احتشام دیا جب حضرت نے اوس گروہ نیک خصلت کو اپنی طرف
متوجہ پایا تو اوسکو بشرف بیعت اسلام مشرف پایا حضرت عباس حق شناس نے
بپاس محبت اشرف الناس کے فرمایا اور کلام نصیحت اقتباس حقیقت
اساس سُنایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ محمدؐ عالی نسب والاحسب ہی اور با عزت و
عظمت حق طلب ہی اگر تم اپنے نفس پر اعتماد رکھتے ہو تو البتہ وفائے اتحاد کر سکتے
ہو ورنہ بہت پشیمانی ہوگی نہایت پریشانی ہوگی بالاتفاق سبنے کہا کہ ای عباس
باوفا انشا اللہ ہم کسی راہ بیوفائی نہ کرینگے ہرگز جدائی نہ کرینگے پھر اُنہون نے آپسے
عرض کیا کہ آنبی کبریا ہم سے جو عہد لینا چاہو اوسکو بتلاؤ حضرت نے کہا کہ یہہ ہے
عہد خدا کہ اوسکی عبادت کرو شرک و بدعت سے بچو اور میرا یہہ ہی تعہد ہے
یہہ ہی تم سے مجھکو ترصد ہے کہ تبلیغ رسالت مین مجکو اعانت دو جہاد مین میری
حمایت کرو میری متابعت سے انحراف نہو اطاعت کے خلاف نہو امر
معروف و نہی منکر کو بجالاؤ آپ کو گناہون سے بچاؤ سخن حق کہو راہ خدائے
ذوالجلال مین انفاق مال دیتے رہو وہ بولے اور اوہون نے اپنے راز دل
کھولے کہ اے رسول خدا ہمکو نہین خوف ذرا حرب و قتال ہمارا کام ہے
جنگ و جدال سے ہمارا نام ہے یہود سے ہماری روابط و سوابق ہین اور باہم عہود و واثق ہین۔
اب ہم اونکو قطع کرتے ہین بالکل دفع کرسکتے نہین مگر ہم ڈرتے ہین اور اس

خوف ہین مرتے ہین کہ آپ بہ حمایت رب العزت غلبہ و نصرت پائین اور ہمکو تنہا آفت
مین چھوڑ جائین حضرت نے تبسم کیا اور یہہ جواب معظم دیا کہ ہرگز نہ ایسا ہوگا جیسا ہوگا ظاہر
ویسا ہوگا ہر بات خدا کے ہاتھہ ہے میرا جینا مرنا تمہارے ساتھہ ہے میرا تمہارا نہ کوئی
غیر چلن ہے جان با جان تن با تن ہے جو تم سے اڑیگا مین اوس سے اڑونگا جو تمسے
لڑیگا مین اوس سے لڑونگا اور جو تم سے اصلاح چاہے گا مین اوس سے اصلاح
چاہونگا جو تمہاری فلاح چاہیگا مین اوسکی فلاح چاہونگا پھر اُنہون نے عرض کیا
کہ نبی الورا اگر ہم راہ خدا مین جان و مال سے فدا ہو جائینگے تو اوسکی کیا جزا پائینگے۔
آپنے کہا کہ اے گروہ باوفا جنات تجری من تحتها الانهار جزا ہے بہترین
نعمات دیدار خدا ہے پھر بسم اللہ یا رسول اللہ کہکر اونکی ارادت کامل ہوئی اوسیوقت
یہہ آیۂ کریمہ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم بان
لهم الجنة نازل ہوئی یہہ واقعہ شہر ذی الحجہ مین نبوت سے تیرہوین سال ہجرت سے
قبل سہ ماہ مع الافضال وقوع مین آیا اور اوسکو عقبۂ کبرا اور بعض نے عقبۂ ثانیہ
فرمایا بارہ کس اکابر انصار نفیس و رئیس ہین مگر باہم سب انیس و جلیس ہین
ایک شخص نے انصار مین سے کہا کہ ای رسول خدا اسوقت مشرکین منا مین جمع ہین
دشمن مبتلائے طمع ہین اگر حکم ہو تو مین اون سے لڑون اونکو تہ تیغ بیدریغ کردن
آپنے فرمایا کہ کوئی حکم جہاد بمقابلہ کفار بدنہاد نہین آیا پھر انصار نے محبوب رب
کردگار سے مدینہ کے چلنے کی درخواست کی حضرت نے یہہ گفتگو درست و راست
کی کہ ہنوز کوئی حکم خداوند نعمت جہت ہجرت نہین آیا اور نہ کسی وقت نے تعین
پایا جب امر الٰہی ہوگا تو فوراً عمل تعمیل حکم شاہی ہوگا آپنے اونکو رخصت فرمایا خاص

وقت جمعیت آیا حضرت کو بہجت و سرور ہوا ہر کافر نا ہنجار بوجہ متابعت انصار رنجور ہوا۔

حرمان کہین ہین ہین کہین ارمان نئے نئے
کرتا ہے مہربانیان دیتا ہے ہر مراد
اب کیجئے نہ دست درازی تو ای جنون
ہوگا نہ پاس غیر رہے گا خیال دوست
ہوتا ہے کوئی تیرہ درون کوئی سرخرو
کرتے ہین خال مصحف رخ کی تلاوتین

ابتو خدا دکہاتا ہے سامان نئے نئے
ہوتے ہین خوب یار کے احسان نئے نئے
داماں نئے نئے ہین گریبان نئے نئے
جاری کئے ہین یار نے فرمان نئے نئے
لاتا ہے رنگ عالم امکان نئے نئے
کافر بہی ہوگئے ہین مسلمان نئے نئے

ثاقب ترے سخن کی نہین قدر جائیگی
پیدا ہوئی ہین گرچہ سخندان نئے نئے

جبکہ حضرت کو ہجرت کا کرنا خواب مین نظر آیا تو آپ نے مہاجرت کو مدنظر فرمایا اگرچہ آپکو بوجہ عدم تعین وقت توقف سخت رہا مگر آپ نے اپنے اصحاب کبار اور احباب جان نثار سے مدینہ کے جانے کو کہا چنانچہ بموجب فرمان شہنشاہ دوجہان کے حضرات عمر خطاب معہ برادر خود زید بن خطاب عیاش بن ربیعہ حمزہ بن مطلب عبد الرحمن بن عوف طلحہ بن عبد اللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر عبد اللہ بن مسعود بلال باکمال وغیرہم مخلصین رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ کو گئے اور آپکے پاس صرف حضرت علی مرتضی اور صدیق باصفا رضی اللہ عنہما رہے جبکہ صحابہ مدینہ کو روانہ ہوگئے تو کفار نابکار تیر ندامت و تفنگ خجالت کے نشانہ ہوگئے شر و فساد کرنا چاہا عداوت و عناد مین مرنا چاہا ایکدن قریش مثل ابوجہل وغیرہ بداندیش دار الندوہ مین داخل ہوئے اور وہان کفار بدکردار ایک جلسہ مین شامل ہوئے پہر ابلیس بصورت پیر مرد آیا اوسکی آنے سی

ہر کافر پر حسد گہبرایا اوسنے کہا نہ ڈرو ذرا مین ساکن نجد ہون تمہارا ہمدرد ہون اب
تمہاری مشورت پوری ہوجائیگی نہ مصلحت ادہوری ہوجائیگی یہہ سنکر کفار
مسرور ہوئی بشیتر ناہنجار مغرور ہوئے بعدہٗ کافرون نے کہا کہ ای پیرمرد دانا محمدؐ
نے ہمکو بہت مجبور کیاہے ہمارے دلون کو رنجور کیاہے ہماری جماعت مین
تفرقہ ڈالا ہماری عداوت مین اپنا حوصلہ نکالا ہم اونکا دفع ہونا چاہتے ہین قلع وقمع
ہونا چاہتے ہین اون مین سے ایک شخص نے کہا کہ میری دانست مین یہہ بہتر
رہا کہ محمدؐ کو محبوس محبس کیا جائے تاکہ اونکے پاس کوئی نہ آنے جانے شیطان نے
کہا کہ نامناسب ہے یہہ سزا ضرور اونکے تابعین خصومت کرینگے معتقدین شماتت
دہرینگے جدال وقتال ہوگا مآل وبال ہوگا دوسرا بولا یہہ ہے اولےٰ کہ محمدؐ کو یہان
سے نکالو اپنا دین سنبہالو ابلیس پر تلبیس نے کہا کہ یہہ بہی نہین اچہا محمدؐ ساحر البیان
ہین شاعراللسان ہین جہان جائینگے وہان آفت مچائینگے لوگ مسخر ہوجائینگے قوت
زیادہ تر پائینگے بالآخر ابوجہل نے مشورت کی اور اپنی یہہ رائے دی کہ چند جوانان
انتخابًا قرار پائین اور وہ رات مین بخانہ محمدؐ گہس جائین اونکو مہلت ندین فورًا قتل کرین
بنی ہاشم تمامی قریش سے تاب مقاومت نہ لائینگے ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجائینگے
شیطان علیہ اللعن کی یہہ رائے ناپسند پسند آئی اوسنے یہہ تدبیر چند در چند بتلائی جبکہ
یہہ تجویز قرار پائی تو کفار نے قتل محمدؐ کی ٹہیرائی علام الغیوب نے اپنے محبوب کو یہہ خبرین
دین واذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك
ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین ہرچند کہ عزم بالجزم حضرت
کا بجہت مہاجرت بحکم - ان الله یامرك ما لهجرة کے تہا مگر

بمشیت رب العزت دن مین اتفاق جانے کا ہوا رات مین کفار بدکردار نے
در اقدس خانہ مقدس کو گھیرا اور اپنا رخ سیاہ بسوئے آرام گاہ شہنشاہ پہیرا
حضرت نے فوراً جناب علی مرتضیٰ شیر خدا کو اپنے بستر اطہر پر لٹایا اور اپنی ردائے
مبارک کو اوڑہایا اور ارشاد فرمایا کہ اے کاشف الغطا یا خدا تمہاری محافظت
فرمائیگا تمکو کوئی کافر بدطینت نہ ستائیگا اور جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ حوالہ
امیر المومنین کے کین اور یہہ کہا کہ ای مرتضیٰ یہہ امانتین پاس مالکون کے پہونچا نا
اور مدینہ کو آنا پہر سید المرسلین سورہ یٰسین فاغشینٰھم فھم لا یبصرون
تک پڑہکر دروازہ پر نکل گئے اور ایک مشت خاک کفار سفاک پر پہینک کر وہان سے
نکل گئے وہان شیطان آیا اوس نے کافرون کو جتلایا کہ اے گروہ نادان محمدؐ ذی
شان تمہارے رو برو آنکھون پر خاک ڈالکر چلے گئے تم اندھون کی طرح سحر
یہان کھڑے رہے کافرون نے جو اپنے روبرو سر پر ہاتہون کو پہرا با تو اثر
خاک کا اونپر پایا بالاخر مشرکان اندر مکان کے گھسے اور جناب امیر کہٹکا سنکر اوٹھے
کافرون نے اونسے پوچھا محمدؐ کہان ہین اونہون نے فرمایا وہ نہ یہان ہین کفار نے
حیدر کرار سے کچھہ مزاحمت نہ کی اور برائے جستجوئے محمدؐ جوستجو کے راہ لی
حضرت خیر البشر بخانہ صدیق اکبر گئے اور کچھہ باتین اون سے کرتے رہے پہر
اون کو اپنے ہمراہ لیکر اسلیئے پا برہنہ چلے کہ معاندین بددین کو آثار قدم نہ ملے
جب پائے مبارک زخمون سے خونریز ہوئے تو حضرت صدیق حیرت
انگیز ہوئے پہر اونہون نے حضرت کو اپنے کاندہون پر چڑہایا اور غار ثور تک
پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول کبریا غار جبال مین اکثر حشرات ہوتے ہین

نیشتر خلشات ہوتے ہین ہین اوّل غار مین جاتا ہون اوسکو صفا بناتا ہون چنانچہ احمد مختار
باہر با صرار رہے یار غار غار تیرہ و تار مین گئے مغاک کی صفائی کی خاک کو نہائی دی اور
اپنی چادر کے پارچون سے سوراخون کو بند کیا ایک روزن باقی اپنا پائے دلپسند
رکھدیا پہر حضرت کو بولایا آپنے اوس مین قدم رنجہ فرمایا سرور نے زانوے صدیق
رفیق پر اپنا سرانور رکھا ضبط نوم نہوسکا آپ سو گئے حضرت صدیق بیٹھے رہے دفعۃً
مار زہردار نے پائے صدیق با وقار مین کاٹا مگر خون نہ چاٹا اگرچہ ابوبکر خوش سیر نے
سخت ایذا پائی مگر اصلا جنبش نفرمائی جب شداید زہر زاید کے لپکے تو بے اختیار روئے
مبارک سید ابرار پر آنسو ٹپکے حضرت نے چونک کر ابوبکر پر نظر فرمائی اونکی حالت
بہت مضطر پائی آپنے فرمایا اے صدیق کیا پیش آیا عرض کیا کہ اے حبیب کبریا مین نے
اس غار مین ایک سوراخ کو اپنے پاشنہ پا سے پاٹا ہے اوس مین سانپ نے کاٹا ہے
آپنے آب دہن مبارک اپنا جائے گزیدہ پر لگایا بالفضل شافی مطلق اثر صحت تمام مقام
آفت رسیدہ پر آیا جب سید ابرار داخل غار ہوئے تو در غار پر درختان مغیلان نمودار
ہوئے اوسپر مکڑی نے اپنا جالا پہیلایا اور اوس غار پر کبوتر کے جوڑے نے اپنا
آشیانہ بنایا انڈے سینے آیا یہہ بہی تواریخ مین پایا کہ اوس مکڑی نے اول داؤد
علیہ السلام پر اوقت طلب جالوت بدنام کے تسبیح کہی اور دیگر بار درغار جناب سید
الانام علیہ السلام پر تسبیح کرنی اوس عنکبوت نیک انجام کی صحیح رہی اور کبوتران حرم
اوس جفت کبوتر خوش قسم کی نسل مین ہین بہت نیک اصل مین ہین ببرکت دعائے حضرت
تا روز قیامت ہر آفت سے محفوظ رہینگے بہایت محافظت سے محفوظ رہینگے الغرض
علی الصباح کفار بد اصلاح بتلاش سرور غار پر آئے صدیق اکبر نے اونکے پانون دیکہے

پائے ابوبکر بخوف ضرر پیغمبر محزون ہوئے اور مضطرب و ملول ہوئے حضرت نے کہا
لاتحزن ان اللہ معنا جب کافر ولن نے کڑی کا جالا اور کبوتر کا جوڑا دیکھا تو
ٹھٹکیا اونکا سب لیکہا کفار وہان سے چلے گئے اپنے قصد سے نا امید ہے جناب
باری نے اپنی شان ستاری دکہلائی کہ تار عنکبوت اور طیارہ وحشی بہت سے
حفاظت حضرت کی فرمائی فی الواقع ہزاران جوانان جنگی سے یہہ کام ہوتا اور بلبشہ ان
زرہ آہنی سے یہہ نیک انجام ہوتا قصہ ہجرت مین رب العزت نے اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب کو یہہ افضلیت مرحمت کی کہ جناب امیر ذی شان نے محل خوف
جان مین داد جان نثاری بلا دہشت دی اونکی شان والا مین خداوند تعالے کا یہہ ارشاد
ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد ہے اور فضیلت ابوبکر جان نثار پیغمبر اذ یقول لصاحبہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے ظاہر ہے اور بشارت معیت خاصہ الٰہیہ سے باہم ہی
اہل تحقیق نے یہہ نکتہ تدقیق تحریر کیا کہ اصحاب حضرت موسیٰ نے بہنگام تعقب فرعون انا
کے انا لمدرکون کو تقریر کیا تو حضرت موسیٰ نے کلا ان معی ربی
سیہدین کہا اور مقولہ محمدیہ مین لاتحزن ان اللہ معنا ہے پس امتیاز
ہر دو مقولات سے تفاوت ثابت ہے اوس مین نہ کسی حجت کی حاجت ہے کہ حضرت
موسیٰ نے اپنے اصحاب کو بلفظ کلا حسب محاورہ عرب زجر کیا اور نہ معیت خاصہ الٰہی کا
اونکو اجر دیا جناب صاحب لولاک نے اپنے کلام پاک کو لاتحزن کلمہ طمانیت آمیز محبت
انگیز سے شروع کیا اور اپنے صاحب کو بھی ان اللہ معنا سے معیت خاصہ الٰہی کا
شرف دیا اس سے علویت فخر رسالت کی بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ کے پائی جاتی

ہمراہ درفضیلت حضرت ابوبکر باوفا کی بہ نسبت اصحاب موسیٰ کے بتلائی جاتی ہے عامر
بن فہیرہ نام آزاد صدیق نیک نہاد متصل غار فیض آثار بکریان چرا تے تھے اور دودہ
اونکا حضرت خداوند نعمت کو پلاتے تھے عبداللہ پسر جوان صدیق صداقت پناہ مجالس
قریش مین جاتے تھے اور خبرین لا کر رات مین حضرت کو سناتے تھے المطلب مہر اوج
رسالت ماہ برج نبوت تین روز غار ثور سعادت اندوز مین رہے بعد تین دن کے
کلمات وہان سے نکلنے کے کہے عبداللہ بن اریقط دئلی حسب فرمان خیر البشر اونٹیان
غار پر حاضر لائے آپ نے سامان وہان سے جانے کے فرمائے جناب سرور وآبوبکر وعامر
بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکر براہ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ اریقط دئلی برائے راہبری
ہمراہ شہنشاہ زمانہ ہوئے اثنائے راہ مین رسالت پناہ نے گوشت اور چوہارے ام معبد سے
طلب فرمائے مگر اوسکے پاس نہ پائے حضرت نے گوشۂ خیمہ ام معبد مین ایک بکری پائی
آپنے اوسکے دوہنے کی اجازت چاہی ام معبد نے کہا کہ اے رسول خدا مین اس
بکری کا آپ کو دودہ پلاکر سعادت لیتی مگر افسوس ہے کہ یہہ بکری دودہ نہین دیتی
ایک مدت سے اسکے کچہہ پیدا نہین ہوتا اور بوجہ ناتوانی کے چرنے کو اتفاق صحرا نہین ہوتا
حضرت نے کہا کچہہ نہین پروا کیسی ہی ہو اوسکے دوہنے کی اجازت دو ام معبد نے پہر نہ
حجت کی آپکو اجازت دی حضرت نے بسم اللہ پڑہکر بکری کی تہنون کو پکڑا فوراً تہنون
کو دودہ سے اکٹہا حضرت نے دودہ دوہا ایک ظرف کلان دودہ سے پر ہوا آپ نے
ام معبد کو پلایا اور خود نوش فرمایا اور آپکی جماعت نے خوب سیر ہوکر پیا پہر حضرت نے
اوسی برتن کو دودہ سے بہر دیا جب یہہ واقعات اعجاز سرور کائنات فخر زمانہ ہوگئے
تو پہر حضرت وہان سے روانہ ہوگئے جب شام کو ابو معبد آئے تو اونہون نے یہہ عجیب

سامان پائے ام معبد نے آپکے سب حالات بیان فرمائے ام معبد و ابو معبد دونون
زن وشوہر ایمان لائے ابو معبد اصحاب مین شامل ہوئے اونکو اعزاز دینی حاصل ہوئے
کفار مکہ نے اشتہار دیا تہا اور یہہ اقرار کیا تہا کہ جو محمدؐ یا ابوبکرؓ کو پکڑ کر لائیگا یا قتل کر کے
آئیگا تو وہ ہم سے سو اونٹ پائیگا اور جو دونون کو گرفتار کر کر لائیگا تو وہ دو سو اونٹ کے
پانیکا مستحق ہوجائیگا جب سراقہ بن مالک بن جعشم نے مضمون شتہرہ کفار سنا تو اوس نے
بطمع انعام اپنا سر دُہنا وہ حضرت کی تلاش مین تہا کسی نے اوس سے کہا کہ ابہی چند شتر
سواران ادہر سے جاتے ہتے خدا جانے کہان سے آتے تہے شاید یہہ وہی شخص
ہون کہ جن سے قریش کے مطالب خاص ہون سراقہ نے قصد تعقب کیا مگر بخیال پیش
قدمی اون لوگون کو دہوکا دیا اپنا گہوڑا اتار کر لایا نیچے ایک ٹیلے کے منگایا پہر سراقہ سرکش
کمان وترکش سے مسلح ہوکر سوار ہوا اور گہوڑے کو دوڑا کے نزدیک حضرت کے
نمودار ہوا صدیق اکبر نے اوسکو دیکہہ کہا کہ اے رسول خدا ایک سوار آیا آپنے
اوسکو ملاحظہ فرمایا حضرت نے اوسکو بد دعا کی اوسپر اَئی آفت بلا کی کہ گہوڑا اوس کا
شکم تک زمین مین دہنسا وہ سخت بلا مین پہنسا اوس نے واویلا کیا اور یہہ کہدیا کہ تم
دونون صاحبون کی بد دعا کا یہہ اثر ہے اب تمہاری دعا سے میرا دفع ضرر ہے مین
عہد کرتا ہون اور اسکوا پنے ذمہ دہرتا ہون کہ اگر مین اپنی واپسی مین تمہاری متلاشی کو
دیکہہ لونگا تو ضرور اوسکو پہیر دونگا حضرت نے دعا کی خدا نے پذیرا کی گہوڑا اوس کا
زمین سے نکل آیا اوسکو بلا سے بچایا سراقہ نے حضرت سے امان نامہ لکہا یا مگر اوسوقت
تک ایمان نہ لایا اوس سے جس متلاشی کو پایا اوسکو حسب عہد واپس کرایا بعدہٗ سراقہ
ایمان لایا اصحابہ مین آیا یہہ معجزہ محمد عربی مثل معجزہ موسیٰ نبی کے تہا مفسرین نے

تفاسیر مین لکہا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے قارون ذوفنون کو حکم زکواۃ کا دیا
اور بحکم خدا ایک ہزار درم مین سے ایکدرم کا دینا مقرر کیا تو قارون ملعون کو بپاسداری
اپنی دولت بیشماری کے یہہ امر سخت ناگوار ہوا اور بوجہ کینہ دیرینہ کے حضرت موسیٰ کا درپئے
آزار ہوا اگرچہ قارون مطعون بہت مالدار رئیس تہا مگر وہ نہایت خسیس تہا اوس نے
لوگون کو جمع کیا اور یہہ کہدیا کہ موسیٰ باتین بناتے ہین ہمارا تمہارا مال اس حیلہ سے لینا
چاہتے ہین المدعا مشورہ نامسزا ایک زن فاحشہ فاجرہ حاملہ زنا کو بلایا اور اوسکو بطمع مال
و زر بہکایا کہ تو موسیٰ کا زنا کرنا اپنے ساتھہ بنی اسرائیل مین بیان کرنا اور اون سے حاملہ ہونا
اپنا عیان کرنا المختصر ایک روز حضرت موسیٰ پیغمبر وعظ فرما رہے ہتے احکام حد و قصاص
سنا رہے ہتے جب حضرت موسیٰ نے یہہ فرمایا اور سبکو سنایا کہ جو کوئی مرد ناکتخدا مرتکب زنا
پایا جائیگا تو وہ سو درّے کہا ئیگا اور جو مرد کتخدا مجرم زنا قرار دیا جائیگا تو وہ سنگسار
کیا جائیگا قارون بحال زبون اوٹہا اور اوسنے بلا تامل یہہ کہا کہ اے موسیٰ اگر
تم سے ایسا ہو تو کیا ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجکو اور علحدہ کرہی حکم ہین آیا اگر
مجہسے ایسا ہو تو مجکو بہی یہہ ہی سزا ہو قارون مطعون بولا کہ اے موسیٰ اب مین نے
تمہارا عیب کہولا کہ ایک عورت کو تم سے یہہ ہی دعویٰ ہے اور تمہاری نسبت
اوس نے سچ کہا ہے حضرت موسیٰ نے کہا اوسکو بلواؤ جو وہ کہتی ہے وہی
سنواؤ قارون بدشگون نے اوس عورت کو حاضر کرایا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے
دریافت فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے اب کس فکر مین رہتی ہے اوس نے کہا کہ اے
موسیٰ کیا کہون عجب تردد مین ہون کہ قارون واژدون بخت مجہسے کہتا ہے اور مجکو
طمع مال و زر بجہت کار سخت دیتا ہے کہ تو موسیٰ پر اتہام زنا کر تم فرد نیک نہا د ہو

پاک نژاد ہو بیگناہ ہو جہان پناہ ہو اگر مین تم پر تہمت زنا کرون اوریا ہتھا مین ناحق تم پر دہرون تو خدا جانے میرا کیا حال ہو اور مجکو کیسا یہ زوال و منال ہو اسکو سنتے ہی حضرت موسیٰ کو ملال مین جوش جلال آیا یہہ جوش قارون ملعون پر وبال بلا لایا حضرت موسیٰ نے زمین سے کہا خذیہ یا اسکو نہ دے مہلت ذرا زمین سے قارون دون کو لیا نہ کچھ دقیقہ دیا قارون سرنگون ٹخنون تک زمین مین دہنسا سخت عقوبت مین پہنسا قارون آفت مشحون نے ہرچند عجز و انکساری کی آہ وزاری کی اور یہہ کہا کہ اے موسیٰ مجھپر رحم فرماؤ مجکو آفت سے بچاؤ لیکن حضرت موسیٰ نے اسکو قبول نکیا زمین کو خذیہ کا حکم دیا قارون ملعون گھٹنون تک زمین مین دہنسا زمین نے اوسکو سخت کسا قارون مطعون بہت گڑگڑایا مگر حضرت موسیٰ نے اوسکو نہ چھڑایا پہر حضرت موسیٰ نے کہا خذیہ زمین اوسکو بالکل نگلگئی لاش اوسکی مسلگئی پہر خدا نے خزائن کو اوسکے سر پر رکھکر زمین مین دہنسایا اوس نے سخت عذاب پایا ان دونون معجزون کی جو کیفیت ہی اوس سے مابہ الامتیاز رحمۃ اللعالمین کی فضیلت ہی سید المرسلین نے سراقہ کو خسف زمین سی بچایا بلکہ اوسکو امان نامہ عطا فرمایا اور حضرت موسیٰ کو قارون ملعون کی بیکسی پر رحم آیا اوسکو خسف زمین کرایا حضرت موسیٰ کے پاس وحی آئی خدا نے یہ بات فرمائی کہ اگر وہ مجھسے پناہ لیتا تو مین اوسکو نجات دیتا اسے مداحان محمد و اے ثناخوان احمد اگر فضیلت جناب خاتم الرسالت کی بیان مین آئے تو اوس سے تحقیر کسی رسول و نذیر کی نہ دہیان مین آئے حفاظت اسکی ضرور ہے حقارت ہر پیغمبر عالی مرتبت کی کفر مین قصور ہے البتہ بیان افضلیت سی کوئی الزام لازم نہین آتا ہی کہ نعوذ خدا

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض فرماتا ہے

ہی عجب عالم مین شاہا شان وشوکت آپکی
تمکو خالق نے کیا ہے رحمۃ اللعالمین

افضلیت مین ہی افضل فضیلت آپ کی
عام ہے ہر دوجہان مین خاص رحمت آپکی

اپنی شاہی مین دیا الفقر فخری کو شرف
ہی علوی مرتبت مین خوب ہمت آپ کی

کاہش ہجران مین ہوجاتی ہے جانکاہی ضرور
باعث کربت ہی مہجورون کو ہجرت آپ کی

آپ کرتے ہین حمایت بیکسی مین ای نبی
بیکسون کو بس غنیمت ہی اعانت آپکی

سینہ سے کیونکر نہو تا قلب مومن زرنگار
کیمیائے پرسعادت ہے نصیحت آپکی

یون ثناخوانی ثاقب سی ہی حسن شاعری
زینت شعر وسخن ہوتی ہے مدحت آپ کی

جب مدینۂ طیبہ قریب آیا تو سرورنے وہان بریدہ بن الحضیب اسلمی کو معہ ستر سواران کے پایا حضرت نے پوچھا کہ اے گروہ داناتم مین کون ہے سردار با نصیب اونہون نے کہا کہ بریدہ بن الحضیب آپ نے کہا **بردامرنا** پھر عند الاستفسار احمد مختار نام اپنے قبیلہ نیکنام کا اسلم بتلایا آپنے فرمایا **اسلمنا** پھر آپنے کہا کہ قبیلۂ اسلم مین کیا ہے تمہارا قوم ذی فہم اونہون نے کہا بنی سہم حضرت نے **اخرج سہمک** فرمایا اور بریدہ کو اپنے جمال جہان آرا اور مقال جان افزا سے مسخر پایا بریدہ صاحب الایقان معہ اپنے ہمراہیان کے ایمان لائے اور لشکر اسلام کے نشان بردار قرار پائے زہے قدرت قادر یکتا جسے رحمت یاد رب ہے ہمتا کہ بریدہ بطمع انعام مشتہرہ قریش بدانجام بغرض تعرض محمد خیر الانام اور بجہت مزاحمت احمد علیہ السلام کے آئے اور مشرف باسلام اور نشان بردار سید والا مقام ہو کر مرتبۂ احتشام کے پائے

اور معیت کثیر المنفعت خاتم الرسالت مین رہ مدینہ ذوالعظمت مین گیئے اہالیان مدینہ پاک بواسطہ تقبال صباح لولاک علی الصباح شہر سے باہر نکل کی راہ پر ہر روز آتے تہے اور مایوس ہو کر دوپہر کو واپس جاتے ایکدن حسب معمول آکر واپس چلے ایک یہودی نے سواری رسول باری کی دیکہی ایک ٹیلے کے تلے اوس نے کہا واپس نہ جاؤ تم یا معشر العرب ھذا اجالکم وہ لوگ خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے حضور پرنور کو عمدہ اہتمام اور تزک واحتشام سے مدینہ مقدسہ مین لیجاکر فاخر ہوئے مدینہ منورہ مین خوشیان اور شادیان جا بجا تہین دختران انصار ذی شان نغمہ سرا تہین۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع	وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
بدر نکلا برج ثنیات الوداع کوہ سے	ہم پہ واجب شکر ہے نکلی دعا انبوہ سے

قاموس مین معنی ثنیات الوداع کے اون گہاٹیون ... ہیں رخصت کی پائے ... کہین گہاٹیون تک صحابیان مدینہ برائے رخصت مسافران لگہ آئے گئے اور بعض اہل لغت اور محدثین باصفت نے موضع ثنیات الوداع کا مدینہ سے بجانب شام کہا ہے اور ایسا ہی صحیح بخاری سے ثابت ہوا ہے جب حضور فخر رسالت نے غزوہ تبوک سے معاودت فرمائی تہی تو لڑکیون نے بیت مذکورہ بالبداہت گائی تہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین اپنے عہد طفولیت ہشت یا نہ سالہ کی خبر دیتے ہین کہ جب مدینہ منورہ مین نور طلعت حضرت پرتوفزا ہوا تو مدینہ طیبہ پرضیا ہوا اور در و دیوار سے نور چمکتا تہا مثل تاب آفتاب چمکتا تہا حضرت نے منازل بنی عمر بن عوف با منزلت مین بماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ نزول اجلال فرمایا روز دوشنبہ مین ولادت باسعادت اور بعثت و ہجرت اور داخلہ مدینہ باعظمت اور واقعہ وفات حضرت وقوع مین آیا وہان مسجد قبا تہی وہ

نہایت نیک بناہتی تیسرے روز وہان حضرت علی مرتضی بعد اداے امانت بارونق
افروز ہوئے جناب مصطفے رسول خدا مسرت اندوز ہوئے چونکہ جناب مرتضی پیادہ پا
تشریف لائے تہے اسلئے آپ کے پاہاے مبارک نے آبلے جہلکتے پائے تہے حضرت
نے دست حق پرست اپنا اونپر ملا اونہون نے فوراً پائی شفا جناب سید الانام رسول
علیہ السلام وہان چودہ روز رہے بروز جمعہ بوقت نماز مسجد قبا مین گئے آپنے خطبہ بلیغ
پڑہا قلب ہر مومن کو جواہر انوار سے جڑا پہر حضرت بعد نماز جمع اپنے راحلہ خوش رفتار پر
سوار ہوکر متوجہ مدینہ ہوئے قبائل انصار پیادہ وسوار رکاب سعادت انتساب مین باقرینہ
ہوئے جب حضرت درمیان اکالہ البلدان کے آئے تو لوگون نے نشان عجب سامان کے
پائے اور یہہ کہا کہ اے رسول خدا ہر ایک کی ہے یہہ التجا کہ میرے غریب خانہ عجیب
کاشانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمائو اور اوسکو اپنے قیام مبارک
انجام سے مشین بناؤ خلوص و مودت اور خصوص محبت کا اظہار کیا اور خدمت گذاری
وجان نثاری کا اقرار کیا آپنے سب کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ بات
سنائی کہ میری اونٹنی مامور ہے یہہ ضرور ہے کہ وہ جہان بیٹہہ جائگی وہی جگہہ میرے
قیام کی قرار پائیگی الغرض آپ کی اونٹنی وہان بیٹہہ گئی کہ جہان منبر اطہر مسجد شریف
کی جگہہ ہے اوسکے متصل مکان ابو ایوب انصاری کا تہا اور وہ بادشاہی تیاری کا
تہا اسباب حضرت کا اوس مین رکہا پہر کوئی کچہہ نہ کہسکا آپنے وہان قیام فرمایا۔
آرام پایا ابو ایوب اولاد شامول بگانہ زمین کے تہے شامول سردار چار سو علماء
مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تہے اتفاقاً وہ بادشاہ عالیجاہ مدینہ باسکینہ
مین آیا اوس نے مدینہ کو غیر آباد پایا وہان ایک چشمہ جاری تہا عالم بہاری تہا

علما، اوس مقام کو ہجرت گاہ نبی اللہ سمجھکر وہان آباد ہوئے انصار اونکی اولاد مین
خیر العباد ہوئے بادشاہ نے بھی وہان رہنے کا قصد کیا مگر اوسکو تعلقات سلطنت
نے نہ رہنے دیا عالمون کو اوسنے رہنے کی اجازت دی مکان قیام گاہ سید
المرسلان کی تعمیر کی اور ایک ایمان نامہ بنام سرور زمانہ لکھا کر حوالہ شامول کیا اور
یہہ کہدیا کہ جو تمہاری اولاد سے زمان سید پیغمبران مین رہیگا وہ میر اسلام نبی آخر
الزمان سے کہیگا اور اس نامہ کو اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا دیگا وہ بہت ثواب
لیگا چنانچہ وہ نامہ بخانہ ابو ایوب انصاری چلا آیا ابو ایوب نے جو شامول کی اکیسوین
پشت مین تھے اور بختیاری معقول کی نشست مین تھے اوسکو خدمت فیضدرجت
حضرت مین پہونچایا جس زمین پر اونٹنی کے بیٹھنے کی خصوصیت تھی وہ دو یتیمونکی
ملکیت تھی دونون یتیم اسود بن زرارہ کی نگرانی مین تھے پرورش ونگہبانی مین تھے
حضرت نے دس درم مال ابوبکر یار غار سے اوسکو خرید فرمایا اور اوس پر مسجد
اور حجرات اقدس کو بنایا مدینہ مین عبد اللہ بن سلام علامہ یہود نزد سید الانام آئے
وہان بعض اصحاب سرور پیغمبران فراہم پائے اونھون نے جناب رسالت مآب سے
اپنی دانست مین سوالات لاجواب کئے مگر آپنے جوابات باصواب دئے کہ
علامت قیامت مین مشرق سے مغرب کو خلایق کی لیجانے والی ایک آتش
سوزان ہوگی اور کباب جگر ماہی پہلے غذا ئے اہل جنان ہوگی اور جو نطفہ
مان کا غالب ہوجاتا ہے تو ولد بجانب مادر مشابہت دکھلاتا ہے اور اگر
نطفہ باپ کا غلبہ لاتا ہے تو پسر بطرف پدر مناسبت پاتا ہے عبد اللہ بن سلام
نے اسکو سنکر کہا کہ اے رسول خدا یہی کتب سابقہ مین ہے لکھا اس مین

شک نہین ذرا پہر وہ ایمان لائے اسلام مین آئے سلمان فارسی مجوس فارس ہتے
دین مجوسی کو چہوڑکر بہ دین عیسائی نصاری کے ہم مجالس ہتے اونہون نے علمائے
یہود و نصاری سے حضرت کی خبر پائی تہی اور کیفیت ہجرت بہی اونکی سماعت مین آئی
تہی اسلیئے وہ مدینہ مین آگئے ہتے ہرچند کہ کئی شخصون کے غلام قرار پا گیئے ہتے مگر اوسوقت
مین ایک یہودی کے غلام ہتے بہت نیکنام ہتے جب حضرت مدینہ پاک مین آئے تو وہ خدمت
بابرکت صاحب لولاک مین آئے اور ایک شے کو پیش کرکر صدقہ بتلایا آپنے فرمایا کہ ہمکو
صدقہ حرام ہے نہ صدقہ لینا ہمارا کام ہے حضرت نے اوس چیز کو نہ لیا دوسرے روز
اونہون نے کسی اور شے کو بطور ہدیہ پیش کیا حضرت نے اوسکو قبول فرمایا اونکو
بہت خوش آیا ایکدن سلمان کو مہر نبوت پشت خاتم الرسالت پر نظر آئی اونکے
دل مین یہہ بات قرار پائی کہ حضرت بلاشک نبی ہین یہہ دونون باتین موافق اخبار
سابق کے ثبوت نبوت کو قوی ہین لہذا وہ بلا تامل مسلمان ہو گئے صاحب ایمان
ہو گئے پہر حسب ارشاد رسول رب العباد اونہون نے بذریعہ کتابت اپنے مالک سے
بہ لجاجت آزادی چاہی اوسنے کہا کہ بندہ الہی درخواست تمہاری چالیس اوقیہ طلا پر
منظور ہے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ تین سو درخت خرما کے لگائے جائین جب اون مین
پہل آئین تب آزادی پائین کچہہ حجت نہ لائین حضرت نے اپنی دست مبارک سے
ہر درخت خرما کا لگایا اوسی سال مین سب درختون کو خدا نے بارور فرمایا اور
سونا بمقدار ایک بیضہ غنیمت مین آیا اوسکو حضرت نے حوالہ سلمان فرمایا حضرت
سلمان نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سونا کافی نہوگا اور وزن مقررہ کو وافی
نہوگا حضرت نے اپنی زبان فیض ترجمان اوس سونے پر لگائی اوسکی پوری تعداد

چالیس اوقیہ وزن مین آئی حضرت سلمان آزاد ہوئے خدمت حضرت مین رہکر بہت شاد ہوئے یہہ قدرت خدا ہے یہہ شان کبریا ہے کہ سرداران قریش مثل ابولہب لعین اور ابوجہل بددین کفر و ضلالت مین مبتلا رہے اور بادشاہان نصرانی بفضل یزدانی مانند نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل بے خدشہ مسلمان باخدا رہے کسی کی جہالت سے شامت آئی اور کسی نے ضلالت مین ہدایت پائی۔

یارب ہے یہہ بندون پہ عنایت تیری	ایسے ہین ہدایت مین اعانت تیری
رہتے ہین ضلالت مین سدا بدقسمت	خوش بخت کو رحمت سے حمایت تیری

جب مدینہ پاک مین صاحب لولاک کو ہجرت نیک فال سے دوسرا سال آیا تو بعض واقعات متعلقات اور بعض فتوحات غزوات نے وقوع پایا حضرت نے مدینہ مطہرہ مین آکر بحکم خالق اکبر سولہ یا سترہ مہینے تک بجانب بیت المقدس ہم منزل فلک نماز با نیاز ادا کی اور اس مین تالیف قلوب یہود اہل اسلام کی مرکوز خاطر با صفا تہی اگرچہ مسجد حرام کو قبلہ بنانے کے خیالات اکثر حضرت کو آتے تہے مگر آپ انتظار وحی فرماتے تہے اللہ نے وحی نازل فرمائی اور یہہ آیت کریمہ آئی **قد نری تقلب وجہك فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام** قبلہ بیت المقدس ہوگیا منسوخ تمام ہرچند کہ روایات مین اختلاف ہے مگر روایت بالا صحیح و صاف ہے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بتول عذرا جگر گوشہ رسول خدا تہین برگزیدہ جناب کبریا تہین حضرت اونکو سب سے زیادہ محبوب رکہتے تہے اور محبت اونکی بہت مرغوب رکہتے تہے خدا کی نہایت پیاری تہین مقبول جناب باری تہین

یہہ حضرت کا بیان ہے کہ فاطمہ سردار عورات جنان ہے اگرچہ بعض ذی اقتدار برگزیدہ
کردگار سے اونکی درخواست کی مگر حضرت نے وہ نامنظور بوجہ راست کی منشائے
رسول برائے مناکحت بتول با علی مرتضیٰ صاحب ال اتی تھا خواص سید ابرار نے
حیدر کرار سے کہا کہ آپ حضرت سے درخواست فاطمہ کیجئے اور بحضور سرور خود
جاکر بالمشافہ پیغام دیجئے حضرت نے فرمایا سب کو سنایا کہ مین مالدار نہین اسلیئے امیدوار
نہین سب نے کہا کہ اے مرتضیٰ اگر آپکی درخواست حسب دستور ہو گی تو وہ ضرور
منظور ہو گی حضرت علیؑ پاس جناب نبی کے گئے مگر بوجہ شرم کے خاموش رہے حضرت
نے کہا کہ یا علی کیا ہے مقصود دلی حضرت علی نے درخواست نسبت فاطمہ ظاہر کی
اور اپنی استطاعتی باہر کی حضرت نے مرحبا فرمایا اور آپکو یہہ پیغام خوش آیا پھر بواجہ انس بشیر
پیغمبر ایک حالت حضرت پر طاری ہوئی گویا وحی جاری ہوئی جب حالت حضرت بحال خود آئی
تو آپنے انس سے یہہ بات فرمائی کہ جبریل پاس سے رب جلیل کے آئے اور یہہ حکم پروردگار
لائے کہ نکاح فاطمہ کا علی سے کیا جائے پس اے انس یہہ مژدہ دوستون کو دیا جائے پھر آپنے
حضرت علی سے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا ہے اُنھون نے کہا یہہ عطیۂ خدا ہے کہ ایک زرہ
ایک گھوڑہ ہے اور نہ بہت ہے نہ تھوڑا ہے آپنے فروخت زرہ کی اجازت دی اور
گھوڑے کے بیچنے کی ممانعت کی حضرت علی نے چارسو اسی درم کو زرہ فروخت فرمائی اور
اور اوسکی کل قیمت پاس حضرت کے پہونچائی حضرت نے ایکمشت درم سپرد بلال کئے اور
باقی تفویض حضرت ام سلمہ خوش خصال کئے بلال حسب ارشاد رسول ایزد متعال خوشبو خرید
لائے اور حضرت ام سلمہ نے اسباب جہیز تیار فرمائی یعنی ایک چارپائی کلان دو نہالی
کتان دو چادر بردزیبا ایک تکیہ خوشنما دو بازو بند نقرئی دو گھڑی گلی ایک مشک آبی

ایک قدح آفتابی ایک آسیا اور دیگر اشیا کو ترتیب دیا اور ہر چیز کو باتہذیب کیا
اور حضرت نے مہاجرین والنصار کو طلب فرمایا ہر اک نہایت سرور و شادمانی بہجت و
کامرانی سے آیا شرکت محفل شادی سے ہر اک کا مرتبہ بڑہا حضرت نے خطبہ بلیغ پڑہا
نکاح حضرت فاطمہ زہرہ کا ساتہہ جناب علی مرتضیٰ کے وقوع مین آیا اور چارسو دینار فضہ
مہر قرار پایا جو بقدر ڈیڑہ سو ۱۵۰ تولہ وزن مین آیا حضرت علی نے اوسکو قبول فرمایا اور
اوس سے راضی ہونا اپنا سبکو سنایا حضرت نے طبق خرما کو لٹایا حاضرین نے
اوسکو لوٹ کر کہایا حضرت نے نکاح سے پہلے اپنی دختر فاطمہ سے دریافت فرمایا
کہ آیا تمہارا نکاح ساتہہ علی کے کیا جائے اور مہر قرار دیا جاے حضرت فاطمہ یہہ سنکر
خاموش رہین شرم سے کچہہ نہ کہہ سکین یہہ خاموشی اذن قرار پائی اور یہہ بات حکم
شریعت مین آئی کہ سکوت بکر بہنگام استیذان ولی قریب تر اذن مین داخل ہے
اور امور جواز نکاح مین شامل ہے پس حضرت نے بعد نکاح بی بی فاطمہ کو رخصت
کیا اور اسباب جہیز اون کے ساتہہ کر دیا آپ بی بی فاطمہ کے گہر گئے کلمات بزرگانہ
کہے اور پانی طلب کیا فاطمہ نے قدح چوبین مین پانی بہر دیا اوسکو سامنے حضور کے
لائین آپ نے اوسپر دعائین دم فرمائین حضرت نے اوس پانی مین آب دہن مبارک بہی
ڈالا ہو گیا وہ پانی برکت والا حضرت نے اوس پانی کو سر و سینہ مقدسہ جناب فاطمہ
پر چہڑکا اور شیطان لعین کو جہڑکا - اللهم انی اعیذها بک وذریتها من
الشیطان الرجیم فرمایا اور حضرت علی ولی کو بہی بلا کر پانی منگایا اور آپ نے
اوس مین اپنی کلی ڈالکر سر و سینہ اطہر اور ہر دو شانہ انور علی پر چہڑک دیا اور مثل دعائے
فاطمہ بحق مرتضیٰ استعمال دعا کیا اور دونون کے حق مین جمع الله شملکما

واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیراً طیباً

کہا بفضل خدا یہ اثر دعا ہاکہ اونکی ذریات بابرکات مین ایمہ اطہار اور اولیائے کبار پیدا ہوئے اور اون سے عجائبات کرامات و واقعات خرقہ عادات ہویدا ہوے اگرچہ اسوقت مین رسم ولیمہ نہ تہی مگر حضرت علی سے نے کی سبحان اللہ عجب ذات باصفات امیر المومنین امام العارفین ہے کہ جس سے تقویت گرین دین سید المرسلین ہے

مراسینہ ہی گنجینہ صفاتِ شاہِ شاہان کا
خزینہ خوش قرینہ ہی مری قلب ثناخوان کا

نقود معرفت ہین عرش کی گنج سلونی مین
عجب مخزن ہوا علم لدنی اوس سکے عرفانکا

رہا علم الیقین عین الیقین ہی بالیقین اوسکو
ہوا حق الیقین مصداق اوسکی صدق ایقانکا

یہین اوس راز دار حق سی اسرار خدا مخفی
وہ ستر قدرت قادر ہی واقف راز پنہانکا

طریق کشف اہل کوشف کی ہے توجہ سے
ہوا مشکور ہر پیر طریقت اوسکے احسانکا

یہہ شان مرتضائی ہی کہ اوسکی ذات تعالی نے
کیا نشوونما خاصان حق کی [illegible] ثناکا

علی ابن ابی طالب ہی غالب کل غالب ہی
وہی ہی قوت بازوئے [illegible] شیر یزدانکا

جہا نمین تیغ ہے لاسیف الا ذوالفقار اوسکی
نشان ہی لافتا الا علی اوس شاہ مردانکا

سر پر شاہ دین کا پایہ فرق عرش پر پہونچا
بہلا ایسا کہان پایہ ہوا [illegible] سلیمانکا

کیا نظم نبوت اوسنی خود اپنی ولایت مین
وزیر محتشم ہی وہ شہنشاہ [illegible] کا

امام دوجہان آقائی عالم ہے مرا مولا
غلام بندہ پرور ہون [illegible] کا

امیر کشور دین دستگیر مستمندان ہی
کمال فیض سے اوسکے [illegible]

کیا ہی مستفیض جود موجودات کو اوسنے
یہہ فیض عام مخلوقات [illegible]

جو ہے قدرت بارانی نیسان کرم اوسکا
ور [illegible] سی [illegible]

مذاق خلق مین کیونکر ہو نہ لطف جان افزا
مزا اخلاق مین ہے اوسکے اشفاق فزاوانکا

نبی ہے شہر علم حق ولی حق ہے در اوسکا
ہوا طور رسائی سالکان راہ عرفان کا

در خیبر کشا ہے حیدر کرار ہے صفدر
کرون کیا وصف مین اوس یاور ارباب ایمانکا

نہ ہو کیون روز و شب مین فرق حسن و حسین ظاہر
علی مہر عرب ہے اور یوسف ماہ کنعان کا

نبی و مرتضی شان خداوند دو عالم ہین
مرقع بنگیا اک نور دو نور درخشان کا

سمائی جسکے دل مین خوشنمائی اوسکے پرتو کی
نمایش مین وہ ہے جلوہ نما حسن نمایان کا

عجب کیا خود بخود بیخود ہون مین اوسکی تعشق مین
کہ محو عشق ہو جاتا ہے عاشق اپنے جانان کا

بلا حب امیر المومنین ہوتا نہین مومن
تولائے علی ہے عین ایمان ہر مسلمان کا

ہوا ہے آتش کینہ سے گلخن سینۂ دشمن
درون آتشکدہ ہے اوسکی اعدا و حسودان کا

زبان پر میری ہمنام خدا کا اسم اعظم ہے
ڈر آئے خیر مین کیا مجھکو شر وسواس شیطان کا

کیا ہے قاضی الحاجات نے حاجت روا اوسکو
لقب مشکلکشا ہے دلکشا اہل حرمان کا

ملا ہے سید عالی نسب سے سلسلہ میرا
نہین مجکو تردد خلق مین حال پریشانکا

معاون میرا مختار شفاعت گاہ محشر ہے
کہ بخشایش سے اوسکی عفو ہوگا میرے عصیانکا

علی و فاطمہ شبیر و شبر جان احمد ہین
رہا ہے ربط ثاقب پنجتن مین خاص اک جان کا

ہے غزوائے مصطفی کا یہہ بیان مختصر
مرجع فتح و ظفر ہر غزوۂ منصور ہے

جب حکم خدا بہ آیت خذلہم اللہ وما النصر الا من عند اللہ آیا اور

رسول کبریا نے بہدایت اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی
نصرہم لقدیر اذن پایا تو حضرت نے حکم غزا دیا مگر اوسکو مشروط بشرائط کیا پس حسب شرائط
غزائے بے تقصیر ہے ورنہ خطا قابل تعزیر ہے جب معاندین سید المرسلین کو ستاتے تھے
اور آپ اوس میں اندیشہ جان و ایمان پاتے تھے تو بحفظ خود اختیاری لڑتے تھے اور نیز
دین حق کی پاسداری کرتے تھے آپ نے کبھی ظلم کو پسند فرمایا نہ کوئی امر ظالمانہ آپ کا کسی
سے پایا اصطلاح ارباب سیر میں غزوا اوسکو کہتے ہیں کہ جس لشکر ظفر پیکر میں حضرت بنفس
نفیس خود ہوتے تھے اور جو فوج ظفر موج بھیجی جاتی تھی وہ سریہ کہلاتی تھی بارہویں ربیع الاول
کو حضرت داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے چونکہ غزوات سرور کائنات اکثر ہیں
اور سریہ عساکر سید السادات بیشتر ہیں اس مختصر میں گنجایش نہیں پاسکتے نگارش میں نہیں
آسکتے اسلئے نقشۂ ذیل میں اونکی وضاحت کی گئی البتہ بعض غزوات مشہورہ کی صراحت
کی گئی۔

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۱	ذیقعد نویں ۹ مہینے ہجرت سے	+	سعد بن ابی وقاص بطرف خرار	+
۲	صفر گیارہویں ۱۱ مہینے ہجرت سے	ابوا	+	ابوا میں پہونچکر پایہ بیدرہ مقام فرمای پھر واپس آئی
ایضاً	ربیع الاول تیرہویں ۱۳ مہینے ہجرت سے۔	بواط	+	قافلہ قریش میں امیہ بن خلف اور اوسکی ہمراہیوں کا ہجوم اوسکی طرف تھا جب مطلب نہ پایا تو لشکر اسلام لوٹ آیا۔
ایضاً	ایضاً	تلاش کرز	+	برای تلاش کرز بن جابر فہری بدر میں پہونچے پھر لوٹے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۲	جمادی الآخر سولہویں مہینے ہجرت سے	ذی العشیرہ	+	جب قافلے قریش کے شام کو جاتے تھے۔
ایضاً	۱۷ رمضان یوم جمعہ اونیسویں مہینے ہجرت سے	بدر قتال	+	+
ایضاً	۲۵ رمضان شروع اونیسویں[19] مہینے ہجرت سے	+	بطرف عصماء بنت مروان	عمیر عدی بن خرشہ نے عصماء بنت مروان کو قتل کیا۔
ایضاً	شوال بیسویں[20] مہینے ہجرت سے	+	سالم بن عمیرہ	ابا قل قتل ہوا۔
ایضاً	نصف شوال بیسویں[20] مہینے ہجرت سے	قینقاع	+	+
ایضاً	ذالحجہ بائیسویں[22] مہینے ہجرت سے	غزوۃ السویق	+	+
۳	محرم تیئیسویں[23] مہینے ہجرت سے	بنی سلیم موضع کدر	+	+
ایضاً	ربیع الاول پچیسویں[25] مہینے ہجرت سے	+	برائے قتل ابن اشرف	ابن اشرف مقتول ہوا۔
ایضاً	ربیع الاول پچیسویں[25] مہینے ہجرت سے	غطفان	+	یہہ غزوہ نجد کی طرف ہوا۔ اسکو ذوامر کہا
ایضاً	جمادی الاول ستائیسویں[27] مہینے ہجرت سے	نجران	+	+
ایضاً	جمادی الآخر اٹھائیسویں[28] مہینے ہجرت سے	+	سریۃ القردۃ	زید بن حارثہ اس میں امیر تھے۔
ایضاً	شوال بتیسویں[32] مہینے ہجرت سے	احد	+	+
ایضاً	شوال بتیسویں[32] مہینے ہجرت سے	حمراء الاسد	+	+
۴	محرم پینتیسویں[35] مہینے ہجرت سے	+	ابو سلمہ بن عبد الاسد	یہہ سریہ بجانب موضع قطن ہوا بنی اسد پر۔
ایضاً	صفر چھتیسویں[36] مہینے ہجرت سے	+	بیر معونہ	امیر اوسکے منذر بن عمر تھے۔
ایضاً	ایضاً	غزوۃ الرجیع	+	امیر اوسکے مرثد تھے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۴	ربیع الاول سینتسویں مہینے ہجرت سے	بنی نضیر	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پینتالیسویں مہینے ہجرت سے	بدر موعود	+	+
ایضاً	ذی الحجہ چھیالیسویں مہینے ہجرت سے	+	بنی عتیک بجانب ابی الحقیق۔	اس مین قتل کیا گیا ابن ابی الحقیق اور یہود گھبرا کر خیبر مین ابن مشکم کے آوسنے سرداری سے انکار کیا۔
۵	محرم سینتالیسوین مہینے ہجرت سے	ذات الرقاع	+	+
ایضاً	ربیع الاول اڑتالیسوین مہینے ہجرت سے	دومۃ الجندل	+	+
ایضاً	شعبان پانچوین سال ہجرت سے	مریسیع	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پانچوین سال	خندق	+	+
ایضاً	آخر ذیقعدہ اول واقع سنہ پانچ	بنی قریظہ	+	+
۶	محرم چھٹے سال	+	ابن انیس	بجانب سفین بن خالد بن نُبیح
ایضاً	محرم چھٹے سال	+	محمد بن مسلمہ	بطرف قریطاء
ایضاً	ربیع الاول سنہ چھہ مین	بنی لحیان	+	بطرف غابہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	بجانب غابہ	+	+
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	امیر عکاشہ بن محصن	بجانب غمرہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	محمد بن مسلمہ	بجانب ذی القصۃ
ایضاً	ایضاً	+	امیر ابو عبیدہ بن جراح	بجانب ذی القصۃ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	زید بن حارثہ	بجانب بنی سلیم موضع جموم پر جو درمیان نخل و نقرہ کے ہے
ایضاً	جمادی الاول سنہ چھہ مین	+	ایضاً	بطرف عُرض

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
٦	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب موضع طرف اور یہ موضع چھتیس میل ہے مدینہ سے
ایضاً	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف حُسمی اور حُسمی آگے وادی القری کے ہے -
ایضاً	رجب سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف وادی القری -
ایضاً	شعبان سنہ چھہ	+	امیر عبد الرحمن بن عوف	بطرف دومۃ الجندل -
ایضاً	ایضاً	غزوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ	+	بطرف فدک -
ایضاً	رمضان سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب ام قرفہ کہ وادی القری کے پہلو میں ہے
ایضاً	شوال سنہ چھہ	غزوہ ابن رواحہ	+	بجانب اُسیر بن زارم -
ایضاً	ایضاً	+	کرز ابن جابر	بجانب عُرنین -
ایضاً	ذیقعدہ سنہ چھہ	عمرہ حدیبیہ	+	+
٧	جمادی الآخر سنہ سات	خیبر	+	لوٹے حضرت خیبر سے وادی القری کو جمادی الآخر مین اور قتال کیا اوس مین ساتوین سال -
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ	بجانب تربہ -
ایضاً	شعبان ساتوین سال	+	حضرت ابی بکر بن قحافہ رضی اللہ عنہ	بجانب نجد
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب فدک
ایضاً	رمضان سنہ سات	+	غالب بن عبد اللہ	مَیفَعہ جو بجانب نجد کی ہے -
ایضاً	شوال سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب موضع جُناب
ایضاً	ذیقعدہ سنہ سات	+	عمرہ قضیہ یعنی عمرہ قضا	+
ایضاً	ذالحجہ ساتوین سال	ابن ابی العوجاء السلمی	+	+

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۸	صفر سنہ آٹھہ	غالب بن عبداللہ	+	کدید جو قدید کے آگے ہے۔
ایضاً	ربیع الاول سنہ آٹھہ	+	شجاع بن زہیب	بجانب بنی عامر بن ملوح۔
ایضاً	ایضاً	کعب بن عمیر غفاری	+	بجانب ذات اطلاح جو طرف شام کی ہے بفاصلہ دو منزل
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ زید بن حارثہ	+	بجانب موتہ
ایضاً	جمادی الآخر سنہ آٹھہ	امیر عمرو بن العاص	+	بجانب ذات السلاسل۔
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ الخبط	+	اس مین ابو عبیدہ بن جراح امیر تہے۔
ایضاً	شعبان سنہ آٹھہ	+	خضرہ	امیر اسکا ابو قتادہ تہے اور موضع خضرہ نجد کی طرف ہے بعض کو مین بستان ابن عامر ہے۔
ایضاً	رمضان سنہ آٹھہ	+	ابی قتادہ	بجانب اُضم
ایضاً	۲۰ رمضان سنہ آٹھہ	فتح مکہ	+	پہر گرایا خالد بن ولید نے بتخانہ عزا کو ۲۵ رمضان سنہ آٹھہ مین پہر گرایا بتخانہ سُواع کو عمرو بن العاص نے اوسی رمضان مین پہر گرایا بتخانہ منات کو سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین
ایضاً	+	بنی جذیمہ		بہیجا خالد بن ولید کو سنہ آٹھہ مین۔
ایضاً	شوال سنہ آٹھہ	حنین	+	+
ایضاً	ایضاً	طائف	+	لوگون کو حج کرایا گیا اس سال مین۔
۹	+	غزوہ تبوک	+	یہہ غزوہ آخر غزوات کا تہا۔

غزوہ بدر

غزوۂ بدر بہترین غزوات ہوا باعث ترقیات اسلام باصفات ہوا اس غزوہ مین رب العالمین نے سید المرسلین کو باوجود قلت مسلمین اور کثرت اعدائے دین کے قوی فرمایا ذلت و خواری اور آفت آزاری مین ہر مشرک غوی آیا کفر کو پامال کیا شیطان کو اختلال دیا اور بہ تائید نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ کے مسلمانون نے نصرت پائی کافرون مین ذلت آئی جب مدینہ مین خبر آئی اور حضرت نے وہ معتبر پائی کہ قافلہ قریش لغرض تجارت شام مین ہے اور اوسکا قصد معاودت ان ایام مین ہے تو احمد مختار مع تین سو تیرہ کس مہاجر و انصار بعزم جہاد خیر آثار بیرون مدینہ پرانوار جلوہ گر ہوئے ابوسفیان بدکردار سرگروہ کفار اور دیگر کافران نابکار ارادہ سید ابرار سے باخبر ہوئے ابوسفیان نے ضمضم غفاری اجورہ دار کو پاس ابوجہل ناہنجار کے روانہ کیا اوسنے وہان پہونچکر بیان کل افسانہ کیا ابوجہل کبیشین بہت پرطیش ہوا طیار جیش قریش ہوا اور اوس مین شرفائے قریش داخل تھے اور عباس ابن عبد المطلب بھی شامل تھے عباس اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے بہ جمعیت برادری لشکر قریش مین آئے تھے اگرچہ ابوسفیان سردار مشرکان نے قافلہ کو دوسری راہ سے نکالدیا اور ابوجہل اجہل اور دیگر کفار بدعمل کو مدد کے لانے سے بذریعہ قاصد کے منع کیا مگر چونکہ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو منظور ہوا اور یہہ ضرور ہوا کہ کفار غدار ذلیل و خوار ہون اور سرداران کافران فی النار ہون شوکت اسلام بالاجلال ظاہر ہوا اور ہیبت بندگان نیکنام علی وجہ الکمال باہر ہو لہذا ابوجہل پرخلل نے ممانعت کو نہ مانا اور اپنی حضرت کو بیجا نا لشکرکشی کا اصرار کیا اور عزم بالجزم کارزار کیا اور یہہ کہا کہ محمد نے ناروا شورش مچائی ہے ہماری طبیعت نزاکت طویت سوزش مین آئی ہے ہرچند کہ ابوسفیان نے ابوجہل کو مطلع

گیا تھا اور ابوجہل نے خلاف اوسکے لشکر اجتماع کیا تھا مگر ابوسفیان کفر مین پر زور تھا نخوت
نکبت مین بد طور تھا قافلہ کو پہونچا کر فوراً لشکر کفار مین آیا ابوجہل مکار نے اطمینان پایا
اوسوقت مین مسلمان بہت بے سامان تھے بمقابلہ لشکر باسامان کے حیران تھے
مگر قادر مطلق کو اپنی قدرت کاملہ کا دکھلانا تھا اور نصرت اسلام حاصلہ کا جتلانا تھا رعب
مسلمانان دل کافران مین سمایا کفار کو اپنے لشکر کثیر سے لشکر قلیل اسلام دوچند نظر آیا
حضرت نے اپنے اصحاب جانباز سے مشورت کی حضرت صدیق اکبر اور فاروق نامور نے
نیک مصلحت دی حضرت کو وہ پسند آئی آپنے اونکے حق مین دعائے خیر فرمائی حضرت مقداد
نیک نہاد نے جناب رسالت مآب سے التماس کی کہ ہمکو کوئی بات نہین ہراس کی ہم جانباز
رہینگے نہ ایسا کہینگے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ جلیل سے **فاذهب انت**
وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون - کہا یہہ مقالہ اور حیلہ و حوالہ ناموزون رہا یا رسول اللہ
آپ ہین ہمارے پشت و پناہ ہم آپکے تابعدار ہین جان نثار ہین انبوہ بسیار سے اڑینگے گروہ
کفار سے لڑینگے اگر ہم کافرون کو مار کر آئینگے غازی کہلائینگے اور جو ہم مارے جائینگے شہادت
پائینگے اور جہان حضور ہون گے ہم وہان ضرور ہون گے ہم آپ سے نہ جدائی کرینگے بہر جا
وبہر وقت جان فدائی کرینگے چونکہ بہنگام بیعت عقبہ انصار کا یہہ عہد تھا کہ جو مدینہ پر چڑہیگا
اوس سے گروہ انصار لڑیگا انصار کو یہہ احتمال ہوا کہ شاید حضرت کو یہہ خیال ہوا کہ انصار
بلحاظ قول و قرار مدینہ سے باہر شریک پیغمبر نہون گے موافق تحریک سرور نہون گے
اسلیئے یہہ تقریر دلپذیر منجانب انصار نصیر زبان پر آئی حضرت نے بہت اونکو تحسین و
آفرین فرمائی جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے مقامات پر آفات مقتل کفار
نابکار اپنے اصحاب و احباب کو دکھلائے قتلگاہ ہر کافر کا نشان دیا اور یہہ صاف

بیان کیا کہ فلان یہان اور فلان وہان مارا جائیگا سزا آشکارا پائیگا چنانچہ ایسا ہی
ظہور مین آیا اوس مین ایک سر مو فرق نپایا اللہ جل جلالہ نے حضرت سے وعدہ فتح و ظفر
فرمایا آپنے اپنے دوستون کو یہہ مژدہ خوش ہوکر سنایا اور اس آیت کریمہ کو سیھزم الجمع
یولون الدبر پڑہا بہرگونہ حضرت با منزلت کا مرتبہ بڑہا ہے مقام خیر الانام بلند
ہے علو سے مرتبت حضرت ولپسند ہے حضرات صوفیہ مقام عبدیت علیہ کو تمامی مقامات
عالیہ درجات سے افضل بتلاتے ہین اور کمالات با صفات مین قربت و عظمت سید
السادات کو اکمل فرماتے ہین فرقان حمید یعنی قرآن مجید مین علویت عبدیت کی نسبت
اشارت ہے جیسے سورۂ اسرا مین بلفظ اوسکی بشارت ہے اعنی خدائے عز نے سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ الی آخر الآیہ فرمایا اور سورۂ نجم مین فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما
اوحیٰ آیا اور اس مین یہہ نکتہ ہے بہت پختہ ہے کہ عبد کو اپنے مولا سے تعلق جیسا ہے نکسیکو
کسی سے ویسا ہے جان و مال عبد مولا کا ہے اور وہ مکلف خدمات اولیٰ کا ہے اور
عبد اپنے مولا سے ہر دم خوف کرتا ہے ہر وقت نہایت ڈرتا ہے با وصف تقرب خاص
عبد مولا پر اپنا کوئی حق نہین جانتا اور اوسکے اکرام اور وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہین مانتا
نہ اوسکی عظمت و جلال کو بہولتا ہے عجز و انکسار سے بہولتا ہے اور ایسی ہی صیغ درود
مسعود مین سر استدعائے نزول رحمت کاملہ واصل ہے حالانکہ رحمت کاملہ پہلے سے
بلا فاصلہ حضرت پر بہ مرحمت خالق اکبر نازل ہے اور یون ہی بعد اذان دعائے
حصول مقام محمود ہے ~~ـــــــــــــــــــ~~ باوجودیکہ برائے مقام محمود
وعدۂ رب الودود ہے بعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ دلیل
کافی ہے وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ثبوت وافی ہے

خود دعا بین مقام محمودکی کیفیت ہی اسلیئے منگوانا دعا کا محض مقتضائے عبدیت ہے الکلام
قیام لشکر اسلام بمقام ریگستان ہوا اور بوجہ کثرت ریگ روان ہر لشکری حیران ہوا
نہ اوس پر پانون قرار پاتا تہا نہ وہان پانی نظر آتا تہا دشت وحشت خیز تہا میدان دہشت
انگیز تہا جب ہر شخص پانی کو ترسا تو بدعائے حضرت خوب پانی برسا ریت بین تازگی آئی
زمین نے سختی پائی اوسپر پانون ٹہیرے بہر گئے نالے گہر سے سب نے پانی پیا وضو
کیا لوگ نہائے سرور مین آئے سابق مین دستور تہا اور یہہ دستور مشہور تہا کہ لشکر سے
ایک ایک دو دو نکلکر بہڑتے تہے میدان جنگ مین لڑتے تہے لشکر کفار مین سے
عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ میدان جنگ مین آئے اور شجاعان انصار
مین سے تین شخص نے جلوے دکہلائے کافرون نے کہا کہ ہم تم سے نہ لڑینگے
اپنے اخوان قریش سے لڑینگے تب حضرت علی شیر خدا اور امیر حمزہ اور عبیدہ
بن حارث مقابل آئے کفار خوف سی تہرتہرائے حضرت علی شاہ مردان نے شیبہ
اوستاد شیطان کو اور حضرت امیر حمزہ نے عتبہ بے رتبہ کو فوراً ہلاک کیا اگرچہ حضرت
عبیدہ نے جسد پلید ولید کو زخمون سے چاک کیا مگر خود بہی زخم کہائے پہر وہان حضرت
علی آئے اونہون نے ولید کو بہی قتل کیا جوہر شجاعت دکہلایا بامداد الہی فتح پائی عتبہ
و شیبہ کی پیشقدمی کا یہہ سبب تہا کہ اونکا اک غلام نصرانی نسب تہا جب حضرت نے طائف
سے مراجعت فرمائی تہی تو اوسوقت مین اوسنے اک باغ مین دولت ایمان پائی تہی
وہ عتبہ اور شیبہ کو لڑائی مین جانے سے منع کرتا تہا اور اسبات سے اونکی سمع بہرتا تہا
کہ خدا ان سب کو قتل کرائیگا یہہ لشکر پہر کر نہ آئیگا اسلیئے یہہ دونون لڑائی مین جانے
سے ڈرتے تہے نفرت کرتے تہے ابوجہل نے اونکو نامردی کی تہمت لگائی آخر

اون سے پیشقدمی کرائی امیہ بن خلف کوبہی اس لڑائی مین جانے سے نفرت تہی اور
اوسکی سعد بن معاذ سے موافقت تہی ایک روز یہہ دونون طواف کعبہ کوگئے وہان
ابوجہل نے امیہ سے یہہ کلمات واہیات کہے کہ یہہ شخص مسلمانون کواپنے گہر ٹہیراتا ہے
نوکیسلئے اس سے اخلاص ومحبت جتلاتا ہے سعد نے یہہ زجراً کہا کہ اے دشمن خدا اگر تم
لوگ ہماری مزاحمت کروگے توسخت آفت مین مروگے ہم تمہاری راہ آمدورفت
مدینہ مسدود کردینگے تمہارے کاروبار تجارت شام کونابود کردینگے امیہ نے کہا
کہ ایسا کہنا نہین رواکہ یہہ یہان کا سردار ہے اسکو ایسا سننا سخت ناگوار ہے حضرت
سعد نیک نہاد نے فرمایا کہ مجکو رسول خدا سرور انبیاء نے یہہ سنایا کہ تیرے قتل کا
سبب یہہ ہی بوالعجب ہوگا تو مبتلائے رنج وتعب ہوگا جب قصہ بدر امیہ کو مقولہ
سعد یاد آیا تووہ لڑائی مین جانے سے گہبرایا عذر کیا صاف جواب دیا ابوجہل غصہ
مین آیا اوس کے پاس سرمہ دانی لایا اور یہہ کہا کہ اے بیوفا تو مرد نہین مردکی گرد
نہین مثل عورات اپنا سنگہار بناؤ آنکہون مین سرمہ لگاؤ گہر مین بیٹہو چہپکر لیٹو اور
تشنیع کئے طعن دئے آخر کار ناچار اوسکے ساتہہ چلا چلنے وقت اوسکی بی بی نے کہا
کہ یہہ سفر بامراد نہین کیا تجکو مقولہ سعد یاد نہین وہ بولا یہہ ہی ہے اوسلئے کہ اب جاؤن دوتین
روز مین واپس آؤن اگرچہ اوسنے ساتہہ دیا مگر واپس ہونا چاہا عدم واپسی مین ردیا
اپنی جان کوکہویا حضرت نے فرمایا وہ ظہور مین آیا۔ مشکوۃ شریف مین واردہی یہہ بیان
عبدالرحمن بن عوف مجاہد ہے کہ مین نے دوجوانون کو اپنے چپ وراست پایا
اوسوقت مجہکو افسوس بے کم دکاست آیا کہ میرے ساتہہ یہہ جوانان ناتجربہ کار ہین ناقابل اعتبار
ہین اون مین سے ایک نے کہا کہ اے چچا ابوجہل نابال کو تم جانتے ہو اوسکو پہچانتے ہو

جب یہہ دریافت کیا تو مین نے اوسکو یہہ جواب دیا کہ ہان مین اوسکو جانتا ہون خوب
پہچانتا ہون مگر کیا مطلب ہے اس استفسار کا کیا سبب ہے وہ بولا کہ اوسکا قتل ہے اولا وہ
رسول خدا کو ناسزا کہتا ہے در پئے ایذا رہتا ہے ہم دونون اوسکو نہچھوڑینگے اوسکی بایان
توڑینگے پہر دوسرا آیا اوسنے بہی یہی سنایا اونہون نے مجکو تعجب میں ڈالا کہا تہا نہ ہیرا اونمین سے
کوئی بہتیجا تہا یہہ دونون جوانان معاذ و معوذ نامی تہے اپنی مان مسماۃ عفرا کے نام سے انصار
مین گرامی تہے اس اثنا مین ابوجہل گرفتار اجل میدان مین گہوڑا کودا تا آیا مینے اون جوانون
کو بتلایا کہ یہہ ہی وہ سردار اشقیا کہ جسکو تم نے دریافت کیا وہ دونون جوان مانند شیر
غران کودکر دوڑے اور تلوارین میان سے نکالکر اوسپر ہاتہہ چہوڑے اور اوسکو گہوڑے سے
گرایا قریب مرگ پہونچایا حدیث مین آیا کہ حضرت نے بعد فتح قاتل ابوجہل کو تحقیق فرمایا
اون دونون جوانون نے دعویٰ کیا آپنے اونکی تلوارین دیکہکر قاتل ابوجہل اونکو تجویز کردیا سلب
ابوجہل کا اونکو دیا غنیمت کے ساتہہ تقسیم نہ کیا سلب بہ تحتین اسباب مقتول یعنی جوشن
و خفتان اور سلاح و دیگر سامان مشمول کو کہتے ہین امام شافعی کے نزدیک اوس کے
پانے کے مستحق قاتل رہتے ہین اور نزد ابوحنیفہ بموجب شرع شریف سلب وہ قاتل لیتا ہی
جسکو پہلے سے امام کہدیتا ہے ورنہ سلب ساتہہ غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے قاتل
اوسکو نہین پاتا ہے جنگ بدر مین حضرت نے کہا تہا اوسکو سب نے سنا تہا کہ جو مارکر
آئے گا سلب اوسکا وہی پائیگا۔ بہ ہنگامۂ بدر فرشتگان عالیقدر بحکم خالق انام بہر امداد
لشکر اسلام آئے پروردگار نے تین بار مین نو ہزار ۹۰۰۰ فرشتگان متذکرہ قرآن وہان مجتمع
فرمائے لشکر کفار مین اکثر شیاطین نابکار رہتے تہے مگر بمقابلہ ملائکہ ذلیل و خوار ہتے بعض نے
پہاڑ پر سے لشکر فرشتگان ذی شان کو ملاحظہ کیا اور اکثر نے سہنا ئے بریدہ کفار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ ہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی اقدم یا خیر دم بالجموم
ندا کوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوسکا فر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت نے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجابًا فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرا یا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جس وقت کہ ہنگامۂ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کارزار رہا جوش و خروش پیکار رہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودۂ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بددعا کی فورًا کفار گہبرا کر بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالےٰ نے کہا **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ** یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سی لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے درباره ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

لاشون کو دیکہتے رہے -
ابن مسعود حسب ارشاد نبی صاحب الجود قتلگاہ مین گئے
ناگاہ میدان جنگ مین ابوجہل کو پڑا پایا ہتیارون مین جڑا پایا اوس مین کچہہ رمق جان ہتی
وہ جان کوئی دم مہمان تہی عبداللہ ابن مسعود اوس سے دوچار ہوئے اوسکے سینہ پر کینہ پر
سوار ہوئے اوس مغرور نے کہا کہ اے چرواہے تجکو کچہہ خوف نرہا تو میرے سینہ
پر چڑہا ہے بالانشینی مین ٹرہا ہے خیر مجہپر جگذرا سوگذرا تو بتلا تو ذرا کہ کس نے
فتح پائی اونہون نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی کو عطا فرمائی کفار تیغ آبدار ہوئے اشرار
ذلیل وخوار ہوئے جو عبداللہ ابن مسعود نے اوسکا سر کاٹنے کا ارادہ کیا تو اوس نے اس پر اصرار زیادہ کیا
کہ سر کو کاندہے سے ملاکر قطع کرنا اور اوسکو اور سرون مین جمع کرنا تاکہ لوگ جانین اور خوب
پہچانین کہ یہہ سردار کا سر ہے سب سرون سے بزرگ تر ہے -

کیسی متکبر نے نموداری کی ؛؛ آخر کو تو خود اپنے لئے خواری کی
جب آتش نخوت کو کیا اوسنے تیز ؛؛ خودسوختہ ہوا جان جلی ناری کی ؛؛

الغرض ابن مسعود نے سر مردود کو تن سے جدا کیا شکر خدا کیا اور اوس سر بے سر کو
بحضور پیغمبر حاضر لائے اور اوسکو پیش حضور پر نور ڈالکر سب حالات سنائے حضرت نے
شکر خداوند جل علا ادا فرمایا اور حضرت کو بہت مسرت و سرور آیا اور آپنے یہہ ہی کہا
کہ اب فرعون اس امت کا نرہا اور حضرت نے تلوار ابوجہل کی ابن مسعود با وقار کو دی
اور اونکی تعریف کی جیسے علویت حضرت بہ نسبت جناب موسیٰ علیہ التحیۃ کے افضل
تہی ویسی ہی شقاوت فرعون امت سید الانبیا بہ نسبت فرعون موسیٰ کے اکمل تہی
فرعون موسیٰ نے مرتے وقت کلمہ ایمان کہا گو وہ مقبول نرہا اور فرعون امت حضرت
نے بوقت مرگ کلمات کفر وقصور کے الفاظ کبر وغرور کہے امیہ بن خلف سردار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ میں یہہ روایت پائی کہ بہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی اقدام یا خیر دم بالعموم
ندا گھوڑے کی سنی نہ صدا گھوڑے کی سنی پہر اوسکا فر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکہلایا عمدۃ التذکرہ حضرت نے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجابًا فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرا یا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کارزار تہا جوش و خروش پیکار تہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بددعا کی فورًا لگا گہبرائی بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالے نے کہا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سی لشکر جرار گروہ کفار کا موہنہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

قریش تہا مددگار جیش تہا اور پہلے وہی مالک بلال خوش خصال کا تہا اور بامید ترک دین
اسلام ایذارسان بلال کا تہا عبدالرحمن بن عوف کا دوست تہا اک جان دو پوست
تہا عبدالرحمن سے امیہ اور علی بن امیہ کو اپنے ساتھہ لیا اور دونون زرہون کو جو عبدالرحمن
نے لڑائی مین پائین تہین اونکی ہاتھہ آئین تہین اپنے قبضہ مین کیا امیہ نے عبدالرحمن سے
کہا کہ اب کیا کام زرہون کا رہا اگر اونکو ڈالدوگے تو تمہارے بچانے مین بہت زر ومال
لوگے عبدالرحمن نے زرہون کو ڈالدیا اور امیہ وعلی بن امیہ کے ہاتہون کو اپنی ہاتہون
مین لیا ناگاہ بلال نے وہ دیکہہ پائے اونکو دیکہتے ہی بلال چلائے اور کہا کہ یہہ ہی دشمن خدا
مسلمانون نے فوراً امیہ وعلی بن امیہ کو قتل کیا جہنم مین پہونچادیا۔

اللہ کی قدرت کے تماشے دیکہیے		سفاک ستمگار کے لاشے دیکہیے
ظالم ہی نہ مظلوم کے ہم پلہ ہین		تولہ سے ہی کم تول مین ماشے دیکہیے

پس حضرت نے بعد فتحیابی جنگ لاشہائے کفار چاہ بدر تیرہ و تنگ مین ڈلوائے
آپ خود پاس اوس کنوین کے آکے جناب رسول نے ہر مقتول کو اوسکے نام سے
پکارا اور یہہ حال بیان کیا سارا کہ جو خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا اوسکو ہم نے پورا
پایا اور جو تمہارے لئے وعید تہی وہ تم پر خدا نے پوری کی حضرت عمرؓ نے یہہ بات گذارش
کی کہ یا نبی آپ اون اجسام سے کلام فرماتے ہین کہ جن مین جان نہین پاتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ انکی سماعت کو تمہاری سماعت سے زیادہ پایا بعد فتح جنگ بدر
جناب والاقدر داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے حضرت عثمان بحکم سرور
مرسلان بوجہ بیماری صاحبزادی رقیہ اپنی منکوحہ کے مدینہ مین رہگئے تہے اور حضرت
اون سے واسطے ملنے ثواب غزوہ کے کہہ گئے تہے چنانچہ اونکو حاضران بدر مین شمار

کیا اور ایک حصہ غنیمت کا اونکو دیا حضرت نے مدینہ مین حال وفات رقیہ بامصدقات
کا سنکر بہت غم کہایا اور اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے
فرمایا اسلیئے حضرت عثمان ذوالنورین کہلائے سواونکی کسی نے یہہ مرتبہ نہ پائے
ستر اسیران بدرمین جناب عباس عم حضرت شامل تھے اور فی الواقع وہ لشکر کفار مین
بکراہت داخل تھے اسلیئے حضرت نے فرمادیا تھا سبکو سنادیا تھا کہ جو عباس کو
پائے وہ اونکو قتل سے بچائے سب نے یہہ حکم مانا اونکو قید کرنا مناسب جانا
حضرت عباس گرفتار رہا بوجہ سخت بندش دست ہاے کراہتے تھے حضرت اونکی
آواز کو سنکر بند دست کا ڈہیلا ہونا چاہتے تھے نہ آپ کو نیند آتی تھی نہ طبیعت
قرار پاتی تھی اک صحابی نے یہہ خبر پاکر سخت بند دست عباس کو نرم زیادہ فرمایا اور
حضرت نے بندش دست ہاے دیگر اسیران کو بہی کچہہ کشادہ کرایا جناب رسالت
مآب نے معاملہ اسیران بدرمین اصحاب سی مشورت کی حضرت عمرؓ نے یہہ راے
مناسب دی کہ یہہ لوگ ایمۃ الکفر واجب القتل ہین نہ قابل ترحم نہ لائق تفضل ہین
برائے قتل ہر قرابتی کو اوسکے قرابت دار کی حوالہ کیجیئے اور میرا قرابت والا مجکو دیجیئے
تاکہ محبت خدا و رسول الفت اقارب مخذول سے زیادہ ظاہر ہوجائے اور ہر شخص
اوسکا ماہر ہوجائے حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا ان لوگون سے فدیہ لیجیئے اور
انکو چہوڑ دیجیئے شاید یہہ لوگ ایمان لائین اور فدیہ سے مسلمان تقویت پائین حضرت
نے فرمایا کہ اللہ نے کسیکا دل سخت کسی کا نرم بنایا یہہ کمال افضال ہے کہ حضرات
نوح و موسیٰ علیہما السلام سے حضرت عمر کی مثال ہے حضرت نوح نے کہا
رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا اور یہہ ہے کلام موسیٰ کلیم

ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم یہہ حال خوش خصال ہے کہ مثل حضرت ابراہیم وعیسیٰ علیہما السلام کے حضرت ابوبکر کا حال ہے یہہ ہے قول حضرت ابراہیم۔ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم اور یہہ ہے مقولہ حضرت عیسیٰ علیہم ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم چونکہ حضرت رحمۃ اللعالمین تہی شفیع المذنبین تہے اسلیئے رائے صدیق پسند آئی آپ نے باخذ فدیہ رہائی اسیرون کی فرمائی فوراً عتابانہ آئی یہہ آیت خداوند علیم لولا کتب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم حضرت گریان ہوئے بہت پریشان ہوئے اور یہہ کہا کہ اگر عذاب خدا یہان آتا تو فاروق اعظم اور سعد بن معاذ ہم رائے عمر محتشم کے کوئی امان نہ پاتا چونکہ پہلے سے حکم خدا برائے معافی خطا اجتہادی کے تہا اسلیئے کوئی مواخذہ مین گرفتار نہوا گنہگار نہوا اوسوقت مین ہیبت و رعب اسلام واجب تہا قتل کفار ناکام مناسب تہا پہر شریعت مین حکم لینے فدیہ کا آگیا اور یہہ قرار پاگیا کہ جب نبی خونریزی کفار غوی فرمائے تب اسیرون سے فدیہ لیا جائے جب حضرت عباس سے فدیہ چاہا تو اونہون نے اپنی بے استطاعتی کو یون بتایا کہ اے محمدؐ اگر تمہارا چچا سامنے قریش کے ہاتہہ پہیلائیگا تو ضرور شرمائیگا حضرت نے یہہ فرمایا کہ میری خیال مین یہہ آیا کہ تم نے جو سونا ام الفضل اپنی بی بی کو دیا وہ کیا کیا حضرت عباس نے کہا کہ بخدا تم نبی برحق ہو افضل انبیائے ماسبق ہو اوس سونیکی خبر کسیکو نہ تہی خدا نے اوسکی خبر تمکو دی حضرت عباس اوسیوقت ایمان لائے مراتب

عالی پایۂ حضرت عباس کے رہنے کی مکہ مین مصلحت تہی اسلیئے اونکو حضرت نے وہان رہنے کی اجازت دی جنگ بدر دوسرے سال ہجرت سے واقع ہوئی کفر کی قاطع ہوئی جملہ صاحبان بدر عالیقدر صحابہ مین افضل ہین اعظم واکمل ہین ایسے ہی ملائکہ حاضرین بدر کو دیگر ملائکہ پر فضلیت ہے افضلیت کی صریح یہہ باعث ہے کہ وہ جدال وقتال مین معاون رسول خدا رہے اور مدحت نبی باکمال مین مضامین تہا کہے ۔

کیا شان نبی خلق مین ذیشان ہوئی		زیب ملک وزینت انسان ہوئی
ہونا تہا عیان اوس سے نشان شوکت		وہ باعث تقویت ایمان ہوئی

غزوہ احد

چونکہ کفار بدکردار کو بوجہ شکست جنگ بدر کے اور بسبب قتل مقتولین بیقدر کے بہت ملال ہوا اور اونکا حال وافر الاختلال ہوا تو اونہون نے بجہت انتقام بمقابلہ اہالیان اسلام لشکر کثیر بہزار تدبیر جمع کیا حضرت نے بدریافت حال فوج کشی دشمنان باسامان منشی اپنے لوگون کو مدینہ کے باہر لڑنے سے منع کیا اصحاب جانباز واحباب بانیاز نے مثل حضرات امیر حمزہ سعد بن عبادہ و دیگر اشخاص اوس وخزرج کے باہر مدینہ سے لڑنیکا اصرار کیا اگرچہ بعض انصار نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب کسی لشکر نے مدینہ پر چڑہائی کی اور اہالیان مدینہ نے لڑائی کی تو ضرور مدینہ والون نے فتح پائی اور جو باہر نوبت جنگ آئی تو شکست سے ندامت اوٹہائی مگر اصحاب حمد و حین واحباب سید المرسلین نے اہتمام کثرت مبالغہ کیا کلام حجت بالغہ کیا کہ مدینہ سے باہر لڑینگے معاندین کی پیشقدمی مین اڑینگے حضرت نے بلا رضا دولتسرا مین جاکر سلاح جنگ بدن خوش رنگ پر آراستہ فرمائے اور دولت خانہ

باھر تشریف لائے پھر صحابہ نے کہا کہ اے رسول خدا اگر مدینہ سے باہر جنگ نا مناسب ہے
تو ہمکو اندر مدینہ کے لڑنا واجب ہی آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ پہن آیا تو بلا حکم
پروردگار ہتیار کہول نہین سکتا کچھ بول نہین سکتا حضرت مدینہ سے باہر روانہ ہوئے
سامان شاہانہ ہوئے آپنے یہہ کہا کہ اے بندگان خدا اگر تم ثابت قدم رہو گے تو فتح نین
مقدم رہو گے المختصر کوہ احد پر ہر دو لشکر مقابل ہوی جنگ کے قابل ہوی پشت لشکر
اسلام پر دو پہاڑون کا اک شگاف تہا او دہر اندیشہ کفار نا انصاف تہا اسلیئے حضرت
نے عبد اللہ بن جبیر کو اور پچاس تیر اندازان شیر کو اوس درے پر مقرر کیا اور بہ تاکید کہد
کہدیا کہ ہماری فتح ہو یا شکست مگر تم تیار رہنا بالشت وہان سے نہ ہٹنا باہم نہ کہٹنا
پہر جنگ و جدال نے اشتعال پایا کافرون کو بالاستقلال جلایا شجاعان اسلام نے
ایسی داد مردانگی دی کہ ویسی دیکھی نہ سنی میدان کارزار خون کافران نابکار سے
لالہ زار ہوا ہر مجاہد با وقار قاتل کفار ہوا ہر چند کہ کفار کا اوس درے سے حملہ آیا مگر بوجہ
تیر اندازی دلاوران غازی کے قابو نہ پایا آخر کار کفار بد کردار نے ہزیمت پائی
جب نوبت غنیمت آئی تو ہمراہیان عبد اللہ بن جبیر لوٹ مین مشغول ہوئے اگرچہ وہ
مانع حسب معمول ہوئے مگر کسی نے نہ مانا اپنا ضرر نہ جانا اونکے پاس دس کس باقی رہے یہہ کافی
رہے خالد بن ولید اوسوقت مین کافر تہے اور اونکی ہمراہی فراری اونکے ساتہہ وافر تہے
اونہون نے اوس درے سے حملہ کیا وقت کو نہ جانے دیا عبد اللہ بن جبیر معہ ہمراہیان
دلیر شہید ہوی پہر پشت لشکر اسلام سے حملے شدید ہوئے مسلمان حیران ہو گئے نہایت
پریشان ہو گئے حضرت نے بہی زخم کہائے صدمے اوٹہائے رخ مبارک خون
آلودہ ہوا ہر کافر آسودہ ہوا دندان مبارک پیشین سنگ مردبیدین سے شہید ہو گیا

رنج وغم مزید ہوگیا ابن قمیہ کافر نے سرور کے تلوار ماری بفضل الہی وہ ہوئی کاری مگر
حضرت کو بوجہہ صدمۂ زخم شمشیر اور بہ سبب بار دو زرہ گرانبار کثیر اک غار مین گر گئے مگر کافر
وہان سے پہر گئے ابن قمیہ بدبخت بآواز سخت پکارا کہ مین نے محمدؐ کو مارا اونکو قتل کیا ہے غار مین
ڈالدیا ہے شیطان علیہ اللعن بصورت جعل بن سراقہ لشکر مین آیا اور اوسنے اس جہوٹی
خبر کو مشتہر کر کر لوگون کو بہکایا کہ محمدؐ مقتول ہوئے یہہ کلام نافرجام اہالیان اسلام سنکر
ملول ہوئے اکثر مسلمانون نے ہزیمت پائی کافرون مین جرأت آئی حضرات ابوبکر و عمر
علی و طلحہ و ابو عبیدہ بن حضیر وغیرہم رضی اللہ عنہم قایم رہے جان نثار سید ابرار دایم رہے
جب حضرت نے غار سے پہتر پر چڑہنے کا ارادہ کیا تو ضعف بدن اور بار ہر دو زرہ
تن نے نہ چڑہنے دیا آپ طلحہ کے کاندہون پر قدم میمنت لزوم رکہکر چڑہ گئے طلحہ
کے مرتبے بڑہ گئے حضرت اون سے رضامند ہوئے یعنی او جب طلحہ
کے دلپسند ہوئے جناب فاطمہ زہرا بتول عذرا وہان تشریف لائین حضرت کے
زخمون کو دیکہکر بہت گہبرائین پارچہ بوریا جلا کر زخمون مین بہر دیا خدا نے خون بند
کر دیا حلقۂ خود رخسار نبی صاحب الجود مین گڑ گئے تہے گوشت و پوست مین اتر گئے تہے
حضرت عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ بزور دندان خود جدا کیا اور باوجود ٹوٹ جانے
اپنے اک دانت کے اونہون نے شکر خدا کیا اور دوسرا حلقہ بہی اونکے دانتون کی قوت
سے چہوٹا اونکا دوسرا دانت بہی ٹوٹا وہ آپ سے عفو عمل کے متقاضی ہوئے حضرت اونسے
بہت راضی ہوئے یہہ روایت بصحت پائی کہ شہادت ہفدہ کس صحابہ کی نوبت
آئی حضرت امیر حمزہ بہی اس معرکہ مین شہید ہوئے اور نیز شداید شدید ہوئے اونہون
نے جنگ بدر مین جوہر شجاعت دکہلایا تہا بہت کفار کو مار کے جہنم پر آفت مین پہونچایا تہا

طعیمہ بن عدی اور عتبہ روی یعنی پدر ہند زوجہ ابو سفیان دشمن جان کو بھی قتل کیا تھا اسکو
سخت رنج دیا تھا جبیر بن مطعم برادرزادہ طعیمہ اظلم حضرت امیر حمزہ سے عداوت رکھتا تھا بہت
شقاوت رکھتا تھا وحشی حبشی اوسکا غلام تھا حرب و ضرب مین مشاق لاکلام تھا جبیر بن مطعم
نے بشرط قتل امیر حمزہ معظم کے وحشی سے وعدہ آزادی کیا تھا اور ہند نے پیام انعام
بہ ابزادی دیا تھا وحشیانہ حالت وحشی تھے لطمع نفسانی اوسکی بداندیشی تھی بخاری مین خود
وحشی راوی ہے اور بیان اوسکا یہ جاوی ہے کہ مین نے میدان جنگ مین دیکھا
اور اوسکا مین نے کیا پیچھا کہ امیر حمزہ صفدر مثل شیر ببر جنگ مین حملہ آور ہین اور شعاعین
اون کے چہرہ کی مانند خورشید عاور ہین اور وہ میری حضرت کو آتے ہین شان
مردانہ دکھلاتے ہین مین وہان سے بھاگا جب گھیر امیر آ گا تو مین اک پتھر کی آڑ مین
چھپا اونہون نے مجکو نہ دیکھا مین نے اپنا حربہ اونپر پھینک کر مارا وہ اونکی زیر ناف
لگا سارا وہ میری جانب جھپٹے دو چار قدم چلکر اونکے پانون رہ بیٹھے وہ زمین پر گرے پھر
میری طرف کو نہ پھرے جب مین اونکے پاس آیا تو مین نے اونکو مردہ پایا مین نے اپنے
ولکو سنبھالا اپنا حربہ نکالا جسوقت ہند نے خبر قتل حمزہ پائی تو وہ بہت خوشی سے نزد
نعش آئی ناک کان کاٹکر قطرات خون چاٹے اعضائے تناسل بھی کاٹے شکم پاک کو چاک کر ڈالا
جگر حمزہ شہید اکبر کو نکالا اوسے اپنے دانتون سے چبایا شقاوت کا رنگ دکھلایا اُبی بن خلف
سردار قریش تھا نہایت بد اندیش تھا بانی فساد تھا حضرت سے عناد تھا اوسکو اپنی برائی
کا کچھہ خوف نہ رہا تھا اوس نے مکہ مین حضرت سے کہا تھا کہ تمہارے قتل کرنے کو مین نے
اک گھوڑا پالا ہے تمہارا قتل ہونے والا ہے آپنے یہہ فرمادیا تھا خوب سنا دیا تھا کہ ای
گمراہ انشاء اللہ مین تجکو قتل کرونگا تجھپر آفت سخت دھرونگا معرکہ احد مین وہ گھوڑی پر سوار ہوکر

بقصد سرور میدان پرخطر مین آیا گہوڑے سے کو خوب کودایا پہر بجانب حضرت سوار ہی صحابہ نے اوسکی مدافعت چاہی آپ نے اونکو ممانعت کی پہر صحابہ نے نہ مزاحمت کی جب وہ نزدیک حضور آیا تو آپ نے آہستہ اوسکی گلے پر نیزہ لگایا اوسپر زخم خفیف بطور خراش آیا وہ بہت چلایا بیقرار ہوگیا وہان سے فرار ہوگیا جب وہ اپنے لشکر مین پہونچکر چلاتا رہا لوگون نے اوس سے کہا کہ تجہپر کوئی بڑا زخم نظر نہین آتا ہے تو کسلیئے چلاتا ہے وہ بولا کہ اے جہلا مجکو محمدؐ نے زخمی کیا ہے اجل نے مجہکو گہیر لیا ہے پہر وہ موضع سرف مین جاکر مرگیا دوزخ مین وہ پہونچ گیا۔ بہقی نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر نے یہہ خبر دی کہ مین نے بطن رابع مین ایک شخص کو زنجیرہائے آتشین سے بندہا پایا اور وہ میرے سامنے بہت چلایا محافظ اوسکو ٹالتا تہا اور وہ پانی مانگتا تہا اوسکو پانی نہ دیا جاتا تہا اور سب کو خبردار کیا جاتا تہا کہ یہہ کشتۂ پیغمبر ہے اُبی بن خلف الکفر ہے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے فرمایا کہ جب مین نے حضرت کو نپایا تو مجہے یہہ خیال آیا کہ خدا نے اپنے نبی کو بوجہ ناخوشی کے یہان سے اوٹہایا اب لطف زندگی کیا ہے مرنا اولے ہے پہر مین تیغ آبدار لیکر انبوہ کفار مین گہسا گروہ اشرار مین شور مچا اور میری ضربات شمشیر بُرّان سے غول کافران پریشان ہوگیا ہر کافر خستہ جان حیران ہوگیا دفعتہً مجکو صورت حضرت نظر آئی مین نے حیات تازہ پائی بعدہٗ ابوسفیان پکارا کہ آیا ہے تمہارا محمدؐ پیارا حضرت نے کہا نہ دو جواب ذرا پہر پوچہا کہ تم مین ابوبکر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ کچہہ نہ کہو خاموش رہو پہر بولا کہ ای مطیعان مصطفےٰ اگر تم مین عمر ہون تو کہو حضرت نے کہا جواب نہ دو ابوسفیان چلایا خوشی مین آیا کہ یہہ تینون مارے گئے اب جہگڑے سارے گئے حضرت فاروق نے جب یہہ

وقصہ پایا تو اونکو بہت غصہ آیا اوسکو للکارا بہت جہجکارا اور یہہ کہا کہ ای دشمن خدا جو نہ تعالے
یہہ تینون بندگان ربی الاعلا زندہ موجود ہین تیری یہہ خوشیان محض بے سود ہین
بحکم ایزد متعال تیری بلا کو نہ ٹالینگے تجکو رنج وعنا مین ڈالینگے الحمد ﷲ ابو سفیان پرُدغا
سردار کفار نے رسول پروردگار سے کہا کہ ہم لبسال آیندہ بدر مین تم سے لڑینگے
اب اس مخمصہ مین نہ پڑینگے آپ نے اسکو قبول فرمایا ابو سفیان جہول یہہ زبان پر
لایا کہ اُعل ہبل بفرمان سید الورا صحابہ نے کہا اللہ اعلی واجل ای اہل پہر ابو سفیان
نے زبان کو کہولا عزی لنا ولا عزی لکم بولا سب الارشاد رسول خدا اصحاب
باصفا نے کہا اللہ مولانا ولا مولا لکم ای مومنان اہل دین وای صاحبان
اہل یقین غزوہ احد مین جو قصور فرار مخلصان جان نثار سے بمقتضای بشریت
نہ بہ نیت ہزیمت وقوع مین آیا اوسکو اللہ جل علی نے معاف فرمایا چنانچہ آیۃ عفو
قرآن مین ہے نہ شکایت کسی حدیث سید المرسلان مین ہے سبب مراجعت
کفار بسوئے مکہ پر یہا روقوع مین آئی تو سرور نے پہاڑ سے اونترکر رویت مقتولین
فرمائی ملاحظہ نوعیت امیر حمزہ سے حضرت کی عجب حالت ہوئی اور معاینہ کیفیت
دیگر شہدائے احد سے آپکو بہت ملالت ہوئی مقتولون کو بلا غسل وکفن
بلباس خون آلودہ تن دفن کیا دو دو شہیدون کو ایک ایک قبر مین تدفین
امن دیا پہر حضرت نے مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا عاشقان رسول خدا ومشتاقان
نبی الورا نے اطمینان پایا بی بی کبشہ انصاری بنت رافع جو یان حال سید الابرار
تہین مشتاق دیدار تہین جب اونہون نے رونق افروزی حضور کی خبر پائی
تو اونکے دل مین بہت خوشی آئی بے تابانہ دوڑکر کمال فیضان خدمت بابرکت

پایا جمال جہان آرا دیکھکر کل حصیتہ بعدك یارسول الله جلل زبان پر آیا
عمر بن معاذ اون کے پسر سعادت سے ممتاز ہوئے تہے عہد مین شہادت سے سرفراز
ہوئے تہے حضرت نے کبشہ سے اونکی تعزیت کی اور جنت کی بشارت دی کبشہ نے
کہا کہ اے رسول خدا جب یہہ حال ہے تو پہر کیا ملال ہے آپ آیندہ کے لیئے دعا فرمائین
تاکہ ہم فایدہ پائین آپ نے اللهم اذهب حزن قلوبهم واجر مصيبتهم فرمایا
بلکہ یہہ کبشہ کو خوش آیا شہدا احد نے بڑے مرتبے پائے خدا نے اپنے نزدیک شہدا
زندہ فرمائے وہ مردہ نہ سمجھے جاتے ہین رزاق مطلق سے رزق پاتے ہین چنانچہ
جل علا نے برائے تسکین اقارب شہدا کے قران مین لا تحسبن الذين قتلوا
في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتاهم الله
من فضله فرمایا شہیدون کا رتبہ بڑا ہا یا حدیث مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ خداوند
تعالے نے ارواح شہدا کو قالب مرغان سبز خوشنما مین داخل فرماتا ہے اونکو گلستان
جنت الماوا اور بوستان بہشت پر فزا مین اوڑاتا ہے اور وہ میوہا ئے خلد برین
اور نعمتہا ئے فردوس نگارین کہاتے ہین اور بلب جوئبار آب انہار خوشگوار نوش
فرماتے ہین اور رات کو قنادیل طلا مین زیر عرش مولا رہتے ہین ہر دم ثنا ئے خدا ئے
جل علی کہتے ہین ہر چند کہ مشہور عوام مے مذکور انام ہے کہ واقعہ احد چودہوین
شعبان کو وقوع مین آیا اور حضرت نے بوجہ شکستگی دندان شریف کے حلوا کہایا
مگر یہہ غلط بیان ہے کہین تواریخ مین نہ اسکا نشان ہے یہہ غزوہ سال ثین با کیارہوین
شوال مین واقع ہوا قول مورخین اختلال کا دافع ہوا البتہ حضرت نے شب برات
مین شہدا احد اور اموات کے لیئے استغفار فرمائی سبکو اوس مین امنو ہا ستغفار

ثمرنی لازم آئی جب مدینہ مین نوبت قیام حضرت آئی تو خداوند نعمت بابرکت نے یہہ خبر پائی
کہ ابوسفیان اپنی حرکت سے پریشان ہوا اور مراجعت سے پشیمان ہوا بہت حیران رہتا ہی
وہ نادان کہتا ہے کہ ہم لڑائی مین غالب بدرستی آئے پہر قتل محمد مین کیون سستی
لائے اب وہ اپنے ساتہہ لشکر لاتا ہے بہت جلد یہان آتا ہے حضرت کو یہہ سنکر
تعجب آیا پہر آپنے موہ لشکر ہمراہی مجروحان احد قصد تعقب فرمایا جو لوگ زخم یافتہ
جان باختہ متابعت خدا مین تہے اور معیت خیرالوری مین تہے اونکی شان حق نشان
مین فرماتا ہے خداوند کریم الذین استجابوا للہ والرسول من بعد
ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم
ابوسفیان بدریافت اس حال خیر المآل کے گہبرایا اور اوسکے ہمراہیون نے اوسکو ڈرایا
کہ فتح مشہور ہوگئی ہے بلا سر سے دور ہوگئی ہے ایسی بات نہ کیجائے کہ جس سے پہر
آفت آئی ابوسفیان بطرف مکہ معظمہ فرار ہوا اوسکو نہ الکدم قرار ہوا حضرت نے چند
منازل تعقب کیا اور ابوسفیان کے بہاگنے پر تعجب کیا آپ نے منزل حمراء الاسد
سے بجانب مدینہ منورہ رجوع فرمایا اسلئے یہہ غزوہ حمراء الاسد کہلایا جب ابوسفیان
سردار کافران بموجب اپنے قول پر غلل کے واسطے جنگ و جدل کے احد سے
بسال آیندہ بدر پر بحال ضرر یابندہ نہ آسکا اور نہ کوئی قابو پاسکا تو اوس نے
بصد ملال باین خیال کہ محمد خیر الانام سے ندامت نہ ہو اور اہل اسلام سے خجالت نہ ہو نعیم
ابن مسعود مرد نامحمود کو مدینہ بہیجا اور اوسکو تلائین باتین بیجا اوس کذاب نامراد نے حسب
فہمایش ابوسفیان ناشاد کے کہا کہ اے مسلمانان باوفا ابوسفیان مدینہ کو آتا ہے اور اپنے
ساتہہ لشکر کثیر لاتا ہے مسلمانون نے یہہ سنکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا

اور جناب رسول خدا مع لشکر جرار بقدر ڈیڑھ ہزار مردان ظفر پیکر بدر کو گئے چند روز وہان رہے
ابوسفیان خوف سے نہ ٹھہرا یا وہان نہ آیا اصحاب نے وہان کار تجارت فرمایا و چند نفع پایا
بحمدہ حضور پرنور چند ایام فرخندہ فرجام خوشحال بلا جدال واپس آئے آپنے سجدات
شکر قاضی الحاجات ادا فرمائے پھر آئین یہہ آیات مبین خداوند علیم الذین قال لهم
الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایمانا
وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل
لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظیم

جو کار خوش انجام بتائید خدا ہو	بیجا نہو وہ کام بہر حال بجا ہو
جس امر مین ہو رحمت خلاق دو عالم	ہر طرح صواب اوس مین ہے کبھی نہ خطا ہو

غزوہ بنی نضیر

مدینہ مین یہود کمینہ سے جو بنی قریظہ و بنی نضیر تھے اور وہ باہم مشیر تھے بیرون مدینہ محلجات
جدا گانہ مین رہتے تھے اور حضرت کو رفیق زمانہ مین کہتے تھے آپ سے عہد و پیمان
کیا تھا یہہ اطمینان دیا تھا کہ ہم تم سے موافق رہینگے ہر بات تمہاری بات کی مطابق کہینگے
بدخواہی نہ کرینگے تمہارے دشمن کی پشت پناہی نہ کرینگے عمر بن امیہ ضمری نے دو مشرک
بنی عامر کو قتل کیا تھا اور عامر بن طفیل نے بوجہ معاہدہ امن کے ادائے دیت کا حضرت
کو پیام دیا تھا آپنے برائے مشورہ دیت محلہ بنی نضیر مین تشریف ارزانی فرمائی
جب لوگون سے نوبت گفتگو آئی تو اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ ای سید الورا تمنے
ہمارے یہان قدم رنجہ فرمایا ہے ہمکو یہہ لازم آیا ہے کہ ہم آپکو کہانا کہلائین جب ہم

تمہاری ضیافت سے فراغت پائیں تب اس معاملہ مین کلام کرین اور جو مناسب ہو
وہ کام کرین پہر حضرت کو زیر دیوار بٹھلایا اور اون سنگین دلون کے قلب پر غضب
مین یہہ سمایا کہ ایک پتہر دیوار سے لڑہکاکر حضرت کو قتل کیا جاے کسیکو اس مین دخل
دیا جاسئے وہ ملاعین بددین اس فعل پر کین کے کرنے کو طیار ہوئے فورًا بحکم رب جلیل
حضرت جبریل نمودار ہوئے اور حضرت کو ارادہ مشرکان بدعہد اور مشاہدہ سامان جادو
جہد سے آگاہ کیا آپنے شکر الہ کیا اور نیت خبث طویت ظلوم وجہول سے ایسے حضرت
گہٹے جیسے کوئی دشمن سے گہٹتا ہے اور وہان سے باین کیفیت اوٹہے جیسے کوئی
بقضاے حاجت کو اوٹہتا ہے پہر حضرت اپنے مکان جنت نشان مین رونق افروز
ہوئے اصحاب خیریت جناب رسالت مآب سے مسرت اندوز ہوئے حضرت سنے
حکم دیا کہ بنی نضیر نے بہ قاعدہ حاسدانہ بارادہ فاسدانہ نقض عہد کیا دس روز کے
اندر وہ یہان سے نکلجائین پہر نہ آئین اگر بعد مہلت نہ جائینگے تو سزا پائینگے گردن مارے
جائینگے ضرر سارے اوٹہائینگے یہود مخالف سید ابرار ہوئے لڑنے کو طیار ہوئے حضرت
نے اونپر لشکر کشی فرمائی اونکو دہشت وہیبت سے غشی آئی اونہون نے بنی قریظہ کی
مدد چاہی بنی قریظہ نے بلحاظ عہد اونکی اعانت نہ چاہی امداد سے انکار کیا اونکو بہت
بیزار کیا جب لشکر پیغمبر نے اپنا رخ اونکی طرف کو پہیرا تو اون کے قلعون کو گہیرا اونکو
بہت تنگ کیا خراب بیدرنگ کیا اور بموجب فرمان سرور مرسلان اون کے
درختان خرما کاٹے خانہا سے قلوب یہود غمون سے پاٹے بعض صحابہ نے
درختان قسم عمدہ قطع کئے اور بعض نے اقسام ناقص کے کاٹ دئے
ہر دو اعمال خیر المآل بحسن نیت اصحاب حضرت الہ کو پسند آئے خدا نے یہہ امور

ما قطعتم من لينة او ترکتموها قائمة علیٰ اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین فرمائے بخاری مین کچهه درختونکا جلادینا پایا حضرت حسان بن ثابت نے اوسکے بیان مین یهه شعر فرمایا۔

دهان علیٰ اسراة بنی لوی		حریق بالبویرة مستطیر
سردار بنی لوی پر آتش کا لگانا		آسان تها بویره مین تها شعلونکا اوٹهانا

جب بنی نضیر عاجز آئے تب یهه درخواست زبان پر لائے که همکو یهان سے جانے دو همارے نکلجانے کے مانع نهو حضرت نے کها که یهه امر اس شرط پر رها که سب هتیار اپنے یهان چهوڑ دو جهان چاهو اپنے مونهه کو موڑو جسقدر اسباب تمهاری چوپایون پر جا سکے بیجاؤ ناچار رخت ادبار یهان سے اوٹهاؤ چنانچه حسب فرمان خاتم پیغمبران یهودی نضیر جلاوطن هوئے ذلیل وخوار گرفتار آزار پرمحن هوئے خیبر وشام اور دیگر مقام مین بسے لوگ اونکی حالتون پر هنسے الله تعالےٰ نے اس قصه کو قرآن مین فرمایا اور ذکر اسکا حدیثون مین آیا۔

غزوهٔ خندق

جنگ خندق کا مختصر یهه ماجرا هے مورخین نے لکها هے که حی بن اخطب بنی نضیر تها قوم یهود مین بهت شریر تها مدینه سے جلاوطن هوکر خیبر مین رهتا تها اور هر دن یهه کهتا تها که مسلمانون سے انتقام لونگا اونکو تکالیف وآلام دونگا بالآخر وه کافر معه چند مفسدین اهل شر قریب بست نفر مکه کو گیا وه بےحیا اهل قریش سے ملا او حضرت کا گلا کیا جب ترغیب مجادله اور لوے مدد امداد کا مبالغه زیاده کیا تو کفار قریش کو بهر مقابله آماده کیا ابوسفیان بالهوس چار هزار کس فراهم لایا قبائل غطفان واسد وسلیم کو لشکر مین ملایا سب کفار دس هزار جمع هوکر مدینه کو

چلے آتش غضب مین جلے جب یہہ خبر حضرت خیر البشر نے پائی تو اپنے اصحاب سے
مشورت فرمائی حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ اے رسول خدا ملک فارس مین یہہ
قاعدہ ہے بہت پرفایدہ ہے کہ جب لشکر بسیار بر کارزار کسی شہر پر چڑہتا ہے تو گرد
شہر خندق کہود کر شہری اوسکی پناہ مین لڑتا ہے حضرت کو یہہ راے پسند آئی آپنے خندق
کے کہودنے کی تجویز بجانب کوہ سلع فرمائی اور بجوانب مین عمارتین مستحکم تہین دیوارین
حفاظت کو نہ کم تہین اسلئے یہہ غزوہ غزوۂ خندق کہلایا اصل مین نام اسکا غزوۂ احزاب
مصدق پایا حضرت خود خندق کہودنے مین مصروف تہے اور مہاجرین وانصار اوسکی
کہودنے کی محنت ومشقت مین بسیار موصوف تہے حضرت نے بوجہ شدت گرسنگی کے
شکم پاک پر پتہر باندہے تہے اور خندق کہودنے سے آپ کے سُست تر کاندہے تہے
حضرت جابر نے آپکی دعوت کی حضرت نے قبول ضیافت کی ایک ہزار فرد ماں ہمراہ سید
المرسلان تہے جابر بسبب تہوڑے ہونے طعام کے حیران تہے آپ کے آب دہن مبارک
نے یہہ رنگ دکہلایا کہ تہوڑا کہانا کافی پایا حضرت نے تناول فرمایا اور سب نے خوب سیر
ہوکر کہایا اور کہانا بدستور باقی رہا اسکو معجزہ نبی کہا پہر خندق مین نکلا ایک پتہر دہ پہتر تہا
ایسا سخت ترکہ صحابہ سے نہ ٹوٹا آخر کو وہ اون سے چہوٹا حضرت وہان تشریف لاے
اوسکو دیکہکر آپ نہ گہبراے حضرت نے ایک آہنی آلہ اوسپر مارا ٹوٹا اوسکا اک پارہ اوس مین
ایک بجلی نکلی چمک مین تہی وہ چوڑی چکلی حضرت کو ملک شام نظر آیا آپ نے یہہ فرمایا کہ خدا نے
مجہکو ملک شام دیا بڑا انعام کیا ایسے ہی دوسری بار مکانات ملک فارس رشک چمن
اور تیسری بار عمارات ملک یمن نظر آئین برق سنگ نے عجب کیفیتین دکہلائین حضرت
نے وہی باتین ظاہر کین کہ اللہ نے یہہ اقالیم مجہکو دین چنانچہ اس پیشین گوئی کا بخوبی

وقوع ہوا کہ ان ملکون کا تصرف مطبوع بسوی مسلمانان رجوع ہوا ملک یمن دخل مین خود
حضرت کے آگیا تہا مگر کچہہ خلل پاگیا تہا بعد وفات سرور کائنات عہد صدیق باصفات مین
وہ صاف ہوگیا اوس کا اہل سیر مین اعتراف ہوگیا ملک فارس وشام بعہد خلفا سے
بہکمال قبضۂ اہل اسلام مین آئے مسلمانون نے یہہ سب ملک پیشین گوئی نبی علیہ السلام
مین پائے وہ پہتر ضربات سید السادات سے پاش پاش ہوگیا آپکا ہر لشکری بشاش
ہوگیا یہہ قوت بازوے احمدی تہی یہہ طاقت عطیۂ ایزدی تہی جب حی بن اخطب اوار
قہر وغضب حسب نہمایش ابوسفیان پرتعب بجہت موافقت جملہ بنی قریظہ بدقسمت
مین داخل ہوا تو کعب سردار بنی قریظہ کو اولا اوسکے آنے سے ملال حاصل ہوا حتی کہ
اُسکو بنی قریظہ نے اپنے مکانون مین نہ آنے دیا اور دروازون کو بند کرلیا اور اوسکی آواز
سنکر یہہ کہا کہ نحوست شعار عقوبت آثار تیری برائی کا اثر یہہ رہا کہ تو نے اپنی قوم کو تباہ اور
برباد کردیا اب یہان ہمارا استیصال کرنے کو آیا بدرجہ اخیر اوس مکار نے بہ مکر و تدبیر
اپنی تقریر و نرم گفتار سے بنی قریظہ کو پہسلایا اور دروازون کو کہلوایا بنی قریظہ نے نقض
عہد باخیر الانام کیا اور اتفاق باکفار بدانجام کیا سب بنی قریظہ مخالف رسالت مآب ہوکے
موافق احزاب ہوئے جب خندق بہ ترتیب مرتب ہوگیا اور بطریق تہذیب مہذب ہوگیا
تو لشکر ظفر پیکر اوسپر بقواعد قیام پذیر ہوا اور اہتمام جنگ باتیر و تفنگ بفواید کثیر ہوا
مشکواۃ شریف مین حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک نوجوان انصاری
کی یہہ عجیب حکایت ہی کہ نشین مکان ابوسعید خدری مکان اوسکا بنا ہوا تہا اور اوسکا
بیاہ نیا ہوا تہا جب وہ حضرت سے اجازت پاتا تہا تو دوپہر کو وہ اپنے گہر جاتا آتا تہا
ایک روز وہ اپنے گہر کو چلا اوس سے حضرت نے کہا کہ تو ہتہیار لیجا مجہکو بنی قریظہ

کا ہے خطرہ اوس نے اپنا نیزہ لیا اتباع حکم ہی کیا اوس نے اپنی بی بی کو دروازہ پر کھڑا
پایا اوس نے بتقاضائے غیرت اور باقتضائے حمیت اپنی بی بی کے مارنے کو
نیزہ گھمایا اوسکی بی بی بولی نہ کرو جلدی گھر مین جاؤ یہہ دیکھہ آؤ کہ مجھکو گھر سے کس نے
نکالا ہے کسکا پڑا پالا ہے جوان نے گھر مین جاکر دیکھا کہ اک سانپ بستر پر ہے
بیٹھا جوان نے اوس مار زہردار پر نیزہ مارا اور اوسکو نوک نیزہ سے اوبھارا سانپ نے
مار اسپاٹا فوراً جوان کو کاٹا دونون کو موت آئی تقدیم و تاخیر اونکی نہ پائی صحابہ نے سرور کائنات
سے کہا یا مستجاب الدعوات دعا فرما کہ جوان زندہ ہو جائے زندگی تازہ پائے آپنے فرمایا کہ اب
یہہ لازم آیا کہ جوان کو بہ تجہیز و تکفین دفن کرو اور کچھہ نہ کہو حضرت نے یہہ بہی ارشاد کیا سبکو
بتا دیا کہ مکانات مین جو سانپ نظاہر رہتے ہین اونکو مار عوام کہتے ہین اگر کوئی سانپ مکانمین
سے نکل آئے تو دیکھتے ہی وہ نہ مار ڈالا جائے اگر تین دن تک اوسکو نکلنے سے منع کیا جائے
تو پھر نکلتے ہی اوسکو مار دیا جائے المدعا عسکر اعدا بمقابلہ لشکر رسول خدا متصل خندق
باصف آرائے و غازیان جانباز و شجاعان سرفراز اور مبارزان خوش انداز و دلاوران
دلنواز کے بہا سر سپہر آکفار نے تیر و سنگ سے نہ شمشیر و تفنگ سے لڑنا شروع کیا اور خندق
پر حلون کا انحصار رجوع کیا کفار حلے کرتے رہے اور غازیان منصور بہی پتھرون سے
لڑتے رہے مسلمان حلون کے دفع کرنے مین مشغول رہے کافران اپنے کام مین
مجہول رہے جب کافرون نے یورش دفعۃً یکبارگی تو اوسکی مدافعت مین حضرت
نے کوشش بیشمار کی آپنے اوس سے مہلت نپائی نہ فرصت میسر آئی تو ظہر سے
عشا تک کی نمازین حضرت کی قضا ہوئین پہر وہ علی الترتیب ادا ہوئین ایک بار حضرت کی
نماز عصر قضا ہی آپنے کافرون کو بددعا کی ملا اللہ بیوتہم و قبورہم نارا

کما شغلوعنا عن الصلوٰۃ العصر خدا نے اس آیۃ مین نماز وسطیٰ کا کیا
حصر حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ مفسرین سنے دونون طرح
لکھا اگرچہ نماز وسطیٰ مین اختلاف ہی مگر نزد حنیفہ نماز عصر کی ترجیح صاف ہی کہ فجر وظہر نماز
روز ہین اور مغرب وعشا نماز شب راحت اندوز ہین اور وسطیٰ عصر ہے اسکی فضیلت مین
نہ کوئی قصر ہے حدیث مین آیا ہے صحیح پایا ہے کہ جو فوت نماز عصر سے باخسارت ہوا تو گویا گھر
اوسکا غارت ہوا عمر بن عبدود پہلوان قوی تہا شجاع دعوی تہا برابر ہزار مرد کے شمار کیا جاتا تہا
اوس کے مقابل کوئی نہ آتا تہا ایکبار قافلہ قریش مین اوس نے تنہا پچاس قزاقون کو بہگایا
تہا لوگون مین نام پایا تہا اوس نے جنگ بدر مین زخم کہایا تہا وہان سے بہاگ کر اپنے گہر
آیا تہا اوس نے عہد کیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جبتک محمد سے انتقام نہ لونگا اپنے سر پر تیل نہ لونگا
وہ اکفر مدہوش بہزار جوش وخروش خندق پر آیا اور جائے تنگ خندق سے گہسکر شور مچایا کہ کوئی
مبارز جانباز ہے اپنی موت کا ہمراز ہے میرے مقابل آئے اپنی جان سے جائے جناب
رسالت مآب نے حضرت حیدر کرار صفدر جرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو بلایا اور
بمقابلہ کافر متکبر و پر نخوت کے مبارزت کے لئے فرمایا اور ذوالفقار سید ابرار کو دی اور انکے
حق مین بجناب قادر مطلق غلبہ وحفاظت کی دعا کی جب حضرت شیر خدا شہسوار میدان
لافتیٰ اوسکے مقابل آئے تو اوس نے حضرت علی مرتضیٰ کو دیکھکر ٹہٹہے اوڑائے اور یہہ کہا
کہ کیا تمکو اسکا خیال نہ ہا کہ جان جائیگی پہر نہ آئیگی آگے نہ بڑہو اپنے مرنے سے ڈرو تم لڑکے ہو
کیون ایسے بپہرے ہو کیا تم پر ہاتہ ڈالون کیا اپنا حوصلہ نکالون تمہارے باپ ابوطالب
میرے دوست تہے اک جان دو پوست تہے تم میرے بھتیجے ہو نہ بے نتیجے مین تمہارا
قتل کرنا نہین چاہتا اپنے ذمہ الزام دہرنا نہین چاہتا حضرت علی نے کہا اے دشمن خدا

مین چاہتا ہون اور یہہ بہتر پاتا ہون کہ برائے رضائے الہی تجکو تیری تباہی دکہلاؤن اور
تیرا سر کاٹ کر تجکو جہنم پہونچاؤن پہر علی ولی نے قدم آگے بڑہایا اوس ملعون کو بڑ
غضب پایا اوسنے شمشیر آبدار حیدر کرار پر چلائی صفدر نامدار نے اوس وار کو سپر پر روک کر
اپنی جان بچائی سپر سپر در کنگئی اور وہ تیغ بیدریغ سرا قدم تک پہونچکر ملیٹ گئی حضرت
شاہ مردان شیر یزدان نے ذوالفقار برق وار سے بضرب سخت اوس بدبخت کا سر اوڑایا
اور وہ سر بے سر گئی قدم پر پڑا پایا جب نعرہ الله اکبر بلند ہوا تو لشکر اسلام سنکر بہت خورسند
ہوا کفار احزاب کے چہکے چہوٹے دل خراب اشرار پر عتاب کے ٹوٹے نعیم بن مسعود ایک
جوان ہے عزیز قبیلہ غطفان ہتہے بحضور سید مرسلان حاضر آئے اور بحضور فیضان سرور پیغمبران
نقد ایمان وافر پائے اونہون نے جناب رسالت مآب مین یہہ امر عرض کیا کہ ای رسول
کبریا اگر اجازت ہو اور غلط بیانی کی مجہکو نہ عقوبت ہو تو مین قریش اور بنی قریظہ مین مخالفت
کرا دون تفرقہ ڈلوا دون آپنے اجازت فرمائی نعیم نے یہہ بات مناسب پائی کہ اول بنی
قریظہ مین گئے بہت باتین اونکی بطہی کی کرتے رہے پہر اور مشورے کئے آخر یہہ خبر دی
دئے کہ اب قریش و غطفان سے تمہاری موافقت ہے اور محمدؐ سے مخالفت ہی
اگر قریش محمدؐ سے فتح نہ پائین اور پہر جائین تو پہر تمہارا کیا حال ہوگا تمکو تنہا مقابلہ محمدؐ کا محال
ہوگا محمدؐ تمکو برباد کر دینگے تمہارے گہرون کو بے بنیاد کر دینگے بنی قریظہ نے کہا کہ اے
خیر خواہ بنی ہدایہ تمہاری اچہی تقریر ہے پہر اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے فرمایا میری رائے
مین یہہ آیا کہ دو چار سرداران قریش و غطفان یا اولاد ہر گروہان کو طلب کرو اور اپنے
پاس رکہو اگر محمدؐ تمپر چڑہائی کرینگے تو ضرور وہ بضرورت حفاظت اپنے سردارون یا
اولاد ہر گروہ ہونگے اگر محمدؐ سے لڑائی کرینگے اگر قریش اسکو قبول کرینگے اور تمہاری

بات کو اپنی خاطر مین نہ لینگے تو تمہارے مخلصان و دوست دلی ہین ورنہ بے مغز دوستی استخوان پوست لگی ہین یہود کو یہہ صلاح پسند آئی اور قریش کو پیغام کی ٹہیری پہر نعیم قریش کے پاس گئے بہت باتین خلوص کی کرتے رہے باظہار خیر خواہی یہہ بات ظاہر کرنی چاہی کہ ہمنے خبر پائی ہے یہہ خبر صحیح آئی ہے کہ بنی قریظہ پردہ محمدؐ سے اتفاق رکہتے ہین باہم اخلاق رکہتے ہین مگر محمدؐ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ اگر تم کچہہ سرداران قریش کو گرفتار کرادوگے اور ہمارے پاس پہونچا دوگے تو ہمارا دل تم سے صاف ہو جائیگا نقض عہد معاف ہو جائیگا اگر بنی قریظہ کوئی بیان سبب کرین اور کچہہ آدمی تم سے طلب کرین تو تم ہرگز اونکا کہنا قبول نکر لینا نہ کسی آدمی کو دینا نعیم نے بنی غطفان سے بہی وہی حال کہا جسکا قریش سے قیل و قال رہا قریش نے بنی قریظہ کو پیغام دیا کہ بہت عرصہ تک یہان قیام کیا اب تم ہماری مدد کو آؤ دیر نہ لگاؤ تاکہ ایکباری حملہ کرین اور خوب لڑین بنی قریظہ کی قریش سے وہی گفتگو آئی جو نعیم نے بتلائی قریش نے نعیم کو سچا جانا بنی قریظہ کا کہنا نہ مانا اور یہہ جان لیا خوب پہچان لیا کہ بنی قریظہ کا محمدؐ سے اتفاق ہے ہم سے نفاق ہے بنی قریظہ نے سمجہا کہ نعیم نے سچ کہا قریش ہمارے دوستدار نہین حقیقت مین وہ یار نہین بنی قریظہ اور قریش مین ناموافقت ہو گئی بلکہ مخالفت ہو گئی حدیث مین آیا نبی نے الحرب خدعة فرمایا یعنی لڑائی فریب ہے مگر اسمین نہ کچہہ عیب ہے اوس سے نہ گناہ ہوتا ہے نہ گمراہ ہوتا ہے اگرچہ اس مین ثواب ہے مگر خلاف عہد نا صواب ہے جب لشکر کفار کو زیادہ مدت گذر گئی اور ناموافقت بنی قریظہ پر نظر گئی اور سخت سردی نے ستایا تند ہوا نے خیمون کو اوڑایا سر کفار پر سراسر بلائے صرصر آئی گہوڑون نے چہوٹ کر شورش مچائی تو قریش اخراب بہت

گھبرائے اپنی زندگی سے تنگ آئے عزم مراجعت بالجزم ہوگیا زلزلہ دلولہ زرم ہوگیا حضرت نے ایسے وقت مین برائے خبر احزاب حذیفہ بن الیمان خوش خطاب کو مامور فرمایا جب انہون نے امر حضور پایا تو فورا روانہ ہوئے مصروف شادیانہ ہوئی اونکو آپکی دعا سے محفوظی سے سردی کا کچھ اثر نہ معلوم ہوا بلکہ ایسا مفہوم ہوا کہ بہت آرام مین ہین گویا حمام مین ہین حضرت نے فرمادیا تہا خوب سمجھا دیا تہا کہ نہ کسی پر وار کرنا نہ کسیکو خوار کرنا جب حذیفہ ذیشان قریب خیمہ ابوسفیان گئے تو اوسکو دیکھتے رہے کہ وہ آگ بیٹھا تاپ رہا ہے وہان تنہا آپ رہا ہے اونہون نے تیر کا مارنا ابوسفیان پر اپنی نیت مین پایا مگر بخیال ممانعت حضرت اسکا قصد نفرمایا پھر ابوسفیان نے اپنے لشکر سے کہا کہ بوجہ آفتون کے یہان کا رہنا مناسب نہ رہا یہان سے کوچ کرو مصیبتون مین نہ مرو حذیفہ نے بحضور سرور مرسلان یہہ بیان کیا اور سب باتونکا نشان دیا لشکر کفار اوسی رات روانہ ہوگیا امور قدرتی کا اک بہانہ ہوگیا اس غزوہ کا سورہ احزاب مین ذکر آیا اور اس آیۃ مین یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروہا ذکر بلا فکر پایا اور یہہ بھی مذکور تہا کہ گروہ ملائکہ برائے دفعہ لشکر کفار مامور تہا بفحوائے حدیث نبی الآن نغزوہم ولا یغزوننا کے کفار غوی اپنا لشکر بہ مقابلہ سرور نہ لائینگے حضرت غزوہ فتح مکہ مین اونپر فوج کشی فرمائینگے۔

کیا خوب حق نشان ہے شان محمدی	شایان شان کل ہی نشان محمدی
اول ہی وقت احمدی باطن مین واقعی	ظاہر مین آخری ہے زمان محمدی
خالق نے حفظ جان کیا ہر مقام پر	پیاری بہت خدا کو تہی جان محمدی

ہوتی رہین فتوح بہ تائید کبریا | منظور تہا عدو کو زیان محمدی
ہرگز نہ اہل دین کو تہا کفار کا خطر | کافی تہی اونکو امن و امان محمدی
ہے یہہ غلط کہ جنت ارضی محال ہے | فردوس ہے زمین پہ مکان محمدی

ثاقب نہ کیون سخن مین ہوا عجاز مصطفےٰ
معجز بیان رہی ہے زبان محمدی

غزوہ بنی قریظہ

حضرت رسالت مآب بعد فتح غزوہ احزاب دولت سرا برکت نما مین تشریف لائے اور وہان آکر نہائے اوسوقت جبریل جلیل آئے حضرت کو تحیۃ وسلام پہونچائے اور یہہ بولے کہ یا نبی اللہ تمنے ہتیار کہولے ہم کمربستہ ہین نہ دل شکستہ ہین تعمیل حکم کبریائی کرو بنی قریظہ پر چڑہائی کرو حضرت نے فوراً لشکر تیار کیا اور یہہ فرمادیا کہ بہت جلد آگے بڑہو نماز عصر محلہ بنی قریظہ مین پڑہو اثنائے راہ مین آفتاب قریب غروب ہوا اور نزد بعض یہہ امر نماز مقصود تعجیل مین محسوب ہوا اسلئے بعض نے راہ مین نماز ادا کی بعض نے قضا کی محلہ بنی قریظہ مین قضا پڑہی دونون پر رحمت بڑہی چونکہ یہہ ارتکاب خطائے اجتہادی تہا نہ جرم ارادی تہا اسلئے حضرت نے نہ کسی پر عتاب کیا نہ کسیکو کوئی خطاب دیا الغرض حضرت نے بعجلت بنی قریظہ کو گہیرا اور سختی نے اونکو سستی کی طرف پہیرا پہر بنی قریظہ کا عجب ڈہنگ ہوا اون کے سب ہم ردیفون کا قافیہ تنگ ہوا بنی قریظہ عاجز آئے اپنے قلعہ سے نہ اوترنے پائے ۔ ابو البابہ انصاری صحابی تہے بنی اوس کے خطابی تہے بنی قریظہ کا اون سے مشورہ رہا آخر کو بنی قریظہ نے اون سے کہا کہ ہم اس شرط پر قلعہ سے

اوترآئین کہ جو رسول خدا فرمائین ہمکو وہ قبول ہے ابوالبابہ نے کہا کہ یہہ بات معقول ہے پہر اونہون نے اپنی گردن پر ہاتہہ رکہا یہہ اشارہ حکم قتل کا تہا جب اونہون نے خیال کیا تو اس بات کا بہت ملال کیا کہ مین نے خدا و رسول کی خیانت کی اپنی لیئے بہت ملامت کی مسجد نبوی مین آکر ستون سے بندہا ہے مناجات جناب قاضی الحاجات سے سدہا ہے پندرہ روز تک بندہے رہے اور یہہ کلمات کہے کہ جبتک غفار میری توبہ باستغفار قبول نہ فرمائیگا تب تک مجہکو چین نہ آئیگا ایسے ہی بدستور بندہا رہونگا کسی سے نہ کہولنے کو کہونگا اونکی لڑکی آتی تہی کہانا کہلا جاتی تہی قضائے حاجت کیلئے کہولتی تہی پہر باندہکر نہ بولتی تہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ میرے پاس کیون نہ آیا اگر وہ اپنے حال کا اظہار کرتا تو مین اوسکے لیئے استغفار کرتا اب بلا حکم خدا نہ کہول سکتا ہون نہ کچہہ بول سکتا ہون المدعا پندرہوین روز حکم خدا برائے معافی خطا آیا بوقت سحر حجرۂ حضرت ام سلمہ مین آپکو سنایا حضرت ام سلمہ نے ابوالبابہ سے کہا لوگون نے دوڑکر کہولنا چاہا اونہون نے منع کیا اور کہدیا کہ مجکو رسول خدا کہولینگے میرے قصور کی معافی کے لئے بولینگے حضرت نے صبح کو آکر کہولدیا اور حکم الہی کو بیان کیا سعد بن معاذ انصاری بنی اوس حلیف بنی قریظہ تہے خواستگار حکمت حفیظہ تہے غزوۂ احد مین زخم تیر رگ دست سعد بنیظیر پر آیا تہا سیل خون نے اپنے مجاری سے اجرا پایا تہا خون بند ہوتا تہا قوت سعد کو کہوتا تہا سعد نے بجناب الہی دعا کی اور بہایت عاجزی سے التجا کی کہ اے قادر مطلق و اے خالق برحق اگر قریش سے کچہہ لڑائی باقی ہے تو یہہ کافی ہے کہ مجہکو مہلت عطا فرما میر انتقام ہو میدان وغا کا فردون کو نہ تیغ کردن خوب دل کہولکر لڑون ورنہ اس زخم سے

مجھکو شہادت دے دونون جہان کی سعادت دے اتنی مہلت ضرور پاؤن کہ سزا ئے بدعہدی بنی قریظہ دیکھہ جاؤن دفعتًہ خون بند ہوا سعد مشکور خداوند ہوا جب بنی قریظہ گھبرائے تو قلعہ سے اپنے اوترنے کیلیئے یہہ عہد درمیان مین لائے کہ جو سعد بن معاذ ہمکو حکم دینگے ہم اوسکو اپنے ذمہ لینگے اوسکی خلاف نکرینگے تعمیل مین انحراف نہ کرینگے یہہ بات اسلیئے بنی قریظہ کی زبان پہ آئی کہ جب سے رعایتًا عبداللہ بن اُبی نے اپنے ہم عہد بنی قینقاع کی جان بچائی ویسی ہی سعد ہماری رعایت کرینگے ضرور حمایت کرینگے سعد نے اس معاہدہ کو محکم کیا پھر یہہ حکم دیا کہ بنی قریظہ کی مردون کا قتل عام کیا جائے اور عورتون کو لونڈی اور لڑکونکو غلام کیا جائے جائیداد اونکی معرض ضبطی مین آئے یہہ امر اک سر مو فرق نہ پائے حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تمنے موافق حکم فرشتہ یہہ حکم سنایا حضرت نے کل چارسو مرد یہودی بنی قریظہ کو قتل کرایا اور عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا اور جملہ مال منقولہ وغیر منقولہ بموجب حکم خلاق انام اہل اسلام مین تقسیم ہوا رضامند خداوند علیم ہوا۔

حضرت مین جو حقد اد نہ جراُت ہوتی	کچھہ بھی تو نہ اسلام کی نصرت ہوتی
ہرگز نہ کبھی دین ترقی پاتا	ایسی نہ اگر آپ کی ہمت ہوتی

قصہ حدیبیہ

قصہ حدیبیہ زمان ہجرت مین واقع ہوا یہہ واقعہ دیگر واقع ہجرت سی زیادہ نافع ہوا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ کا جانا اور عمرہ کا ادا فرمانا خواب مین

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہہ خواب اپنے اصحاب کو سُنایا چونکہ اصحاب شوق مکہ مین بیتاب تھے اور ذوق تمنائے زیارت خانۂ کعبہ مین کباب تھے اسلیئے خواب کو سنتے ہی فوراً تہیہ سفر فرمایا اور سرور کونین کی معیت مین افتخار دارین پایا جب مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر متصل مکہ معظمہ کے پہونچے تو قریش سنکر بہت بہونکے آپ قصواء نامی اونٹنی پر سوار تھے اور گرد حضرت کے اصحاب کبار تھے آپکی اونٹنی مقابل کعبہ کے بیٹھہ گئی اور ایسی اینٹھہ گئی کہ صحابہ کے اوٹھانے سے نہ اوٹھی اور بہت گھٹی حضور اقدس نے فرمایا کہ اسکو بیٹھنے کیلیئے حکم خدا آیا اسلیئے بیٹھہ گئی ہی اپنے اختیار مین نہی ہے نہ اسکا بیٹھنا نیا تھا فیل اصحاب فیل بہی بیٹھہ گیا تھا پہر سرور انبیا نے خدا کی بصفات سپاس کی اور جناب کبریا مین یہہ التماس کی کہ اے بار خدا جو امور درباب تعظیم کعبہ باصفا قریش چاہینگی ہم اونکو بخوبی ادا کرکے نبہاہینگے یہہ کہکر حضرت نے اونٹنی کو اوٹھایا فوراً اوسکو اوٹھا پایا میدان حدیبیہ مین آپنے قیام فرمایا حدیبیہ کنوئین کا نام مشہور پایا حدیبیہ مین پانی بہت کم تہا ہر شخص بوجہ تشنگی و دیگر ضروریات کے پر الم تہا اک ظرف حضور سید مرسلان تہا سوا اوسکے نہ لشکر مین کہین پانی کا نشان تہا حضرت نے دست حق پرست اپنا اوس ظرف پر رکہا انگشت ہائے مبارک سے پانی مثل چشمۂ بارانی جاری ہوکر نہ کم ہو سکا سب نے پیا وضو کیا عند الاستفسار حضرت جابر راوی حدیث نے کہا کہ پندرہ سو آدمیونکا مجمع تہا اگر لاکہہ آدمیون سے تعداد وافی ہوتا تو اونکو پانی کافی ہوتا چاہ حدیبیہ مین پانی نرہا تہا آپنے کنارہ چاہ پر بیٹھکر اک ظرف پانی کو کہا تہا جبکہ حضرت کو ظرف آب دیا تو آپنے اوس سے وضو کیا ایک کلی کنوئین مین ڈالدی اور دعا کی کنوئین مین پانی بہر گیا تا قیام لشکر سب کو کفایت کر گیا حضرت میدان

حدیبیہ مین رہتے رہے کفار نابکار یہہ کہتے رہے کہ ہم محمدؐ کو مکہ مین قدم نہ
دہرنے دینگے نہ مسلمانون کو عمرہ کرنے دینگے بُدیل بن ورقا خزاعی خدمت بابرکت
رسول مقبول مین آیا اور اوسنے آمادہ جنگ ہونا قریش کا سُنایا آپ نے فرمایا کہ ہم ہین
سے کوئی لڑنیکو نہین آیا ہم فقط عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لشکر برائے کارزار لائے
ہین قریش سے کہو کہ برائے صلح آمادہ ہو اگر قریش مصالحت کو کہینگے تو عافیت مین
رہینگے اک مدت معہودہ تک ہم اور کافرون سے لڑتے رہینگے قریش سے کچھہ
نہ کہینگے اگر ہم غالب آئینگے اور وہ چاہینگے تو اورون کی طرح ہماری اطاعت کرینگے
ورنہ ہم اونکی نہ شکایت کرینگے اور اگر مغلوب ہوجائینگے تو اونکی مطالب برآئینگے بُدیل
نے جاکر قریش سے کہا کہ محمدؐ سے قیل وقال رہا وہ عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ
لڑنیکو آئی ہین وہ کاذب نہین اونکی روک ٹوک مناسب نہین اور حضرت کے پیغام کا بھی تکرار
ہوا مگر قبیلۂ قریش نہموار ہوا پہر عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور اقدس مین حاضر ہوکر
گفتگو کی اور مطلب براری قریش مین بہت جستجو کی اور یہہ کہا کہ اے محمدؐ یہہ اشخاص
بیوفا جو تمہارے ساتھہ آئے ہین اور جنہون ہاتھہ بڑہائے ہین تمکو چہوڑکر فرار ہوجائینگے
نہ اکدم قرار پائینگے نہ اونپر بہروسا کرو نہ اونپر اطمینان دہرو حضرت صدیق اکبر یہہ سنکر
بغایت حزین ہوئے نہایت خشمگین ہوئے اور اوسکو بہت سخت کہا وہ متحیر رہا
کچھہ نکر سکا یہہ کہا کہ اے ابوبکر اگر مجھپر تمہارا احسان بلابدل نہ ہوتا تو مین جواب سے
تمہارے حواس کہوتا عروہ باتین بناتا تہا بار بار بجانب ریش سید ابرار ہاتھہ
چلاتا تہا حضرت مغیرہ بن شعبہ اوسکے ہاتھہ پر تلوار کی کوتہی مارتے تہے اور اوسکو
للکارتے تہے وہ بکتا تہا کچھہ نکر سکتا تہا عروہ نے حالات اصحاب باصفات کو

دیکھا اوسکو ہوا پر رکھا اوسنے جاکر سب حالات باصفات کا فران سے کہے وہ حیران
رہے اور یہہ بیان کیا اور اسکو خوب عیان کیا کہ مین نے دربار سلاطین کی سیر
کی ہے اور اوسکی خبر خیر لی ہے مین نے ایسا تابعین شاہی کو نہین پایا جیسا گروہ
اصحاب محمد جان نثاری و تابعداری مین نظر آیا ہر شخص اونکے اشارون پر چلتا ہے
آب دہن یا آب بینی محمد کا جسپر پڑجاتا ہے وہ اپنے بدن پر ملتا ہے آب وضو تبرکا
بہت آرزو سے لیتے ہین حتی الامکان دوسرے کو نہین لینے دیتے ہین اور جس کام کو
آپ فرماتے ہین اوسکے کرنیکو دوڑکر آتے ہین ہر شخص اوس کا کرنا چاہتا ہے سکو
وہ کام بہاتا ہے آپ پر تیز نگاہ نہین بہرتے ہین نرم آواز سے باتین کرتے ہین
پہر عروہ نے صلح کی مشورت دی اور تاکید مصالحت کی۔

محبوب خدا رحمت یزدانی ہے	اوسکی صفت ذات مین حقدانی ہے
اوصاف کا اوسکے یہہ خلاصہ پایا	ثانی کوئی اوسکا نہین لاثانی ہے

جناب رسول مقبول نے یہہ امر تجویز فرمائے کہ کوئی سفیر ہماری جانب سے قریش
مین جائے کفار قریش کو سمجہائے اور اونکو اصلاح پر لائے چنانچہ حضرت عثمان
کو برائے سفارت تجویز کیا اور اونکو قریش مین جانے کا حضرت نے حکم دیا حضرت
عثمان قریش مین گئے اور اونکی قرابت دار اونکی حمایت مین رہے حضرت عثمان
نے پیغام سید الانام قریش کو پہونچایا اور اونکو نہایت شایستگی سے سمجہایا قریش
حضرت عثمان سے بمروت پیش آئے اور اختصاص محبت جتلائے اور
اونکو طواف کعبہ کی اجازت دی مگر حضرت کے عمرہ کرنے کی ممانعت کی حضرت
عثمان نے کہا کہ مین بلا رسول خدا عمرہ نہ کرونگا نہ کسی کافر کا احسان اپنے اوپر

دہرونگا بعض نے کہا کہ عثمان کو خوب موقع ملا کہ وہ عمرہ کر لینگے اور اپنے دامن دل کو
در مقصود سے بہر لینگے حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ خیال مین آیا کہ عثمان بلا ہمارے عمرہ
کرین اور کافرون سے ڈرین پہر لشکر مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ شہادت عثمان
بالضرور ہوئی اور شیطان علیہ اللعن نے بہی یہہ خبر مشتہر کردی اور طالت دلومنین
لشکر اسلام عالی منزلت کے بہردی جناب رسالت مآب کو یہہ سنکر بہت جلال آیا نہایت
ملال پایا حضرت زیر درخت سمرہ رونق افروز ہوئے اور اصحاب پیغمبر بحضور سرور حاضر
ہوکر سعادت اندوز ہوئے سب سے حضرت نے اس شرط پر بیعت لی اور سب نے برضا و رغبت
اوسکی قبولیت کی کہ تا حیات کفار سے مونہہ نہ موڑینگے کافرون کا سر توڑینگے چونکہ
یہہ بیعت بجناب رب متعال مقبول ہونے والی تہی اور صاحبان بیعت کو امید
حصول درجات عالی تہی اسلئے آپکو حضرت عثمان کا بہی شریک کرنا ضرور ہوا اور
اوسکا اسطرح پر مذکور ہوا کہ حضرت عثمان برائے کار سبحان و رسول یزدان گئے
ہتے بوقت بیعت غیر حاضر رہے ہتے حضرت دستگیر بیکسان نے اپنا دست
چپ اپنے دست راست پر رکہا اور یہہ کہا کہ یہہ ہاتہہ برائے عثمان ہے یہہ اونکی بیعت
کا نشان ہے خداوند جل علی کو یہہ معاملہ بیعت پسند ہوا اور اوس بیعت سے خدا رضا مند
ہوا اور الله جل جلالہ نے ذکر اسکا اس آیت مین لقد رضی الله عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینۃ علیهم
و اثابهم فتحا قریبا و مغانم کثیرۃ یاخذونها و کان الله عزیزا
حکیما فرمایا سب نے اطمینان پایا اور یہہ بیعت موسوم بیعت رضوان ہے
کہ اس مین خوشنودی خالق یزدان ہے اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین

نہایت ممتاز ہین اور اونکو مثال اہل بدر بشارت جنت کے اعزاز ہین جب قریش نے
بیعت رضوان کی خبر پائی تب اونکو ہیبت و دہشت مسلمانان بیشتر آئی تہ سہیل بن عمر
بمشورہ قریش اکفر حضور والا مین حاضر آیا اور صلح کا ہونا بائین شرائط قرار پایا کہ حضرت اس
سال مین بلا عمرہ واپس جائین سال آیندہ مین عمرہ کرنے کو آئین صرف تلوارین قراب مین
ہون اور نہ ہتیار رعیت جناب مین ہون اور آپ تین دن سے زیادہ نہ قیام فرمائین اور
دس برس میعاد صلح کے قرار بالاستحکام پائین اس میعاد مین مابین فریقین لڑائی نہو اور
حلفائی حضرت پر لڑنے کو قریش کی چڑہائی نہو اور ایسے ہی ہر حلیف قریش پر حضرت
کی رعایت مرعی رہے کوئی مسلمان اون سے کچہہ نہ کہے وہان قبیلہ بنی بکر قریش کا
حلیف تہا اور قبیلہ خزاعہ آپ کا حلیف شریف تہا اور جو کوئی قریشی مسلمان ہوکر مدینہ کو جائی
تو عند الطلب قریش بجانب حضرت حق کیش اوسکے دینے مین تامل نہ پائے اور
جو مسلمان مرتد ہوکر قریش مین جائے اور اوسکو کوئی مسلمان طلب فرمائی تو قریش
اوسکو نہ دین نہ مسلمان لین چونکہ جملہ شرائط حسب مراد قریش تہین اور شرطین لینی دینی
مسلمان و مرتد کی قابل طیش تہین لہذا بعض اصحاب شجاعت مآب کو بہ حمیت و
غیرت ناگوار ہوئین بلکہ وہ سخت پر آزار ہوئین جب پیغمبر اور ابوبکر یار غار سرور نے
اون کے نتایج حکمت سمجہائے تب اونکی خیال مین آئے جناب رسول خدا
نے حضرت علی مرتضیٰ سے بہر تحریر صلحنامہ فرمایا اور یہہ تلایا کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکہدو سہیل نے کہا یہہ نہ ترقیم ہو ہم رحمن کو نہین جانتے ہین بسم اللہ کو
نہین پہچانتے ہین باسمک اللہم تحریر کرو نہ ضد سے تقریر کرو حضرت نے
باسمک اللہم لکہا دیا اور یہہ فرما دیا کہ ھذا ما قاضیٰ علیہ محمد

رسول اللہ والقریش رقم کرو سہیل نے کہا کہ محمدؐ رسول اللہ کم کرو اگر ہم محمدؐ کو
رسول اللہ جانتے تو اونکو کیون نہ مانتے کس لئے کعبہ سے روکتے اون ناکھے
حالات کو کیون ٹوکتے بن عبداللہ لکھو رسول اللہ کو محو کرو آپنے فرمایا میرے لئے
دونون طرح درست آیا جب حضرت علی سے نے لفظ رسول اللہ کو محو نہ کیا
تو حضرت سے نے اوسکو محو کر کر اپنے دست مبارک سے ابن عبداللہ لکھدیا
یہہ لکھنا بحالت امیت معجزۂ نبی عالی نسب تھا سبحان اللہ عجب معجز رقم امی
لقب تھا جب صلحنامہ سے نے تحریر و ترتیب پائی پھر اشخاص طرفین کی گواہیون
سے اوس مین تکمیل و تہذیب آئی حضرت سے نے بعد ختم معاملۂ صلح اپنے ہدی
کی قربانی فرمائی اور حجامت بنوائی سب سے نے اپنے اپنے ہدی کو قربانی کیا
اور سر منڈوا دیا بعد الفراغ قربانی مو تراشی کے آپنے مدینہ کو کوچ کیا اور سب
صحابہ کو اپنے ہمراہ لیا سورہ **انا فتحنا** راہ مین نازل ہوئی اور بشارت فتح
سے خوشی کامل ہوئی اوس مین تعریف اصحاب باصفا تھی اور بشارت جنت
الماوا تھی بعض مفسرین سے نے حدیبیہ کو فتح مین تفسیر کیا ہے اور بعض سے نے فتح مکہ کو
تعبیر کیا ہے صلح حدیبیہ باعث فتوحات کا ہوئی اور سبب برکات کا ہوئی حضرت
شتر پر راہ مین اس سورت کو لہجہ خوش الحانی اور نغمہ حق بیانی سے پڑھتے تھے
اور **انا فتحنا لک فتحا مبینا** سے انوار جھڑتے تھے اس شرط صلحنامہ سے نے
کہ جو باتفاق زمانہ مسلمان ہو کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو قریش اوسکو
واپس پائے عجب قدرتی تماشے دکھلائے اور طرفہ ڈھنگ دیکھنے مین آئے
کہ ابو بصیر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ مین داخل ہوئے دو نفر قریش اکفر مدینہ

مین اون سے داصل ہوئے حضرت نے ابوالبصیر کو حوالہ اون کے کردیا اونہون
نے مکہ کا راستہ لیا اثنائے راہ مین کہانا کہانے کو بیٹھے یہان ابوالبصیر بہت اچھے تھے
دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھی اوسکی بہت تعریف کی اوسکو اپنے ہاتھہ مین لیا
اوس تلوار سے اوسکے مالک کو قتل کیا دوسرا ایسا بہاگا کہ اوس نے نہ پیچہا دیکھا
نہ آگا مسجد شریف مین حضرت نے اوسکو دیکہہ کر فرمایا کہ اسنے خوف کہایا اسلئے
گہبرایا ہے بہاگ کر آیا ہے اوس نے بیان کیا حال سارا کہ میرے ہمراہی کو تلوار
سے مارا اوسیوقت ابوالبصیر آگئے حضرت مطلب کو پاگئے اور آپنے فرمایا کہ اسنے
لڑائی کو بہڑکایا یہہ اچہا نیکوکار ہوتا کہ کوئی اسکا مددگار ہوتا پہر ابوالبصیر نے خیال کیا
کہ اگر یہان قیل وقال کیا تو پکڑا جاؤنگا حوالہ کفار کا پاؤنگا ابوالبصیر وہان سے
چلے گئے دل وجان کافر ملے گئے مقام گذرگاہ قافلہ قریش پر قیام کیا انام مین
اپنا نام کیا پہر جو مسلمان قریش مین ہوتا تہا وہان جاکر تحکم موافقت ہوتا تہا جو قافلہ قریش
وہان آتا وہ لوٹ مین مارا جاتا بہت کفار مارے گئے جو صلے کافرون کے سارے
گگئے پہر قریش نے حضرت سے التجا کی کہ ہم نے وہ اپنی شرط صلحنامہ سے جدا کی
بلحاظ قرابت صلہ رحم فرمائی اور اون لوگون کو اپنے پاس بلوائیے جب حضرت کا
حکمنامہ وہان پہونچا وہ وقت ابوالبصیر سردار جماعت کی نزع کا تہا اونہون نے
اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور دار فنا سے گلزار بقا کو انتقال کیا اور مسلمان مدینہ مین
آئے شرف خدمت اقدس پائے اور ہروقت سب حاضر خدمت ہوتے تہے اور یہہ مضمون ثنا حضرت کہتے تہے

خدا کے بندہ ممتاز یا نبی تم ہو	پیمبرون مین سرفراز یا نبی تم ہو
تمام خلق کے دمساز یا نبی تم ہو	جہان نواز باجراز یا نبی تم ہو

ہمارے باعث اعزاز یا نبی تم ہو

ہوئی جو عشق الٰہی مین جان فشانی خوب — تو آپ اپنے ہی معشوق کے بنی محبوب
خدا کو ایسی محبت تمہاری ہی مرغوب — کیا ہے آپکو خالق نے اپنا خود مطلوب

عجیب طالب جانباز یا نبی تم ہو

ہوا جو ذات مقدس کا اُنکی اظہار — تو صاف کھلگئے عالم مین کشف کے آثار
ہوا جو علم لدنی تمہارا واقف کار — خدا نے تمکو کیا اپنا محرم اسرار

علیم راز کے ہمراز یا نبی تم ہو

ہوئے ہین تم سے عیان معجزات روشن تر — کیا ہے تم نے ہی شق القمر بہی ای سرور
نہ کوئی تمسا ہی معجز بیان پیغمبر — کسی رسول سے ہوتے یہہ معجزے کیونکر

اصول معنی اعجاز یا نبی تم ہو

جو آپ کرتے ہے غنج و دلال کا سامان — تو اونپہ ہوتے ہے قربان غمزۂ خوبان
اونہین سے آن ہی طنازکی ہوئی حیران — ادا پہ ناز تمہارا ہے اسلیئے نازان

کہ با کرشمہ و انداز یا نبی تم ہو

جو چاہا خالق اکبر نے ہو ظہور انام — تو نور پاک نبی کو عطا کیا اقدام
بنائین خالق اکبر نے اوس ہی کل اقسام — یہہ دور آخری کیونکر ہو نا خوش انجام

کہ کن فکان کے آغاز یا نبی تم ہو

بہت ہی آپ کا مداح ایزد واہب — بشر سے ہو نہین سکتی ہی مدحت غالب
یہان ہی عاجز و حیران فہم صائب — صفات ذات مبارک کو کیا لکھی ثاقب

صفت شعار بہ اعجاز یا نبی تم ہو

غزوۂ خیبر

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پر سکینہ مین حکم غزوۂ خیبر کا دیا اور وعدہ فتح وظفر اور غنایم بشیر کا کیا یہود کو آتش حسد نے جلایا اور اون کے دل مین یہہ آیا کہ اسوقت مین مسلمانون کو تنگ کیا جائے اور اون سے اپنا قرضہ لیا جائے چنانچہ ابو شحم یہودی نے اپنے پانچ درم کے لیئے عبداللہ بن حدرد صحابی سے سخت تقاضا کیا اونہون نے یہہ وعدہ ادا کیا کہ ہم خیبر مین حسب وعدۂ خداوند عالم فتح پائینگے مال غنیمت لائینگے ہم اپنے گہرون کو مال سے بہر دینگے تیرا قرضہ بہی ادا کر دینگے اوسنے کہا کہ حال خیبر کا اور جگہون کا سا نہین رہا اوس مین دس ہزار مرد جنگی ہین بندہ قابل تنگی ہین صحابی نے اوسکو زجر و توبیخ کی اور اوس کے قول کی تنسیخ کی وہ بحضور والا مستغاثی آیا حضرت نے صحابی سے ادائے قرضہ کو فرمایا صحابی نے تین درم کو اپنا کپڑا بیچا اور دو درم اک صحابی سے قرض لیکر ادائے قرضہ مین بہت رنج کہینچا سلمہ بن اسلم خریدار پارچہ نے وہ کپڑا اونکو ہی دیدیا اونہون نے وہ لیلیا اور وہ پہن کر خیبر کو گئے بہت غنیمت پاکر خوش رہے قریب بی بی اوسی ابو شحم یہودی کی اونکو ملی اوسکو بقیمت زیادہ بیچکر پائی مراد دلی سرور لشکر ظفر پیکر لیکر خیبر مین داخل ہوئے اور لشکریان دلاور و مردمان یاور برائے جنگ بیدرنگ طیار و کامل ہوئے خیبر والون کو مسلمانون کے آنے کی خبر تہی اور سب کو اپنی حفاظت پر نظر تہی پہرہ دار ہوشیار رہتے تہے چوکیدار لوگون سے خبردار رہنے کو کہتے تہے سوار معہ ہتیار گشت کرتے تہے لشکر اسلام سے ڈرتے تہے ایک روز صبح کو مزارعان لئے معہ آلات زراعت

قلعہ سے نکلکر لشکر اسلام کو دیکھا اور پکار کر سنایا یہہ لیکہا کہ محمد والخمیس یعنی
محمد ہین اور پورا لشکر ہے اونکا انیس پورا لشکر پانچ طور پر ترتیب پاتا ہے مقدمہ آگے
ساقہ پیچھے میمنہ داہنے میسرہ بائین قلب درمیان کا
لشکر کہلاتا ہے۔ قلب لشکر مین سردار ہوتے ہین لڑائی کے واقف کار ہوتے ہین
فوراً وہ لوگ قلعہ مین دہنسے اور دروازہ قلعہ کو بند کر کے اپنے اپنے مقامون پر بسی
حضرت نے قلعہ کا محاصرہ فرمایا اور لشکریون نے مقامات مناسب پر تعین پایا
خیبر مین سات قلعے مستحکم پائے چہہ قلعے فتوحات سے بتدریج قبضہ اسلام مین آئے
اک قلعہ لڑ رہا تہا او جبر رہا تہا کہ حضرت خیرالانام علیہ السلام نے اکدن بہنگام شام
باحتشام کلام الملوک ملوک الکلام یہہ فرمایا اور ہر دل افسردہ کو یہہ مژدہ سنایا کہ لقمردا اک
مرد خدا مجہسے نشان عالیشان پائیگا اور رزم وغا مین جوہر شجاعت اور ہنر قوت
رب العزت دکہلائیگا اور وہ خدا کا دوست ہیریا ہے اور خدا اوسکا دوست
لعطا ہے دی باعانت رب الارباب فتحیاب ہوگا دل احباب شاد اور جگر اعدا
کباب ہوگا علی الصباح ارباب فلاح نے انتظار فرمایا اور سب کے دلون مین
یہہ خیال بے اختیار آیا کہ یہہ دولت بیدار و نعمت بیشمار کسکو نصیب ہوگی اور کس سے
قریب ہوگی اوسیوقت سید الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا نے حضرت علی مرتضیٰ
شیر خدا کو یاد کیا لوگون نے یہہ جواب دیا کہ وہ بوجہ آشوب چشم کے نہین آئے حضرت
نے طلب فرمائے جناب ابو تراب نے وہان قدم رنجہ فرمایا حضرت نے اونکی
آنکہون پر آب دہن مبارک لگایا فوراً آنکہین شفا پا گئین اصلاح پر آگئین یہہ
آپنے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو نشان ذی شان دیا او قلعہ پر

یورش کرنے کے لئے ارشاد کیا جناب حیدر کرار نے معہ لشکر جرار کے قلعہ پر چڑھائی کی اور سخت لڑائی کی مرحب یہودی شجاع و دلیر مشہور تہا اور قوت و جرات مین مثل شیر مغرور تہا وہ مقابل اسد اللہ آیا اوسنے خوف مانند روباہ کہایا قتل کیا گیا جہنم مین پہونچا دیا گیا اور رئیس و دلاور یہود مارے تمامی خیبری ہارے شکستگی در قلعہ خیبر کی نوبت آئی فتح کامل پائی اوس روز حضرت علی کی دلاوری بے مثال تہی اور بہادری باعز و جلال تہی جناب امیر ہمہ صفت موصوف تہے بقول شخصے بہ منقبت معروف ہتے ۔

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار × لافتا الا علی لاسیف الا ذو الفقار

امیر عرب خسرو دین علی ہے	وصی نبی مرشد ہر ولی ہے
صبا سے ہی پڑہتی سبق یا علی کا	چمن مین سحر کو جو کہلتی کلی ہے
بہ سوز غضب دشمنی مین ہی اوسکی	کہ جان عدو بے جلائے جلی ہے
توجہ سے اوسکی ہوا کشف باطن	وہ کشاف راز خفی و جلی ہے
ہوا ہر فلک اوسکی پرتو سے روشن	زمین و زمان حسن سے منجلی ہے
نہ گلشن کی پروا نہ جنت کی خواہش	ہمارے لئے خلد اوسکی گلی ہے

سخن وصف لب مین ثاقب کا شیرین
کہ ہر بات مصری کی گویا ڈلی ہے

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ لڑائی مین سپر حضرت حیدر کی گر گئی تہی اور اوس سے نظر جناب صفدر کی پہر گئی تہی شیر خدا نے در قلعہ کا کواڑ اوکہاڑ دیا اور اوسکو بجائے سپر اپنے دست اطہر مین لیا تمام دن اوسکو بلا خطر اپنے ہاتہہ مین رکہکر بعد اختتام جنگ بوقت شام بیدرنگ پیچہے پہینکدیا اوسکی بار کو نا گوارا نہ کیا

وہ چالیس گز پر جا گرا پھر وہ نہ پھرا اور اوسکا بار ایسا گرانبار تھا اوسکی گرانی سے ہر شخص
ناچار تھا کہ ساتھ نفر زور آور ا وسکو پھیر سکتے تھے نہ پھیر سکتے تھے المدعا جو یہود ما لقی خیبر مین تھے اور وہ اپنی
حالت ابتر مین تھے اول گرفتاران بلا کو پیشگاہ شہنشاہ دوسرا سے واسطے جلاوطنی
کے حکم خیبر ہوا اور فرمان ضبطی جائیداد یہود لوجہ جنگ وفساد نامسعود نفاذ پذیر ہوا یہود
خیبر نے کہا کہ اسے سید الوریٰ اگر ہمکو جلاوطن نہ کیا جاسے اور یہان رہنے کا اذن دیا جاے
تو ہم کاروبار زراعت و باغات مسلمانان مین کام کرینگے اور ہر کام کا اہتمام تا انجام کرینگے
حضرت نے اسکو قبول فرمایا اور یہہ حکم سنایا کہ جبتک ہم تمکو یہان رکھینگے تب تک تم رہ سکوگے
اور جب ہم تمکو نکال سکینگے تو تم اوس مین نہ کچھہ کہہ سکوگے پس حضرت نے اونکو واسطے خدمات
زراعت و باغات کے متعین کیا اور اونکا نصف حصہ مخابرہ مشتق خیبر یعنی بٹائی پر
معین کیا اشخاص موضع فدک ملحقۂ خیبر نے حضرت سے صلح کی نصف آراضی اوسکی
آپکو دی اور نصف خود لی حضرت نے یہہ صلح منظور کی حضرت صفیہ غنیمت خیبر مین
داخل پائین وہ حصہ وحیہ کلبی مین لطور کامل آئین حضرت نے اونکو وحیہ کلبی سے لیا اور
آزاد فرماکر نکاح اپنا اون کے ساتھہ کیا اونکے رخسار پر بہار پر ایک داغ نیلگون تھا خوبی
مین بو قلمون تھا حضرت نے فرمایا یہہ داغ کہان کھایا اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اسے
رسول کبریا کہ جب آپنے خیبر کا محاصرہ فرمایا تو مجھکو عالم رویا مین یہہ نظر آیا کہ چاند میرا
ہم بغل ہے اور نہ کوئی خلل ہے مین نے یہہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا اوس نے
اپنے سخت طپانچہ کا یہہ نشان دیا اور یہہ الفاظ کہے کہ تجکو یہہ بات بہاتی ہے تو
چاہتی ہے کہ اس بادشاہ یعنی رسول اللہ کی بغل مین رہے اب تعبیر خواب پائی
کہ مطابق خواب بخدمت مستطاب آئی زینب یہودیہ بنت حارث زوجہ سلام بن مشکم

تہی اور اوسکو یہہ بات مسلم تہی کہ حضرت کو گوشت دست بز مرغوب ہی اور آپکی نسبت
مین وہ خوب ہی اوس یہودیہ نے گوشت دست پکاکر اوس مین زہر ملایا اور وہ حضرت کو
کہلایا آپنے ایک لقمہ کہایا زہر نے خود اپنا ہونا بتلایا آپنے اوسکے کہانے سے لوگون کو
منع کیا کسیکو نہ کہانے دیا اک صحابی کہالیا تہا اثر زہر کا پورا پالیا تہا اونہون نے انتقال
کیا حضرت نے بہت ملال کیا پہر آپنے اوس یہودیہ سے دریافت فرمایا کہ تو نے
کیون زہر پر آفت ملایا اوس نے یہہ جواب دیا کہ مین نے اسلیئے — یہہ عمل کیا
کہا اگر آپ پیغمبر ہین اور رازدار خالق اکبر ہین تو تمکو اسکا حال معلوم ہوجائیگا ورنہ ہمارا جہگڑا
جائیگا ہم تمہاری آفت سے نجات پائینگے نہ زحمت لبیات اوٹہائینگے بعض نے کہا کہ حضرت
نے اوسکو چہوڑدیا بعض نے لکہا ہے کہ بہ قصاص صحابی اوسکو قتل کیا۔ جہال عرب گوشت
خر کہاتے تہے مگر حضرت کو نہ دکہلاتے تہے یکروز آپ نے ہانڈیان گدہے کے گوشت
کی کہنی پائین اور اونکے نیچے چنگاریان دہکتی پائین آپنے فرمایا کیا پکا یا کسی نے بتلایا کہ گوشت
خر پکایا حضرت نے ہانڈیان اولٹوادین اور باتین اوسکی ربست کی سنا دین جناب رسالت
مآب مع اصحاب واحباب سنہ ہجری مین بعد ایک سال صلح حدیبیہ برائے عمرۃ القضا
مکہ مین گئے وہان عمرہ کرکر حسب شرط صلحنامہ رہے پہر آپنے کوچ فرمایا آپ کا قافلہ
مدینہ مین آیا اوسوقت مین حضرت نے نکاح میمونہ بنت حارث سے مکہ مین کیا اور
ولیمہ کے لیئے فرمایا مگر کفار نے زیادہ قیام نبی صاحب نہ مانا آپ نے وہان زائد ٹہہرنا
مناسب نہ جانا پہر سنہ مین بعد صلح حدیبیہ خالد بن الولید و عمر بن العاص و
عثمان بن طلحہ بن طلحہ حجبی صاحب مفتاح کعبہ مدینہ مین آئے ایمان لائے جہادون مین
کارنمایان کیئے حمایت اسلام کے طرفہ سامان کیئے۔

بیان مکتوبات

سنہ ۶ یا ۷ ہجری مین بعد صلح حدیبیہ حضرت نے شاہان اقالیم عالیشان مثل ہرقل شہنشاہ
روم بجدمشہ اور نجاشی بادشاہ حبشہ اور مقوقس حاکم اسکندریہ ومصر اور پرویز شاہ
فارس نبیرہ نوشیروان خوش ذکر اور اکثر والیان مملکت وبیشتر حاکمان ذی حکومت کو
نامے تحریر فرمائے اور اونمین مضامین دعوت اسلام لستطیر پائے چونکہ عجم مین بلا مہر اعتبار خط
ہنوتا تہا اور اوسپر کسی کام کا ربط ہوتا تہا اسلئے حضرت نے محمد رسول اللہ مہر مین کہدوایا اور اوسکو خطوط
پر ثبت فرمایا اول آپنے اوس مہر کو انگشتری طلائی مین رکہا پہر اوسکو اوتار کر
مرد کو پہننا سونے کا حرام فرمایا وہ مہر انگشتری نقرئی مین رکہائی اور خنصر دست
راست مین زیبا فرمائی کیفیت عمدہ مین انگشتری محبوب یزدانی تہی اور خاصیت
طرفہ مین گویا انگشتری سلیمانی تہی جب نامۂ مبارک کو ہرقل نے خوش تر پایا تو اوسکو تعظیماً اپنے
سر چڑہایا چونکہ ہرقل سلطان روم تہا اسلئے اوس مین یہہ مرقوم تہا کہ یہہ نامہ ہدایت شمامہ
منجانب محمد رسول اللہ بنام ہرقل بادشاہ کے ہے اور وہ برائے دعوت اسلام
صداقت پناہ کے ہے ہم تمکو اسلام مین لولاتے ہین اور یہہ بات سمجہاتے ہین
کہ اگر اسکو مانوگے تو سلامت رہوگے ورنہ خرابی مین پڑوگے اور اوس مین یہہ
آیت کریمہ یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا
نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیأ ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون
تحریر کی اور مفسرین نے تفاسیر مین اوسکی تفسیر کی ابوسفیان نے کہا

کہ مین شام مین تھا جب خط حضرت کا ہرقل کے پاس آیا تو اوس نے یہہ فرمایا کہ
اگر کوئی شخص محمدؐ کا ہموطن یہان حاضر ہو تو اوسکے احضار مین نہ کوئی قاصر ہو لوگ
مجھکو اور میرے ہمراہیون کو اوسکے دربار مین لیگئے مگر کوئی خبر نہ دیگئے ہرقل نے
مجھکو محمدؐ کا قریب تر دریافت کرکر اپنے روبرو بلایا اور ترجمان زبان عربی و
رومی کو اپنے سامنے بٹھلایا بہت متوجہ رہا ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتھیون کو
سمجھا دیجیو کہ اگر کچھہ جھوٹھ ہو تو بتلا دیجیو پھر ہرقل نے ترجمان سے یہہ باتین بنسبت حضرت
کہین ترجمان نے مجھسے دریافت کین کہ آیا مدعی رسالت نسب مین کیسا ہی مین نے
کہا اعلے ہے آیا قبل دعوی نبوت کبھی جھوٹ بولا ہے مین نے کہا نہ کبھی جھوٹھ
سے زبان کو کھولا ہے آیا اون کے خاندان مین کوئی بادشاہ کہین ہوا کہا نہین
ہوا آیا پہلے اس سے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کیا کہا کہ نہ کبھی کسی نے ایسا دعوی
بلند نظری کیا آیا اول اونکا اتباع غربا نے کیا یا امرا نے کیا کہا نہ امرا نے البتہ غربا نے کیا
آیا اونکی جماعت ترقی پاتی ہے یا تنزل لاتی ہے کہا بڑھتی جاتی ہے نہ گھٹنے مین آتی ہے
آیا جو اسلام مین آتا ہے وہ کبھی مرتد ہوجاتا ہے کہا ایسا کبھی دیکھنے مین نہ آتا ہے نہ سماعت
مین پایا جاتا ہے آیا لڑائی مین غلبہ اونکو ہوتا ہے یا تمکو کہا کبھی اونکو ہوتا ہے کبھی ہمکو
آیا کبھی عہد شکنی کی کہا ابتک نہ خلاف سخنی کی ہم سے عہد کیا ہے پیمان دیا ہے دیکھئے
اوسکی موافقت کرتے ہین یا اوس مین مخالفت دہرتے ہین آیا کن امور کے لئے اونکے
احکام ہوتے ہین کہا بہر نماز و زکوٰۃ اور بہجت سلوک با اقربا سے نیکذات اور برائے
پرہیز حرام بد انجام ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ اے بندہ خدا اگر یہہ باتین جو تمنے
بیان کین اور یہہ صفاتین جو ہم سے عیان کین صحیح و حق ہین تو وہ بلاشک پیغمبر برحق ہین

یہہ توصیفات سوا پیمبرون کے کسی مین پائی نہین جاتین اور یہہ تعریفات بجز مرسلونکی
اور دن مین بتلائی نہین جاتین اگر مین حاضر حضور ہوتا تو اونکا پابوس ضرور ہوتا عنقریب
وخل اونکا یہان ہوجائیگا یہہ ملک اونکا قرار پائیگا ابوسفیان نے یہہ بات بیان کی کہ ہرقل نے
مجکو رخصت دی مین نے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا کام بڑہا کہ سلطان روم اون سے
ڈرتا ہے اور اونکا بہت خوف کرتا ہے ابی کبشہ شوہر حلیمہ کا نام تہا نسبت حضرت کے
شرارت سے قریش کا یہہ کلام تہا ہرقل نے اپنے دل مین تصدیق نبوت نبی علیہ التحیۃ
کی مگر اوسکو طمع سلطنت نے محرومیت دی صحیح بخاری مین آیا کہ اکدن جملہ نصاری نے
مکان شہر حمص مین اجتماع پایا ہرقل نے کواڑ کوٹہی کے بند کرائے اور سب کو
یہہ امور سنائے کہ دین پیغمبر خدا جو عرب مین پیدا ہوا اختیار کرو اپنے ملک کو اپنے ہاتہون
سے نہ برباد نہار کرو اگر تم اون پر ایمان نہ لاؤ گے تو پہر اپنے ملک کو نہ پاؤ گے یہہ
سنکر نصرانی مضطر ہوئے بہت پرشور و شر ہوئے وہان سے ٹلنا چاہا نکلنا چاہا مگر کواڑ
بند پائے سب نے فساد مچائے پہر ہرقل نے کہا کہ یہہ قیل و قال تمہاری آزمایش
اعمال کے لئے تہا مین تم سے بہت رضامند ہوا مجکو تمہارا رہنا اپنے دین پر پسند
ہوا سب نے اوسکو سجدہ کیا آداب بطریق بندہ کیا صغاطر نامی عالم نصرانی نزد نصاری
معظم تہا علمائے نرسایان مین مکرم تہا کبرسن تہا نیک چلن تہا ہرقل نے دحیہ کلبی
سفیر جناب محمد محب قلبی سے فہمایش کی کہ تم اوسکے پاس جاکر باتین کرو نمایش کی اور
حضرت کا حال بیان کرو اون کے مقال پر ہو اگر ایمان لائیگا تو ہر نصرانی اسلام پائے گا
دحیہ کلبی نے حالات سید السادات بیان کئے اور کتب ماضیہ کے نشان دئے فورا سنتے
ہی اوس نے اپنی ہاتہہ مین عصا لیا اور سپید کپڑون سے اپنے تن کو زیبا کیا پہر کلیسا مین

آباد وہان عماید نصاریٰ کو پایا اوس نے یہہ فرمایا کہ مین پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لایا یہہ وہ نبی ہے
کہ جس کی خبر عیسیٰ نے دی ہے کتب سابقہ مین اوس کا مذکور ہے اوسکو دیکہہ لو اگر دیکہنا منظور ہے
اے لوگو ایمان لاؤ اسلام مین آؤ نصاریٰ یہہ سنکر اوسپر دوڑے اور اوسکے ہاتہہ پاؤن
مروڑے اور اوسکو اسقدر مارا کہ مر گیا وہ بیچارہ ہرقل نے یہہ سنکر کہا کہ مین لوگون کے
شر سے بچا اگر زیادہ یہہ ہی میرا مقال ہوتا تو میرا بہی یہہ ہی حال ہوتا اگرچہ اکثر شاہان
اعلےٰ اور بیشتر یہود نصاریٰ نے اقرار نبوت کیا اور پہلی کتابون سے اظہار رسالت
کیا مگر توفیق الٰہی جنکی رفیق ہوئی اونکا ایمان کی پوری تصدیق ہوئی اور جو محبت
ملک ومال اور الفت جاہ ومنال مین بحث مذموم رہے وہی بدبخت دولت ایمان
اور نعمت اسلام سے محروم رہے جب نامۂ نامی صحیفہ گرامی حضرت بابرکت کا پاس
نجاشی بادشاہ حبشہ کے شرف صدور لایا تو نجاشی نے نہایت تعظیم سے اوسکو
آنکہون سے لگایا فوراً ایمان لایا اسلام پایا اور اوسنے جواب اوسکا بکمال توقیر
تحریر کیا اور اوس مین حال اپنے ایمان لانے کا اور مقال دین اسلام مین خوبیان
پانے کا مسطر کیا اور تحف ہدایا بخدمت فیضدرجت خیر البرایہ روانہ کئے جلوس
شاہانہ بہ شادیانہ کئے اس نجاشی کا اصحمہ نام تہا ہر بادشاہ حبشہ نجاشی بلفظ عام تہا
اسی نجاشی کے عہد مین مہاجرین نے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اوس نے
بعلو ہمت مہاجرون کو اعانت دی تہی اور حضرت نے سنہ ۹ ہجری مین
اسی نجاشی کی خبر موت بیان فرماکر نماز جنازہ غایبانہ پڑہی اوسکی شان مغفرت
بدرجہ علویت بڑہی ام حبیبہ دختر ابوسفیان نے معہ اپنے شوہر کے مکہ سے حبشہ کو
ہجرت کی تہی اور حضرت نے اجازت نکاح کی اپنے ساتہہ بعد فوت اون کی

شوہر کے دی تہی اسی نجاشی نے نکاح آپ کا ساتھہ ام حبیبہ منعقد کیا تہا اور اوس نے
اجر خوشنودی خاطر عاطر سرور کا لیا تہا جب فرمان سید المرسلان نے مقوقس بادشاہ
مصر و اسکندریہ کو ممتاز فرمایا تو وہ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آیا اور بہت خوشحالی
سے مقال کئے اور تحایف بحضور اقدس ارسال کئے اون مین دو لونڈی ماریہ
قبطیہ و شیرین اور ایک خچر سفید موسوم بہ دُلدُل داخل تہا اور دیگر اسباب نایاب
شامل تہا ماریہ قبطیہ تصرف مین حضرت کے آئین اونہون نے عمدہ نعمتین پائین
ابراہیم ابن رسول اللہ اون کے بطن سے پیدا ہوئے اور اونکو عجائبات ہویدا ہوئی
عنوان نامہ والا موسومہ پرویز کسری مین محمد رسول اللہ الی کسری عظیم فارس
مرقوم تہا پرویز شوم بسیرت بوم تہا اوس نے نامہ مبارک کو کہولا جہنجلا کر یہہ بولا
کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا یا اونکو میرا خوف نہ آیا اوس شقی نے
نامہ نبی کو چاک کیا اپنی جان کو آتش غضب سے جلا کر خاک کیا باذان حاکم صوبہ
یمن کو حکم دیا کہ جس نے دعوئے پیغمبری کیا اوسکو معرفت دو مرد تیز تر طلب کر کر
یہان بہیجو ہرگز تغافل و تساہل نہ کرو باذان نے دو جوان چالاک کو روانہ کیا
اور یہہ مندرج نامہ کیا کہ آپ پاس کسری کے جائین توقف نہ فرمائین وہ مرد وکس
بالہوس حاضر حضور ہوئے اور وہ اپنی گفتگو مین مغرور ہوئے آپنے فرمایا کہ تمکو داڑہی کا
منڈانا اور موچہون کا بڑہانا کس نے بتلایا اونہون نے بیان کیا کہ ہمارے رب کسری
نے ہمکو حکم دیا آپ نے کہا کہ میرے رب کا یہہ حکم ہوا کہ ڈاڑہی بڑہاؤ موچہین کترواؤ
ہرچند کہ رعب حضرت سے اون کے دل کانپتے تہے اور وہ بدن کی تہرتہری سے
ہانپتے تہے نہایت ڈرتے تہے مگر یہہ باتین بیباکانہ کرتے تہے کہ تم کسری کے

پاس چلو خلعت وخطاب لو ورنہ مزاج کسریٰ کا بہت سخت ہی اور وہ صاحب
تاج وتخت ہے تمہارے ملک عرب کو برباد کر دیگا تمکو نابود کر دیگا آپنے
فرمایا کہ تمہارا اوٹھنا مناسب پایا کل یہان آنا اپنا جواب پانا حضرت نے علے الصباح
اونکو یہہ جواب دیا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو قتل کیا وہ شب سہ شنبہ دہم جمادی
الاولی ۷ہجری کی تہی کہ جسکی آپنے خبر دی تہی وہ ہر دوجوان پاس باذان کے واپس
گئے اوس سے سب حالات حضرت مقدس کہے باذان نے کہا کہ اگر یہہ امر صحیح ہوا
تو مین قبل جملہ شاہان بلاتامل مسلمان ہوجاونگا کوئی بات شک کی دل مین لاونگا اونہین
ایام مین بنام باذان ذی شان فرمان شیرویہ آیا اوس مین یہہ حکم تہا کہ مین نے پرویز ستم
انگیز کو قتل کیا لوگون کو اوس کے ظلم سے بچا دیا تم عہدہ پر بدستور رہو اور محمد عربی
سے تا صدور حکم ثانی کوئی بات تعرض کی نہ کہو باذان معہ ہر دو صاحبزادگان
خود مسلمان ہوگئے اور اہالیان یمن وفارس حاضرین باایمان ہوگئے حضرت کو
باذان نے اپنے ایمان لانے کی خبر دی اور آپنے بہت خوشی کی جب حضرت
نے اپنے نامہ کے چاک ہونے کی خبر پائی تہی تو آپنے یہہ بد دعا۔ اللهم مزقہم
کل ممزق فرمائی تہی سلطنت ہزار ہا سال کسریٰ نابود ہوگئی
تہوڑی مدت مین مفقود ہوگئی ہرقل نے تعظیم نامہ مبارک کی کی تہی اوسکی خاندان
سے سلطنت علیہ نے قطعیت کلیہ نہ لی تہی مکاتیب سرور نے عجب سامان
دکہلایا کہ اکثر نے ایمان پایا یہہ علوئے مرتبت حضرت ہے اور غلوئے رفعت
وشوکت ہے۔

اعلا کو حقیقت مین دوبالا پایا		احمد نے عجب مرتبہ اعلے پایا

پایا نہ کسی سے کہین اوس کا ہمسر		عالم مین وہی سب سے نرالا پایا

مجاہدین شجاعت پناہ جہاد فی سبیل اللہ مین اپنی جانون سے کہیلتے رہتے مصیبتین جہیلتے رہتے جب غزوہ مین کوئی توشہ نپایا نہ کوئی خوشہ ہاتھہ آیا تو درختون کے پتون کو جہاڑ کر کہایا وہ غزوہ غزوۂ ذات الخبط کہلایا سمندر نے لشکر اسلام کی دعوت کی اک مچہلی عنبر نامی کنارہ پر بجانب لشکر پہینکدی یہہ قدرت الٰہی تہی کہ وہ ایسی کلان ماہی تہی کہ نصف ماہ تک اوسکو کل لشکر نے کہایا اور لشکر تین سو کس کا شمار مین آیا ابو عبیدہ سردار لشکر نے ہڈی اوسکی پسلی کی کہڑی کرائی وہ ایسی اونچی پائی کہ اک شتر بلند اوسکے نیچے سے نکلگیا نہ بے محل گیا اور اوسکے حدقۂ چشم مین منون آٹا خمیر ہوتا تہا محافظ اوسکو آب کثیر سے دہوتا تہا صحابہ نے مدینہ مین آکر اوس مچہلی کا حال حضرت سے بیان کیا آپنے شکر رزاق دوجہان کیا حضرت نے فرمایا بہت خوب ہوا کہ تمنے اوسکو کہایا اگر کچہہ باقی ہو تو ہمکو دو صحابہ نے کچہہ گوشت حضرت کو دیا آپنے تناول کیا۔

غزوۂ فتح مکہ

جب کفر و ضلالت او ظلمت و جہالت مکہ معظمہ مین زیادہ ہوئی تو خداوند جل علیٰ کو یہہ بات منظور بالارادہ ہوئی کہ شوکت علیہ خیر الانام اور عظمت عظیمہ اسلام مکہ مین ظاہر ہوجائے اور مذلت کفار خسر الدنیا والآخرت باہر ہوجائے اور کفر و جہالت جزیرۂ عرب مین نیست و نابود ہو مکہ مین پرستش معبود ہو مسبب الاسباب نے یہہ سبب فرمایا اور یہہ واقعہ وقوع مین آیا کہ خزاعہ اور بنی بکر کے باہم لڑائی ہوئی

اوّل شبخون مارنے کو خزاعہ پر بنی بکر کی چڑہائی ہوئی بیس کس خزاعہ کے مارے گئے اور بنی بکر کی طرف سے قریش بہی پکارے گئے چنانچہ اونہون نے بنی بکر کی خفیہ شرکت کی اور خلاف عہد حرکت کی باعلام الہی حضرت نے خبر پائی اور راجز خزاعہ نے امداد چاہی خدا نے اوسکی آواز حضرت کو پہونچائی آپنے لبیک لبیک فرمایا اوسنے جواب پایا اوسوقت حضرت حجرہ میمونہ مین وضو کرتے تہے اور اوس آواز پر خیال دہرتے تہے کہ میمونہ نے کہا کہ اے رسول خدا آپ نے کس کے جواب مین لبیک فرمایا آپنے بتلایا کہ راجز خزاعہ کا مجکو پکارتا ہے کہ ہمکو قبیلۂ قریش بشرکت بنی بکر مارتا ہے حضرت نے صبح کو یہہ حال حضرت عائشہ صدیقہ سے بیان فرمایا اونکو استعجاب آیا کہ قریش کیونکر عہد شکنی کرینگے کیسے اوس مین قدم دہرینگے کہ اونکو تلوارون نے فنا کیا ہے نہ چین دیا ہے آپنے کہا نہین شک ذرا قریش نے عہد توڑا ہی یہہ قصور اون کا نہ تہوڑا ہے مگر اوس مین حکمت خدا ہے مدعا ئے اظہار حکم کبریا ہے پہر بعد سہ روز عمر بن سالم خزاعی بحضور اقدس آئے اور سب حالات نظم مین سنائے جب یہہ واقعہ ختم ہوگیا تو قریش کو یہہ فکر و غم ہوگیا کہ جسوقت محمدؐ خبر اسکی پائینگے تو ضرور فوج کشی فرمائینگے ابوسفیان کو بہر دریافت حال ناموافق اور برائے ازدیاد میعاد صلح سابق مدینہ کو روانہ کیا اور توثیق عہد کا بہانہ کیا ابوسفیان مدینہ پہونچکر پہلے پاس ام حبیبہ اپنی بیٹی کے گیا اون کو بوجہہ اوس کے کفر کے آئی حیا جب اوسنے قصد حضرت کے بستر پر بیٹہنے کا کیا تو اونہون نے بستر کو لپیٹ لیا ابوسفیان جہنجلایا اونہون نے فرمایا کہ

تو نجاست شرک مین مبتلا ہے نجس العین سے سوا ہے یہہ بستر سید الطاہرین کا ہے مفخر الساجدین کا ہے ابوسفیان نے کہا کہ ای دختر بیوفا میری علحدگی سے تیری عادت جبلی بدل گئی اور تیرے دل سے میری محبت نکل گئی ام حبیبہ نے فرمایا کہ تیری سمجھہ مین یہہ نہ آیا کہ ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ تہذیب اسلام سے مہذب ہے اور تادیب ایمان سے مودب ہے اسے پدر نادان مین حیران کہ تو سرداران قوم مین گنا جاتا ہے اور تجکو دعوی فہم وخرد رہتا ہے حقیقت پر نظر نہین فرماتا ایمان نہین لاتا یہہ کیا ہوشیاری ہے کہ تو پتہرون کا پجاری ہے یہہ عجب ہی اور عقل پر غضب ہی کہ جو خود پتہرون کو گہڑے اور اون مین اور چیزین جڑے وہ اون بتون کی پوجا کرے خدا سے نہ ڈرے اور اون بتون کو معبود جانے اور اون سے حصول مقصود مانے اوس معبود مطلق کی پرستش سزاوار ہے کہ جو خالق و پروردگار ہے ابوسفیان نے کہا کہ واہ تو میری ہتک کی باتین بناتی ہی اور مجھسے میرے باپ دادا کا دین چہڑاتی ہے ناخوشی مین گہتگیا وہان سے اوٹہگیا حضور سرور مین حاضر ہوکر تجدید عہد کا پیام کیا آپنے اوسکو نہ کچھہ جواب کلام دیا پہر حضرت ابوبکرؓ سے کہا اونکو یہہ عذر رہا کہ مین اس بارہ مین گفتگو نہین کرسکتا مین تمہارے سوال مین اپنے حال سے نہین گذرسکتا ایسا ہی جناب عمرؓ اور حضرت فاطمہ اطہر نے فرمایا پہر وہ پاس حضرت علیؓ کے آیا اور اپنا مطلب زبان پر لایا جناب مرتضی کے مزاج وہاج سے ظرافت کا اتفاق تہا اوس ظرافت مین عجب لطافت کا مذاق تہا جب ابوسفیان نے حیدر کرار سے زیادہ مبالغہ واصرار کیا تو اونہون نے عندالاستفسار فرمادیا کہ تم ابوڑہے

سردار قریش کے ہو خیر خواہ اپنے قوم و خویش کے ہو مسجد نبوی مین جاؤ وہان پکار کر
سبکو یہہ سناؤ کہ یہہ تو سبح بیمان کی سے ہے کہ مین نے قریش کو امان دی ہے محمد
میری امان کو نہ توڑینگے اور جو توڑیگا تو اوسکو وہ جوڑینگے ابو سفیان نے کہا کہ اے
مرتضیٰ اگر مین اس بات پر قایم رہا اور آپنے ایسے بیانات پر کلمۂ ملایم کہا تو مفید
ہوگا یا خصر حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے بنایا اسکا آخر اب تم جانو مانو یا نہ مانو
ابو سفیان نے مسجد شریف مین جاکر ویسا ہی کہدیا بعدہ مکہ کو کوچ کیا جب مکہ
مین پہونچا تو لوگون نے حال سنکر غصہ مین اوسکے بدن کو نوچا بہت نفرین کی نہایت
توہین کی اور یہہ کہا کہ اے زبدۃ الحمقا نہ خبر صلح لایا کہ اطمینان ہوتا نہ حال جنگ سنایا کہ
سامان ہوتا علی نے تیرے ہیٹے اوڑائے تیری سمجھہ مین نہ آئے زوجہ ابو سفیان بہت
زبان دراز تہی بد انداز تہی اوس نے ابو سفیان کو ذلت اہانت دی لعنت و ملامت
کی جناب سید البشر نے طیاری لشکر فرمائی اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ قبیلہ قریش کو اسکی اطلاع
نہ دیجائے تاکہ وہ فوج کشی کی خبر نہ پائے وفعتہً اونپر دہاوا کیا جائے اور اون کو
گہیر لیا جائے حاطب ابی بلتعہ نے اک خط بیربط مشعر عزم سرور قریش بد اندیش
کو لکہا اور اوسکو بدست زن بت پرست خفیہ مکہ کو بہیجا علام الغیوب نے حاطب
کے عمل پر عیوب سے حضرت بابرکت کو آگاہ کیا آپنے شکر اللہ کیا فوراً محمد مصطفےٰ
نے علی مرتضیٰ اور زبیر و مقداد باصفا کو بولایا اور اون سے بطلب اوس خط کے
روضہ کاخ تک جانے کو فرمایا یہہ حضرات گہوڑون پر سوار ہوکر وہان پہونچے
اور اوس عورت سے ملے تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نپایا حضرت علیؑ نے
تلوار سے اوس عورت کو دہمکایا اور یہہ فرمایا کہ رسول خدا نے تیرے پاس خط کا ہونا

صحیح بتلایا اگر تو خط نہ دیگی اور حیلے لیگی تو مین تجکو ننگا کر دونگا تیرے دلکو غم سے بہر دونگا
تب اوسنے موسے سر کے جوڑے مین سے خط نکالدیا حضرت علی مرتضٰی نے
اوسکو لاکر بحضور والا پیش کیا وہ خط بنام سرداران قریش تہا اوس مین ذکر
تیاری جیش تہا کہ سید ابرار معہ لشکر جرار تم پر چڑہائی کرینگے تمہاری تباہی
کرینگے اگر حضرت تنہا بہی قصد فرمائینگے تو بہی تم پر غالب آئینگے تم ہوشیار رہو اپنی
فکر کرو حضرت نے حاطب کو بولایا اوس سے استفسار فرمایا اوس نے اقرار
کیا اور یہہ بیان حال زار کیا کہ مین نے صرف بغرض حفاظت اپنے عیال واموال
کے یہہ کام کیا ہے نہ براہ ارتداد یہہ الزام لیا ہے اور مین خوب جانتا ہون
اور یہہ پہچانتا ہون کہ آپ ضرور فتح پائینگے میرے لکہنے سے کچہہ نقصانات نہ آئینگے
حضرت عمرؓ نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا اگر اجازت ہو تو اس منافق کو قتل
کیا جائے اسکو وقفہ نہ دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر یہہ اہالیان بدر کے
شمار مین آیا ہے اللہ جل شانہ نے بدر والون پر خاص تلطف فرمایا ہے چنانچہ
اعملوا ما شئتم اونکی نسبت قرآن مین آیا ہے حضرت عمر یہہ سنکر
رونے لگے پہر یہہ کلام ہونے لگے کہ کوئی کچہہ نہین پہچانتا ہے خدا اور اوس کا
رسول خوب جانتا ہے حضرت نے حاطب کو رخصت دی سزا معاف کی
احمد مختار معہ لشکر مہاجرین وانصار اور دیگر قبائل عرب جان نثار بتعداد دوازدہ
ہزار مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے اور کوچ منازل بہ توزک شاہانہ ہوئے
اثنائے راہ مین حضرت عباس سے ملے آپ کو دیکہہ کر وہ مثل گل کہلے حضرت
عباس نے ہجرت مکہ سے مدینہ کو فرمائی تہی حضرت نے یہہ ہجرت بہ تمثیل

اپنی نبوت کے آخری بتلائی ہے تھے حضرت عباس نے اسباب اپنا حسب ارشاد
محمد خیر الناس کے مدینہ بھیجدیا اور خود معیت خاتم النبوت مین کوچ کیا جب قریب
مکہ منزل مر الظہران مین لشکر کا قیام ہوا تو حضرت کا یہہ حکم عام ہوا کہ رات مین ہر شخص
پیش خیمہ خود آگ جلائے لشکر عرب کا دستور عمل مین لائے حضرت عباس کے قیاس
مین یہہ آیا کہ اگر لشکر نے اچانک دھاوا فرمایا تو قریش امان نہ پائینگے سب تباہ ہوجائینگے
حضرت عباس خوش خصال باین خیال لشکر سے علیحدہ ہوکر بجانب مکہ گئے اور
اور اس جستجو مین رہے کہ کیطرح سے قبیلۂ قریش کو خبر دیجائے کہ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر عمل مین
لائے اگر قریش بحضور رسول باری بہ زاری وانکساری آجائینگے تو بوجہ آپکی رحیمی و کریمی
کے امن و امان پائینگے اتفاقاً ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بخوف
لشکر کشی سرور بدریافت خبر ادہر سے آگئے اور پشتۂ مر الظہران پر کھڑے ہوکر
روشنی آتش سے پاگئے کہ کوئی لشکر ہے جسکی نہ کچھہ خبر ہے حضرت عباس وہان پہونچے
اور اون کی باتین سنکر اپنے دل مین سوچے کہ یہہ قریش کی زبان ہے آواز ابوسفیان
ہے بالآخر اوسکو پکارا اور اوسکا جواب پاکر کہا حال سارا اور اوسکو اپنے ساتھہ لاکر لشکر مین
ٹھہرایا حضرت عمر نے اوسکو دیکھہ پایا اوسکو قتل کرنا چاہا حضرت عباس نے اوسکے بچاؤ کو
یون بتایا کہ یہہ میری امان مین ہے میرا خیال اسکی حفظ جان مین ہے جب دیکھی یہہ سامان
نئے تو حضرت عمر دوڑکر بہر اجازت قتل اکفر پاس حضرت خیر البشر کے گئے حضرت
عباس ابوسفیان کو آپ کے پاس لیگئے مگر اسکی کسیکو خبر نہ دیگئے حضرت فاروق
اعظم نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی کہ یہہ دشمن خدا کافر سر دغا ابوسفیان
بے ایمان حمایت مین ہے عباس کی اگر اجازت ہو تو اوسکو گردن ماردون تن سے

سرادقات ون حضرت عباس سے نے کہا کہ اسے رسول خدا مین نے اسکو امان دی حضرت عمرؓ نے پھر گفتگو کی مگر آپنے حضرت عباس سے فرمایا کہ مین نے اسوقت یہہ مناسب پایا کہ تم اسکو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لاؤ حضرت عباس نے علی الصباح اوسکو بحضور اقدس حاضر کیا حضرت سے نے اخلاق باطنی اپنا ظاہر کیا اور یہہ فرمایا کہ اے ابوسفیان ابتک تیرے اعتقاد مین یہہ نہ آیا کہ سوائے خدا کے کوئی قابل پرستش ہے نہ لائق کورنش ہے ابوسفیان نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر ہون فدا آپ نہایت خلیق وحسین ہین رحمۃ اللعالمین ہین کہ باوجود میری ایسی عداوت کے آپکی یہہ عنایت ہی یہہ عین صفت رحمت ہی واقعی سوائے خدائے غنی اور کوئی عقل مین نہین آتا اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد فرماتا پھر حضرت نے فرمایا کہ تو میری نبوت کی تصدیق کرتا ہے یا بیدینی وکفر پر مرتا ہے ابوسفیان نے ایمان لانے مین کچہہ تامل کیا حضرت عباس نے سمجھا دیا کہ اب کیون تجاہل ہے کسلیئے تامل ہے اگر تو اب وقت مین وقفہ دیگا تو اسی دم عمر تیرا سر کاٹ لیگا ابوسفیان کو پھر کچہہ توقف نہ رہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب حضرت سے نے ابوسفیان کو رخصت کیا تو حضرت عباس سے نے یہہ کہدیا کہ ابوسفیان ہمیشہ سے سخت کافر ہے اسلیئے مجکو یہہ اندیشۂ وافر ہے کہ کہین ایسا وقوع مین نہ آئے کہ وہ یہان سے جاکر مکہ مین مرتد ہوجائے آپنے فرمایا میرے خیال مین یہہ بہتر آیا کہ اسکو ٹھہراؤ تمام لشکر دکھلاؤ تاکہ شوکت باحتشام اوسکے دیکھنے مین آئے اور ہیبت اسلام اوسکے دل مین سمائے حضرت عباس سے نے اوسکو جاکر روکا نہ دیا کوئی دہوکا ایسے مقام پر بٹھلایا کہ

جہان مرور لشکر کا پایا جب ابو سفیان نے رسالہ ہاے سواران اور پرا ہائے
پیادگان کو دیکہا اور اون سکے سردارون کا جا بجا لیکہا تو اونکی ہیئت وحشم سے
متحیر ہوا اور ہیبت علم سے رنگ اوسکا متغیر ہوا اور کہا کہ اے عباس با صفا
تمہارا بہتیجا بڑا بادشاہ ہوگیا بہت ذیجاہ ہوگیا حضرت عباس نے
فرمایا کہ یہہ کیا تیری سمجہہ مین آیا یہان بادشاہت کا کیا کام ہے وہ پیغمبر والا
مرتبت عالی مقام ہے حضرت عباس نے آپسے یہہ امر بہی عرض کیا گویا پیغام دیا کہ
ابو سفیان نمود اری کو عزیز رکہتا ہے سرداری کی تمیز رکہتا ہے اوسکے لئے کوئی
ایسا امر ہو کہ جس سے اوسکو فخر ہو حضرت نے من دخل دار ابی سفیان
فھو اٰمن فرمایا اور یہہ بہی سنایا کہ جو مسجد الحرام مین داخل ہوگا اور جو ہتیار ڈالکر
اتباع پر مایل ہوگا اور جو دروازہ اپنا بند کر لیگا قریش کا ساتہہ نہ دیگا اوسکو امان ہے
اوسپر نہ کسی شک کا گمان ہے جب موکب اغلب مکہ طیب مین داخل ہوا تو عکرمہ
بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ معہ جماعت پر شقاوت مقابل ہوا آپ نے فرمایا
کہ میری راے مین یہہ آیا کہ جبتک کوئی تم سے نہ لڑے خواہ نخواہ نہ لڑے
تب تک تم اون سے نہ لڑو قتال و جدال نہ کرو جسوقت کفار نے آغاز
جنگ کیا تب مسلمانون نے لڑکر اونکو بہت تنگ کیا سخت لڑائی ہوئی
کفار بدبخت کی ہورائی ہوئی لشکر خالد بن ولید نے کافرون کو مسجد الحرام تک
بہگایا اور مارتے مارتے اونکا برا حال بنایا چوبیس کس کافر بیس بنی بکر اور چار
ہزیل کے قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید فی الاصل ہوئے عکرمہ نے ایک
مسلمان کو مار ڈالا تہا بظاہر اوسکا یہہ جرم سزاوار تہا مگر سرور نے یہہ سنکر

تبسم فرمایا اور سبب اوسکا یہہ بتلایا کہ قاتل و مقتول بہشت کو ساتھہ جاتے نظر آئے سامعین
نے یہہ سنکر استعجاب فرمائے اگرچہ عکرمہ کا مسلمان ہونا لوگ دشوار جانتے تہے
اور اوسکے ایمان لانے کو نا ممکن جانتے تہے مگر وہ بموجب پیشین گوئی نبی کے مسلمان ہوا
داخل جنان ہوا روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین ہے کہ ابن عباس سے یہہ
روایت مین ہے کہ جب حضرت مکہ مین داخل ہوئے تو مستغیث سایل ہوئے کہ
خالد اہل مکہ کو قتل کرتے ہین لوگ مرتے ہین آپنے ارفع عنہم السیف کا حکم
دیا مگر جانے والے نے ضع فیہم السیف کو بیان کیا خالد نے زیادہ
قتل مین کوشش کی ستر مردمان کو قتل کر کر مرگ کی چاشنی دی حضرت نے خالد پر
عتاب کیا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ مجکو حکم قتل کا پہونچا تہا اسلیئے نہ کچہہ سوچا تہا
حضرت نے حکم کے لیجانے والے سے استفسار کیا اوسنے اقرار کیا کہ مجکو
راہ مین اک شخص مہیب شکل نظر آیا سر اوس کا آسمان پر پاؤن اوسکا زمین پر پایا
نہ کوئی اوس کے ساتھہ مین تہا اک حربہ اوس کے ہاتھہ مین تہا اوس نے مجہسے کہا
کہ ضع فیہم السیف مین کمی بیشی نہ کیجیو کوتاہ اندیشی کو راہ نہ دیجیو اور یہہ ہی جاکر
کہنا نہ غافل رہنا ورنہ اس حربہ سے تجکو مار ڈالونگا تیری جان نکالونگا مجکو اوسکی دہشت
و ہیبت سے کچہہ ہوش نہ رہا مین نے جاکر ویسا ہی کہا دریافت ہوا کہ فرشتہ مرد مہیب
شناخت ہوا چونکہ عہد مین بوقت قتل حضرت امیر حمزہ حضرت نے زبان صادق البیان
سے قتل ہونا ہفتدہ کس کا فرمایا تہا اسلیئے بحکم خداوند عالم مقتول ہونا ستر آدمیونکا
لازم آیا تہا اللہ تعالے نے آپکو سچا جتلایا آپ کے کلام نیک انجام مین فرق
نہ آیا حضرت نے مکہ مین پہونچکر سجدہ کو سر جہکایا ریش مبارک نے کجاوہ سے مس

فرمایا یا سوا سطی یہہ تہی کہ شکر حق تعالیٰ کے یہا کہ کس کربت و غربت سی یہان سے نکالا تہا
اب کس عظمت و شوکت سی یہان داخل فرمایا کہ دونون جہان مین اعزاز پایا۔
حضرت سے سجانہ امہانی بنت ابو طالب غسل کیا اور آٹہہ رکعت نماز چاشت
پڑہکر آرام لیا یہہ بات امہانی کی زبان پر آئی کہ علی مرتضیٰ میرا بہائی فلان کو قتل کرنا
چاہتا ہے اور مجکو اوس کا بچانا بہاتا ہے مین نے اوسکو امان دی ہے آپسے
امید منظوری کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہاری امان منظور کیا اکثر سرداران
قریش شہر سے بہاگے اور جو آئے آپکے آگے اونکا قصور حضور نے معاف کیا اور جان
بخشی کا اعتراف کیا حضرت نے کہا کہ اب میری نسبت تمہارا کیا گمان رہا سب نے
بالاتفاق کہا نہ از روے نفاق کہا کہ آپ ہمارے برادر مہربان ہین مالک ذیشان ہین
آپ ہم پر رحم فرمائینگے ہم نجات پائینگے پہر حضرت کا یہہ ارشاد ہوا کہ مین وہ کہتا ہون جو یوسف نے
اپنے بہائیون کے حق مین کہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم
وھو ارحم الراحمین اونکو آپکی عنایت و مرحمت کا ہوا یقین مشرکین بیدین
سے تین سو ساٹہہ بت خانہ کعبہ مین نصب کئے ہتے اون کے پانون سیسی سے جمادئے
ہتے حضرت کے دست حق پرست مین ایک لکڑی ہتی وہ ایسی چہکڑی ہتی کہ جب حضرت
اسوی روی بتان اشارت فرماتے ہتے تو وہ چت گر گرا پنے پجاریون کو شرماتے تہی
اور جسکی جانب پشت اشارہ ہوتا تہا وہ بت اوندہا گر کر ناکارہ ہوتا تہا اور حضرت بوقت
اشارت یہہ آیت جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا پڑہتی
ہتے خانہ کعبہ کو نجاست سے پاک کرتے ہتے دیوار کعبہ پر کچہہ نشان تصویرون کے
ہتے وہ خاکے پیغمبرون اور امیرون کے ہتے حضرت نے اونکو آب زمزم سے

دلوایا اور اوس مین تصاویر حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کو پایا مشرکون نے بعد اوسکے
اون کے ہاتھ مین علامت تیر قماری کی بنا دی تہی حالانکہ ان پیغمبرون نے کبھی ایسے
کام کو جاری نہی اور یہہ تو عیت مشہور ہے مصلحت سے نہ دور ہے کہ جس بت کو
اونچے پر نصب پایا اوسکو اندر کعبہ کے توڑ کر یون گرایا کہ جناب علی مرتضیٰ نے حضرت
نبی خدا سے کہا کہ میرا یہہ خیال رہا کہ آپ میرے کاندہون پر سوار ہو کر بتون کو توڑ دین
اون کے کان مروڑین حضرت نے فرمایا کہ اے برادر بلند پایا تم بار نبوت نہین
اوٹہا سکتے مجکو بار ولایت کے اوٹہانے مین امور دشوار نہین آسکتے حضرت علی
نے کتف پاک صاحب لولاک پر پاہائے مبارک رکہکر بتون کو توڑا کسی کو
نہ چہوڑا اگرچہ آپ لکڑی سے بتون کو گراتے تہے اور بظاہر کوئی ضرورت
کاندہون پر چڑہانے کی نہ پاتے تہے مگر جو اندر کعبہ کے بنظر شرف حضرت
مرتضیٰ ایسا ہوا تو مقام استعجاب نہ ہا سرور نے بجرائم سخت نو کے عکرمہ
بن ابی جہل صفوان بن امیہ وحشی قاتل حمزہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح
کعب بن زہیر ہبار بن اسود عبداللہ بن زبعری عبدالعزی ابن خطل مقیس
بن صبابہ حارث بن طلاطلہ حویرث بن نقیدان گیارہ مردونکا اور ہندہ زوجہ
ابوسفیان قرتنا قریبہ ارنب سارہ ام سعد چہ عورتون کا خون ہدر فرمایا تہا
اون مین سے عبدالعزی مقیس حارث حویرث قتل ہوئے تہے باقی سنے ایمان
پایا تہا عورتون مین سے ہند قرتنا ایمان لائین تہین اور باقی قتل ہونے نہین
آئین تہین۔

غزوہ حنین

بعد فتح مکہ غزوہ حنین باکفار اہل شین واقع ہوا لمعہ دین سید الثقلین یہان بہی بایں
زین لامع ہوا حنین نواح طایف مکہ مین اک مقام کا نام ہے مشہور عام ہے
وہان کفار ناہنجار برارادہ کارزار جمع ہو گئے تہے قابل قلع وقمع ہو گئے تہے
حضرت لشکر ظفر پیکر برائے مقابلہ گروہ اکفر لیکیے مورخین اوس مین بارہ ہزار مرد
جنگی کی خبر دیگئی مجاہدین نے حضرت سے کہا کہ اے سید والا کافرون نے مواشی
اور سامان نمائیشی نکالا ہے آپنے کہا انشاالله تعالے یہہ سب غنیمت مین تم کو
ملنے والا ہے عوف بن مالک سردار کفار تہا مرد غدار تہا بہنگام جنگ مسلمانان
جائے تنگ مین مقابل تہے جوانان قبیلہ ہوازن تیر اندازی مین کامل تہے
اونہون نے شستون سے بہت تیر چہوڑے مسلمانون نے بہت تیرون
سے مونہ موڑے اکثر کے پاؤن اوٹہ گئے چہکے چہوٹ گئی حضرت بغلہ شہبا
یعنی دُلدُل خوشنما پر سوار ہوئے اور آگے بڑہکر کفار سے دوچار ہوئے حضرت
کو نہ کچہہ خوف آیا زجراً یہہ فرمایا۔

انا النبیُ لاکذب انا ابن عبد المطلب

مین نبی ہون شک نہین اسمین ذرا ابن عبد المطلب ہون بالعلا

ابوسفیان بن حارث آپ کے ہمراہ تہے حضرت کے خیر خواہ تہے اونہون نے
عنان بغلہ تہامی تہی آگے بڑہجانے کی نہ بے انتظامی تہی حضرت عباس عمِ رسول
خیر الناس بہی وہان موجود تہے جو یان مقصود تہے اونہون نے حسب
ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب مہاجرین وانصار کو اصحاب
سمرہ کہکر پکارا تہا چونکہ بیعت رضوان کو زیر درخت سمرہ گذرا تہا اسلیئے ارباب

بیعت رضوان کو اصحاب سمرہ کہا سبکو آواز حضرت عباس سے جوش ہوا حملہ نے
یکبارگی حملہ کیا اوس حملہ نے ایسا عمل کیا کہ کافرون نے شکست پائی فتح عظیم مسلمانون
کے ہاتھہ آئی خدا نے فرشتے بہی مسلمانون کی مدد کو بہیجے ہتے کافرون کے زہرہ
آب خاک کلیجے ہتے اس غزوہ مین بہی اک مشت خاک و سنگریزہ خاشاک بجانب لشکر
کفار بد اختر پہینکدی تہی اور بہ شاہت الوجوہ بد دعا کی تہی اوسکا یہہ اثر پایا کہ شکست
کفار نے خون آلودہ موںہہ دکہلایا بعض مجاہدین کے دل بشریت آگئین مین یہہ خیال
آیا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیلہ نے جماعت کثیرہ کفار پر غلبہ باکمال پایا اب ہماری
جماعت کثیر ہے اور کفار کی قلیل پر تقصیر ہے ہم اونپر غالب آئینگے کافر
مغلوب ہو جائینگے فی الواقع جماعت کفار بتعداد چار ہزار بمقابلہ بارہ ہزار اہل اسلام
شجاعت شعار کے بہت قلیل تہی مگر یہہ بات ناپسند خداوند جلیل تہی اسلئے
مسلمان لپس پا ہو گئے ہتے پہر بامداد خدائی جو اد وہ واپس آئے جو گئے ہتے
اور اس آیہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم مین اس قصہ کا ذکر ہے نہ مقام فکر
ہے بیشمار غنیمت مسلمانون کو حاصل ہوئی بسیار منفعت ایمانداروں کو حاصل
ہوئی اک پہاڑ مواشی سے بہر گیا تہا تعداد سے تجاوز کر گیا تہا حضرت نے
وہ کل مواشی صفوان بن امیہ کو عطا فرمائی اس عطیہ سے اوس کے اسلام کی
نوبت آئی کفار حنین سے بہاگ کر اوطاس مین اکہٹے ہو گئے ہتے اور اپنی
ترش روئی سے اون کے دانت کہٹے ہو گئے ہتے لشکر سید البشر نے وہان
چڑہائی کی بعد جدال و قتال اونکو شکست دی عوف بن مالک نے پہلے سے
سامان ضروری اک سال کا قلعہ طایف مین رکہا یا تہا اور اوس نے مونہہ مشرکان

ہوازن وثقیف کے اوس قلعہ مین امن پایا تہا حضرت سنے اوس قلعہ کا محاصرہ فرمایا تہا
بعد چند روز کے آپکو خواب مین یہہ نظر آیا تہا ایک پیالہ شیر میرے سامنے رکہا ہے
اور اوسپر ایک جانور کا گذر ہوا ہے اوس جانور نے اپنی چونچ سے دودہ اوس
پیالہ کا گرایا پہر اوسکو نہ پیا حضرت نے اس خواب کو صدیق اکبر سے بیان کیا اونہون
نے اوسکی تعبیر مین یہہ جواب دیا کہ اسوقت مین نہ یہہ قلعہ فتح ہوگا نہ کوئی رجوع بصلح
ہوگا آپنے فرمایا کہ اسکو صحیح پایا حضرت نے اوس قلعہ کو چھوڑا دہان لشکر بہت رہا
نہ تہوڑا پہر وہ قلعہ خودبخود حضرت کے قبضہ مین آیا آپنے اوسپر تصرف فرمایا عوف
بن مالک ایمان لایا ہوازن نے بہی اسلام پایا حضرت نے عوف بن مالک کو
خطاب امیر دیا اوس نے بہت جلد بعد مقابلہ ثقیف کو بہی مسلمان کیا حضرت نے
غنایم مین سے قریش نئے مسلمانون کو بہت زیادہ دیا بعض نوجوانان انصار نے یہہ شکوہ
کیا کہ قریش نے غنایم سے بہت زیادہ پایا اور ہمکو حضرت نے کم مرحمت فرمایا حالانکہ ابتک ہماری تلوار نے
خون قریش کی بوندین ٹپکتی ہین اور ہمیشہ سرمیدان کارزار مین اول ہماری شمشیرین چمکتی ہین جب حضرت نے یہہ
خبر پائی تو آپنے جماعت انصار اک خیمہ مین جمع فرمائی پہر اون سے یہہ کہا کہ مین نے
ایسا سنا اونہون نے التماس کی کہ اشخاص فہمیدہ نے نہین کہی کوئی بات پاس
کی البتہ نوعمر جوانان نافہم نے کچہہ کہا وہ ناسنا سب ہے حضرت نے اپنے احسانات
کو اون پر شمار فرمایا کہ مین تمکو ظلمت کفر سے نورانیت ہدایت مین لایا مناک شرک سے
نکالا طریق حق پر سنبہالا سزاوار دارالقرار کیا عزت ووقار دیا باقی دیگر احسان
محسن زمان نے بیان فرمائے سب نے بجملہ مستحسن بالاایقان بتلائے آپنے کہا
کہ اے انصار باوفا تم بہی اپنے احسانات کو ظاہر کرو دلوگون کے دلون مین

پہر دوادہنون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہمارے کیا احسان ہین ہم
آپ کے تابع فرمان ہین آپنے فرمایا کہ کہو ہم نے تمکو اپنے گہرون مین ٹہیرایا ہم
تمہارے مددگار رہے اور ایسے ہی اور کلمات بسیار کہے پہر حضرت کا یہہ ارشاد
ہوا کہ قریش پر یہہ باعث تزاید امداد ہوا کہ وہ نئے مسلمان ہین لائق احسان ہین
اون کے قلوب کی تالیف ضرور ہے کیا تمکو یہہ نا منظور ہے کہ لوگ اپنے گہر
اموال لیجائین اور ہم رسول اللہ کو اپنے گہر لیجاکر اجلال پائین سب انصار نے سید الابرار
سے کہا کہ اے رسول خدا ہم آپ سے رضامند ہین بہرحال خورسند ہین پہر حضرت نے
عزیمت مدینہ کی فرمائی آپکی برکت سے زینت مدینہ نے پائی -

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک غزوات مشہورہ مین ہے اور یہہ غزوہ آخری حالات ماموره مین سے ہے
اطراف شام مین تبوک اک موضع کا نام ہے وہ لشکر ہمایون کا مقام قیام ہے
چونکہ ایام عسرت مین اس غزوہ کا حکم ہوا اسلیئے اسکو غزوہ عسرہ بہی کہا جب حضرت
نے خبر پائی کہ ہرقل بادشاہ روم چاہتا ہے لڑائی تو حضرت نے پہلے لشکر کشی
مناسب جانی اور یہہ تجویز اکثر سے نہانی آپنے جماعت قبایل عرب کو بولایا
اک بڑا گروہ بحضور والا حاضر آیا حضرت نے حکم جہاد دیا اور اس غزوہ کو خلاف
عادت شریف اور طریقہ دیگر غزوات لطیف کے علانیہ ظاہر کیا چونکہ سفر دراز
تہا اسلیئے مناسب انکشاف راز تہا آپنے اوسپر رغبت دلائی کہ اس غزوہ کی
اعانت سے ہوگی بہلائی جو شخص سامان لشکر یا اسباب نصرت بقدر مقدرت

میرے سامنے لائیگا وہ جنت پائیگا تیس ہزار لشکری ہتے حضرت عثمان ایسے مستعد یا وری تہے کہ اونہون سے تیس ہزار کا سامان بحضور سرور مرسلان پیش کیا بخوبی اطمینان جیش کیا آپ حضرت عثمان سے نہایت راضی ہوئے بغایت موصوف فیاضی ہوئے خدا سے رضامندی چاہی اون کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ کہا کہ بحکم خدا آج سے عثمان ضرر نہ پائیگا کہین اوسکو خطر نہ آئیگا حضرت عمر نے کہا کہ مجہکو خیال رہا کہ ابو بکر ہمیشہ مجہسے امور خیر مین غالب ہتے ہین رضائے خدا و رسول کے طالب رہتے ہین اب مین بوجہ اپنی دست رسی کے غالب رہونگا شکر خدا کرونگا الحاصل مین نصف اپنا خدمت بابرکت حضرت خاتم الرسالت مین لایا آپنے فرمایا کہ اپنے عیال کو کتنا چہوڑا مین نے کہا کہ اپنے اطفال کو اتنا ہی نہ بہت نہ تہوڑا حضرت صدیق بالتحقیق کل مال اپنا لائے نہ کچہہ چہوڑ آئے حضرت نے کہا تم نے کیا رکہا اونہون نے کہا خدا اور رسول خدا پہر حضرت نے کہا ما بینکما ما بین کلمانکما یعنی جتنا تفاوت تمہارے کلمات مین پایا اوتنا ہی تمہارے درجات مین پایا جناب رسول خدا نے حضرت علی مرتضیٰ کو قیام مدینہ کا حکم دیا اونہون نے عرض کیا کہ آپ مجہکو عورات و اطفال مین چہوڑتے ہین کسلیئے آپ مجہسے مونہہ موڑتے ہین حضرت نے فرمایا کہ آیا تم کو یہہ ناخوش آیا کہ تم ہو مجہسے ایسے کہ جیسے ہارون موسیٰ سے موسیٰ کوہ طور پر گئے ہارون بنی اسرائیل مین نائب موسیٰ رہے ایسے ہی مین تمکو گو تم نبی نہین نبی لقبی نہین اپنا نائب کرتا ہون اور جملہ کاروبار وصیت تمہارے ذمہ دہرتا ہون جناب سید البشر معہ لشکر ظفر پیکر مدینہ سے روانہ ہوکر بعد قطع منازل وطئی مراحل تبوک مین پہونچے اور حضرت وہان کا ٹہرنا مناسب سوچے اگرچہ آپنے قیام تا ایام کامل فرمایا مگر ہرقل بخوف رسول خدا قتل نہ مقابل آیا وہ آپکی نبوت کا قایل تہا حضرت کو دین پر

مائل تہا آپنے لشکر اطراف کو روانہ کئی لشکر نے جوانب مین دبدبہ شاہانہ کئے خالد بن ولید اکیدر حاکم دومۃ الجندل کو گرفتار کر لائے اور اوسکے بہائی کو قتل کر آئے آپنے اکیدر کو رہا کیا اوسنے کچہہ نذرانہ مقرر کر دیا حضرت نے حسب مصلحت تبوک سے مدینہ کو مراجعت فرمائی مدینہ نے آپکے پہونچنے سے زینت پائی

دربار نبی ہو گیا سرکار مدینہ	مختار مدینہ رہا سردار مدینہ
یہہ مقدم پیغمبر خالق کا شرف ہی	جنت کی نشان بنگئے آثار مدینہ
گلگشت نبی ہوتی ہی ای بلبل شیدا	کیونکر نہ شگفتہ رہے گلزار مدینہ
وہ دل ہین کہان عشق کی جو لطف اوٹہائین	عشاق کے دل لیگیا دلدار مدینہ
احباب پیمبر رہتے فدا سرور دین پر	قربان دل وجان سے تہے انصار مدینہ
فیضان محمد کا یہہ عالم تہا نمایان	اعلے تہے سلاطین سے انفار مدینہ

رہتی ہے یہہ ہی ثاقب مسکین کو تمنا
دکہلائے خدا مجہکو بہی دیدار مدینہ

سنہ ۹ ہجری مین خدا نے حج فرض فرمایا حضرت نے بوجہ اشتغال ہدایت جہال اور تعلیم اشخاص نیک اعمال اور امور غزوات سید السادات حج کا موقع نپایا آپنے حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج مقرر کیا اور اونکو روانگی کعبہ کا حکم فرمادیا چونکہ اظہار نقض عہد زبانی کسی اہل بیت سے مناسب تہا اسلیے آپنے حضرت علی مرتضی ولی باصفا کو مکہ بہیجا کہ سورہ برات موسم حج مین لوگون کو سنائین اور سکے احکام سمجہائین حضرت علی ناقہ عضبا رسول پر سوار ہو کر اور مکہ مین پہونچکر کعبہ مین گئے اور منتظر تعمیل حکم کے رہے اونہون نے بعد حج سورہ برات بہ

آواز بلند اور بوسیلہ اشخاص ارجمند سنائی اور یہہ منادی فرمائی کہ سال آئندہ مین
کوئی مشرک حج نہ کرے اور برائے طواف خانۂ کعبہ کوئی برہنہ قدم نہ دہرے مسلمان
بہشت پائیگا سوا اوس کے نہ کوئی جنت مین جائیگا اور جس کا عہد ہے وہ پورا کرے
نہ ادہورا کرے اور جس کا عہد و پیمان ہے اوسکو چار مہینے تک امان ہے
پھر جو ایمان نہ لائیگا وہ قتل کیا جائیگا - عرب مین بنی نجران قبیلہ نصاری تہا
منجانب حضرت اونکو دعوت اسلام کا اشارہ تہا سنہ ۱۰ ہجری مین قوم کے چودہ
مرد منتخب بجناب سید والانسب حاضر آئے اور وہ حضرت سے مباحثہ بیجا پیش
لائے آپنے ہرچند اونکو سمجہایا مگر اون کے خیال مین کچہہ نہ آیا آخر کار کفار بہ قرار
مباہلہ بوعدہ فردا اپنے مقام قیام پر گئے اور اونکو قرارداد مباہلہ کے خیالات رہے
اوہنون نے عاقب اپنے سردار سے مشورہ کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ محمد پیغمبر
برحق ہین یہہ مطلق ہین اگر اون سے مباہلہ کیا جائیگا تو وہ ضرور تم پر تباہی لائیگا مباہلہ
اسکو کہتے ہین کہ دربارہ امور نزاعی بجناب الہی بمبالغہ تمام بغرض انجام مستدعی رہتے
ہین کہ جو برسر باطل ہو اوسپر خدا کی لعنت نازل ہو خدا اوسکو تباہ و برباد کردے نیست
و بے بنیاد کردے اور سخت مبالغہ مین مقام مباہلہ مین اپنی اولاد و عورات کو ساتھ
لاتے ہین اون سے آمین کہلاتے ہین جب دوسرے روز وہ ندامت اندوز
دربار باوقار مین آئے تو حضرت جناب فاطمہ زہرا و علی مرتضی اور امام امام حسنین
علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لائے جب اوہنون نے پنجتن پاک کو مجتمع پایا تو دل اونکا
گہبرایا ابو الحارث بن علقمہ بولا کہ اگر اوہنون نے زبان کو کہولا تو ہمارا بہی طلچا جائیگا
مباہلہ مین ان سے کوئی فتح نہ پائیگا پس اوہنون نے مباہلہ سے انکار کیا اطاعت

کو اختیار کیا ہرسال ہزار حلّے بطور نذر دینے گئے او حضرت سے رخصت ہو کر وہان سے
جلد ئے آپنے کہا یہہ ضرور تہا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو بندر ونکی صورتون مین مرتے
یہہ صحرا آگ برساتا نصاریٰ کا زمین پر کوئی نام ونشان نہ پاتا سنہ ہجری جناب
رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے حج کعبہ باصفا خود تشریف فرما ہوئے جب
حضور پُرنور مکہ معظمہ مین جلوہ نما ہوئے تو آپنے ایسے کلمات ہدایات فرمائے کہ جیسے
کوئی وداع کی باتین سنائے اسلئیے یہہ حج حجۃ الوداع کہلایا یہہ ہی سبب تسمیہ
پایا جب قبائل عرب نے یہہ خبر پائی کہ حضرت نے بجہت حج عزیمت فرمائی اطراف
سے روانہ ہر گروہ ہو گیا اک لاکہہ سے زائد انبوہ ہو گیا حضرت نے ارکان حج ادا فرمائی
خطب مین احکام حج بیت الحرام اور مرام نصایح مفید عام سمجہائی اور یہہ بہی ارشاد کیا
لوگون کو سنا دیا کہ شاید لسبال آیندہ مین تم مین نہ رہون پہر یہان مواعظ نہ کہون اور حفاظت
جان ومال اور ممانعت ناحق خونریزی وقتال کی تاکید کی اور یہہ بہی نصیحت کردی کہ
خاوند اپنی بی بی کے ساتہہ سلوک واحسان کرے اوسکے معاملات مین ڈرے
اوسکو تکالیف بیجا نہ دے اور اوسکے نان ونفقہ کی خبر لے اور جورو اپنے خاوند کی
اطاعت کرے اوسکے بلا اجازت کہین قدم نہ دہرے کسی مرد بیگانہ کو اپنے گہر نہ
آنے دے نہ کسی غیر کو قابو پانے دے اپنے خاوند سے ڈرتی رہے موافق
قرآن مجید عمل کرتی رہے پہر آپنے کہا کہ مین تم مین کیسا رہا کیا تم مجہسے خوش رہو گے
بروز محشر خالق اکبر سے کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہم آپسے
خوش رہینگے جناب الٰہی مین یہہ کہینگے کہ آپنے احکام رب الانام بخوبی پہونچائے اور
نصیحت سے امت کو برسر اسلوبی لائے حضرت نے انگشت شہادت کو بجانب

آسمان اوٹھایا اللھم اشھد اللھم اشھد فرمایا اورکہا کہ تین چیزین سبکو رکہتی ہین صفاک اخلاص عمل با ایمان دوسرے شوکت جماعت مسلمانان تیسری خیرخواہی اہل اسلام یہہ کلام ہی لاکلام احرام تین قسم ہے تمتع قران افراد اونکا اسم ہے تمتع مین صرف ہماہائے حج عمرہ بجالاتے ہین بعدہٗ حج ادا فرماتے ہین قران مین احرام حج و عمرہ ساتھہ باندہا جاتا ہے اور افراد مین فقط حج یا عمرہ کا احرام صادق آتاہی جناب علی خیبرشکن نے یمن سے ارادہ حج کا کیا اور احرام اسطرحپر باندہ لیاکہ جیسا رسول خدا کا احرام ہے ویساہی میرا احرام خیرانجام ہے حج یا عمرہ کی نیت کرنے کو احرام کہتے ہین اور احرام مین بے سیئے کپڑے پہنے رہتے ہین فقط عمرہ مین لبیك اللھم بعمرۃ اور صرف حج مین لبیك اللھم بحجۃ اور قران مین لبیك اللھم بحجۃ و عمرۃ پڑہتے ہین پڑہنے والون کے مونہہ سے انوار جھڑتے ہین القصہ بروز عرفہ یہہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی خبر کمال دینی اور پوری نعمت یقینی اور پسندیدگی اسلام برائے خوشی مسلمانان انام کامل ہوئی چونکہ نزول اس آیۃ کا بروز عرفہ یوم جمعہ مین پایا اسلیئے یہہ دن یوم عید کہلایا حضرت بعد فراغت حج مدینہ طیبہ کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ مین بمقام غدیر خم رونق افزا ہوئے غدیر یعنی تالاب کلان اور خم اوسکا نام ونشان آپنے وہان خطبہ ولایت بہ جذبہ محبت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا پڑہا اوس سے مرتبہ والا حضرت علی اعلا کا بڑہا حضرت نے فرمایا کہ میری محبت مسلمانون کو اپنی جانونسی زیادہ مناسب ہی سب نے کہا اے رسول خدا آپکی محبت سبکو اپنی جانون سی زیادہ واجب ہے پہر آپنے کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من

ع۱۸ ارشاد کیا حضرت عمر نے بخ بخ یا ابن ابی طالب جناب مرتضیٰ کو مبارکباد دی اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہونے سے اونکی بہت تعریف کی الحاصل بطئی بمنازل حضرت مدینہ آئے وہان ہدایت مخلوقات اور عبادت معبود کائنات مین مشغول پائے اکثر حالات قرب اجل بیان کئے اور کلمات وداع بہی فرما دئے۔

اب یہان ذکر وفات سید الثقلین سے کربت و حزن و الم مین ہر دل رنجور ہے

فہامہ عقلائے عالم مین پیدا ہے اور علامہ اذکائے بنی آدم کو ہویدا ہے کہ لباس حیات مستعار ہے اساس عمر ناپایدار ہے راہ منازل مسافران عقبیٰ نہایت دور و دراز ساحت مراحل بادیہ دنیا بغایت مخطور و خلل انداز گیتی دار فنا ہے نہ مدار بقا بنائے جفا ہے نہ جائے وفا ملام فرار ہے نہ مقام قرار خانہ لوار ہے نہ کاشانہ بہار۔

دنیا عجب سرائے فانی ہے	اس مین کہین نہ جاودانی ہے
دورہ یہان ہے آنے جانے کا	آنی ہے موت جان جانی ہے

اے بلبل مدہوش مستی گل باغ ہستی ہمنشین خار ہے اور گل میکدہ دہر باز ہر قہر قرین خمار ہے اس جہان مین گنج برنج عیش بہ طیش وفاق بہ نفاق التصاق بہ افتراق پیوستہ ہے اور اس دوران مین رحمت بازحمت قربت با کربت

مسرت بامضرت عشرت باعسرت وابستہ ہے ۔

گلشن دار فنا مین ہم صفیر		ہر گل خندان ہے نوک خار پر
خار غنچون کو سبنے نیش جفا		یہہ بلا کیسی ہے اس گلزار پر

جس سرو شمشاد سے چمن وجود آزاد مین سر اوٹھایا اوسکی شاخہاے پرآفات کو آرۂ حوادث سے خاک ہلاک پر گرایا اور جس نہال تازگی مآل نے گلشن حیات مین نشو و نما پایا اوسنے اپنی بیخ کو تبر حمات سے کٹوایا ۔

ہوگا جو بلند سرکشیدہ ہوکر		آخر کو جھکیگا وہ خمیدہ ہوکر

منادی احکام قضا نے ندائے **کل مخلوق یموت** مخلوقات کو سنائی اور عادی اعلام اوامر قدر نے صدائے **وکل مرزوق سیفوت** موجودات مین پہونچائی نہ ایسا کوئی جلسۂ وصال ہے کہ جس مین **لقد تقطع بینکم** کا نقال ہے نہ ایسا کوئی فرقہ کمال ہے کہ جس مین **ھذا فراق بینی وبینك** نہ خیال ہے آثار **کل شئی ھالك** رخسان ادنی واقصی سے نمایان اور غبار **کل من علیھا فان** مفارق اسفل واعلی پر افشان سبکو ذائقہ موت چکھنا ہے مضایقہ فوت رکھنا ہے

شہنشاہ و خاقان و سلطان و شاہ		وزیر و امیر و غنی و فقیر
رئیس و نفیس و خسیس و سخی		خبیث و بد و ناسزا و شریر
حسین و جمیل و جلیل و ذلیل		حکیم و فہیم و صغیر و کبیر
جہول و ظلوم و وضیع و شریف		ضعیف و توانا و برنا و پیر
اتالیق و علامہ و باکمال		ہنرپرور و خوش نویس و دبیر
یہہ سب ہین برابر بدام مرگ		جہان موت کا ہو گیا ہے اسیر

اگر اس جہان مین حیات ابد آتی تو عمر انبیاء علیہم التحیۃ والثنا لقائے سرمد پاتی اور جرعہ تلخ ممات نہ آسنے تو خصوص سرور کائنات وفات نپاتے حق تعالے جل علاہٗ نے بفحوائے انک میت وانہم میتون امت والا ہمت کی وفات سید السادات سے تسلی فرمائی اور اوہام انام سے جعلنا البشر من قبلک الخلد سے تشفی پائی ہرچند کہ اظہار وفات سید ابرار عجبی ہے مگر باسرار صفات محبوب پروردگار حیات النبی

جمیل الشیم ہے حیات النبی	جلیل الحشم ہے حیات النبی
حیات النبی ہے نبی الورا	رفیع العلم ہے حیات النبی
شہ دوسرا اہل جود وسخا	عظیم الہمم ہے حیات النبی
جہان مین اوسی کے ہین اکرام عام	عمیم الکرم ہے حیات النبی
امام الہدیٰ افتخار العرب	امیر العجم ہے حیات النبی
نہ کیون فخر نعمات عالم مین ہو	نعیم النعم ہے حیات النبی

شفاعت کی **ثاقب** رجا کیون نہو
شفیع الامم ہے حیات النبی

اگر اصحاب مصائب اور ارباب نوائب واقعہ ہائلہ وفات سرور کائنات کا خیال کرین اور حادثہ نازلہ ممات سید السادات کا مقال کرین اور اپنی روح وروان کو رضا وتسلیم سے تسلی دین اور خاطر پریشان کے لئے صبر عظیم سے تشفی لین تو اونکو دہشت مرگ پر عنا آسان ہو نہ ہیبت فنا گران ہو۔

اندیشۂ وفات نبی جان کو چاہئے	ہان ترک عیش ہر دل نادان کو چاہئیے
جب سید البشر نہ رہے اس جہان مین	پھر طمع خام کسلیئے انسان کو چاہئیے

جب حجۃ الوداع مین سورۂ کریمہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تو حضرت کو خبر ارتحال
بدرجہ کمال حاصل ہوئی رسول رب جلیل نے جبرئیل سے فرمایا کہ اے برادر بلند پایہ
اب مجکو پیام اجل آیا حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا وللآخرۃ خیر لک
من الاولے دنیا سے بہتر ہے عقبیٰ پہر آپ کار آخرت مین نہایت کوشش فرماتے
اور سبحانک اللھم بحمدک اللھم اغفرلی انک انت التواب الرحیم
بار بار زبان فیض ترجمان پر لاتے تہے لوگون نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کیا ہے
کسلیئے اسکا زیادہ ورد ہوا ہے آپنے یہہ جواب دیا کہ مین نے قصد آخرت کا کیا اب
ایسے آثار نظر آتے ہین کہ مجھکو عالم بالا مین بولاتے ہین حضرت نے یہہ فرما کر گریہ فرمائی
لوگون کو حیرت آئی کہ آپ حبیب خدا ہین اشرف انبیا ہین خدا نے آپکو بخشا ہے
نکوئی خدشہ ہی کیون یہہ زاری ہے کسلیئے ہول طاری ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ
خیال تنگی قبر و تاریکی لحد اور ہول قیامت پر وحشت نے ڈرایا اگرچہ حضرت فی الحقیقت
ایسے خیالات و خطرات سے ایمن بالتسلیم تہے مگر یہہ امور مسلمانان کو تعلیم تہے منقول ہے
یہہ ہی شان نزول ہے کہ حضرت نے منشاری سورہ فتح اور فحوائے آیت الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے اخبار رحلت پائین
خورشید شوق مواصلت ایزدی اور ذوق مراجعت وطن اصلی نے مطلع ارجعی
الی ربک سے نفس اقدس حضرت مقدس پر اپنی شعاعین چمکائین حضرت خیر البشر
وفات سے یکماہ پیشتر بخانہ عائشہ صدیقہ رونق افروز تہے اور بخیال جدائی
احباب نہایت دلسوز تہے آپنے وہان خواص اصحاب کو بولایا جب انکو
ملاحظہ فرمایا تو بہ شفقت و رحمت چشمان سرگین نور آگین سے قطرات عبرات بہائے

پہر یاران بالاختصاص اور دوستان باخلاص کو اضطرار خیال بحران مین کیونکر قرار آئے جب صحابہ کو بہت تعب رہا تو یہہ سب نے کہا۔

جو ہوگا ہمکو قلق آپ کی جدائی کا وداع یار مین ہوتی ہے جان ہی رخصت		تو قید غم مین نہ ہوگا پتا رہائی کا عجیب ماجرا ہوتا ہے دل ربائی کا

ہرچند کہ حضرت مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات مین یہہ دعا مرحبا بکم وحیاکم اللہ باسلام حفظکم اللہ حرکم اللہ نصرکم اللہ ورفعکم اللہ ھداکم ووفقکم اللہ ادآکم اللہ وقاکم اللہ سلمکم اللہ بخطاب حاضرین فرمائی مگر حقیقت مین بقاعدہ شرعی رجوع بہ تمام لائے حضرت سنے پہلے دعاوی پہر یہہ وصیت کی کہ تقویٰ وپرہیزگاری کرتے رہو جناب باری سے ڈرتے رہو مین خداسے ڈرتا ہون تم کو سپرد خدا کرتا ہون اور مین سنے بچاسے اپنے اللہ کو اپنا خیرخواہ کیا اور تمکو عقاب رب الارباب سے بخوف گناہ ڈرا دیا تم بہ کبر وعلو بندگان خدا پر علو نہ کیجیو اور خدا کے ملک مین فتنہ وفساد کو راہ نہ دیجیو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ جنت پاتا ہے کہ جو زمین پر غرور سے سر نہین اوٹہاتا الغرض متقی تباہی مین نہین آتا جب حضرت سنے یہہ کلمات فیض آیات سنائے تو اصحاب مودت مآب سنے یہہ امور یقینی پائے کہ حضرت اپنے دوستون کو رخصت فرماتے ہین اور خبر اپنی رحلت کی سناتے ہین پہر صحابہ سنے عرض کیا کہ اے حبیب کبریا وقت رحلت کب آئیگا اور صیاد اجل کب مونہہ دکہلائیگا آپ نے فرمایا کہ زمان فراق و آوان افتراق قریب آیا بجناب خداوند وہاب جاتا ہے اور سدرۃ المنتہیٰ ملا اعلیٰ جنت الماویٰ اور رفیق اعلیٰ کو پاتا ہے پہر صحابہ سنے درباب غسل وہی اور کفن ودفن نبی کے استفسار کیا حضرت سنے یہہ جواب بالاختصار دیا کہ مردان اہل بیت مین سے

قریب تر مجھکو غسل دین اور وہی میری تدفین کرین اور مجھکو جامہ موجودہ تن مین دفن کردینا یا جامہاے مصری یا حلہ ہائے یمنی یا پارچہ ہائے سفید کفن کو لینا پہر صحابہ نے کہا کہ یا نبی الورا نماز جنازہ کسطرح پڑہی جائے یہہ کہتے ہی بے تابی مین سب بیقراری وگریہ وزاری کی تاب نہ لائے خود حضرت نے بہی اشکباری فرمائی اور یہہ بات زبان مبارک پر آئی کہ صبر وشکیبائی اختیار کرو جزع و فزع کو دخل نہ دو تم پر خدا رحمت فرمائے گناہون کی زحمت نہ آئے جب مجھکو نہلا دیا جائے اور کفنا دیا جائے تو میرے جنازہ کو اس مکان مین کنارہ قبر پر رکھکر تہوڑی دیر کو علحدہ رہنا کچھہ کہنا اول میرا خلیل یعنی جبریل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت باگروہ کثیر وبا انبوہ خطیر نماز پڑہینگے پہر اور نماز پڑہنے کو ٹہینگے اول ابتدا مردان اہل بیت کرین پہر زنان اہلبیت با صفا اور طفلان خوش لقا نماز پڑہین پہر احباب محبت مآب یعنی اصحاب والاخطاب نماز پڑہنے کو ٹہین اور سب نماز پڑہنے والے جماعت نفر ہائین فرداً فرداً پڑہنے جائین اور مجھکو اہلبیت طیبین باگروہ ملائکہ مقربین قبر مین اوتارین اور وہی گور کو سنوارین اور میرا اسلام میرے یاران غیر حاضر اور پیرو ان دین ناصر کو پہونچائین اور قیامت تک تحیۃ سے سبکو مخصوص فرمائین المدعا بعد وصیت جناب ختم الرسالت کو انتظار اجل ہوا اور نفس مطمئنہ حضرت کو جناب احدیت سے مژدہ فادخلی فی عبادی کا اصرار اکمل ہوا حضرت نے اٹھائیسوین صفر سنہ ۱۱ ہجری مین شب چہارشنبہ کو گورستان بقیع مین تشریف ارزانی فرمائی اور ابو موہبہ نے شرف ملازمت حضرت سے عزت جاودانی پائی آپ نے بہت عرصہ تک واسطے اہل مقبرہ بقیع کے استغفار کی اور ابو موہبہ نے یہہ حسرت بہر افتخار کی کہ اگر مین اہالیان گورستان بقیع مین ہوتا

تو اس دعا کے شرف سے میرا مرتبہ درجات رفیع مین ہوتا حضرت نے ابو موہبہ سے فرمایا
کہ اسوقت مجھکو خزائن دنیا کو دکھلایا متحیر بنایا مخیر فرمایا کہ مین دنیا مین قیام کرون پہر
بہشت مین قدم دہرون لقائے خدا دیکہون بعالم بقا رہون ابو موہبہ نے التماس
کی کہ یا نبی یہہ بات ہی میرے قیاس کی کہ میرے مادر و پدر فدا تم پر پہلے آپ خزائن
و بقائے دنیا پائین پہر بہشت مین جائین آپ نے کہا کہ لا مین نے اصلا دنیا کو نہ لیا
لقائے خدا و جنت الماوا کو اختیار کیا کتابون مین یہہ امور بہی مرقوم ہوئے کہ دو دفعہ
آپ خواب مین مامور ہوئے کہ بقیع مین جائین برائے مدفونان بقیع استغفار فرمائین
جب تیسری بار غلبہ خواب ہوا تو اوس مین یہہ حکم رب الارباب ہوا کہ واسطے شہدائے احد
کے استغفار کیجیے اونکو دعائے اقتدار دیجائے چنانچہ حضرت نے جناب رب العزت
سے آمورزش و منزلت ہر مغفور چاہی خدا نے منظور فرمائی پہر دوسرے روز بخانہ
میمونہ حضرت کو درد سر لاحق ہوا آپ کو بیقین مرض الموت واثق ہوا حضرت نے
سر مبارک پر عصابہ باندہ لیا جب مرض نے زور کیا تو زوجات مطہرات وہان فراہم آئین
اتفاق باہم لائین حضرت نے این انا غدا فرمایا کہ جس کا یہہ مطلب پایا کہ مین بفردا
کہان ہونگا بتلاؤ جہان ہونگا جناب فاطمہ زہرا نے امہات مومنین سے کہا کہ رسول خدا
ہر روز کہان مشقت اوٹہائینگے بہتر ہوگا کہ تم سب کو اک گہر پر راضی پائینگے جناب
عائشہ پر رضامند ہوئین یہہ مرضیان سب کی حضرت کو پسند ہوئین اور حضرت نے
ایک ہاتہہ دوش علی خیر الناس اور دوسرا دوش فضل بن عباس پر رکہکر خانہ میمونہ سے
باہر آئے مگر چلتے مین پاہائے مبارک لغزش کرتے پائے حتی کہ آپ حجرۂ عائشہ مین
رونق افروز ہوئے بستر مرض پر اذیت اندوز ہوئے سب بیبیان آپ کی

خدمت بابرکت مین حاضر رہین خدمت گذاری مین نہ قاصر رہین پھر مرض الیم نے شدت
پائی تپ عظیم صعوبت لائی عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ مین پاس رسول خدا کے تہا مین نے
ہاتہ اپنا جسم اطہر پیغمبر پر رکہا مگر میرے ہاتہہ کو غلبۂ گرمی سے تحمل نرہا مین نے حضرت سے
عرض کیا کہ اے نبی کبریا آپکو تپ بہت گرم و پر ضرر ہے نہایت باخطر ہے حضرت
نے فرمایا کہ مین نے اپنی تپ کو برابر دو شخص کے باحدت پایا پہر مین نے کہا کہ اے
رسول خدا آپکو دو چند اجر ہوگا اور رتبہ جزا آپکی نذر ہوگا حضرت نے کہا کہ بخدا کسیکو
روئے زمین پر ایذاے مرض وغیرہ نہین ہوتی ہے مگر وہ اوسکے گناہون کو کہوتی ہے
ابو سعید خدری نے کہا کہ مین مستفیض خدمت والا ہوا او سوقت آپنے قطیفہ اوڑہا
تہا آپ کا مرض نہ تہوڑا تہا حرارت تپ بالائے قطیفہ تہی مبتلائے عارضہ سخت ذات
شریفہ تہی مین بلاواسطہ اپنا ہاتہہ بدن پاک سید لولاک پر نہ رکہہ سکتا تہا استعجابا سبحان اللہ
کہکر حسرت سے حضرت کو تکتا تہا آپ نے فرمایا کہ دافع البلایا کوئی بلا انبیا سے سخت تر
مقرر فرماتا ہے نہ کسیکو پیغمبرون سے زیادہ مصیبتون کی طرف کہینچکر لاتا ہے مگر
اجر انبیا مضاعف ہے اونکی معاصف ہے اونہین سے بالخصوص بعض کو فقر و فاقہ مین
مبتلا کیا اور نہ کوئی لباس سوائے چادر تن پوش کے دیا انبیا کو جو فرحت بلا مین تہی نہ کسیکو
وہ مسرت عطا مین تہی جو محب کو دوست زخم پہونچاتے وہ مرہم ہے اور جو دوست
الم پاتے وہ عین کرم ہے ـ

ابتلائے محب برائے دوست	فرحت قلب راحت جان ہے
زخم اوسکا ہے مرہم خاطر	درد اوسکا دوائے درمان ہے

ماہر بشر بن البراء نے فرمایا اور اوسکو صحیح پایا کہ مین مرض الموت مین پاس

رسول خدا کے گئی اور آپ کے مرض کو دیکھکر حیران رہی ہین نے کہا کہ اے رسول خدا
آپ کو بہت شدت سے بخار ہے تکلیف بیشمار ہے مین نے ایسی تپ کسی پر نہین
پائی اور نہ ایسی تکلیف میری دیکھنے مین آئی حضرت نے فرمایا کہ اے مادر شبرین الہرایا
مجھکو اس مرض مین تکلیف جسقدر ہے اوس سے زیادہ مجھکو اجر ہے مجھکو یہہ خیالات
بہی آتے ہین کہ لوگ میرے مرض کو کیا بتلاتے ہین اونہون نے بتلایا کہ لوگون کی سمجھ
مین ذات الجنب آیا آپ نے کہا کہ بلطف خدا یہہ سزاوار نہ آسکے کہ پروردگار اپنے نبی پر
اس مرض کو مسلط فرمائے زحمت ذات الجنب ہمزات شیطان ہے شیطان کو مجہپر
غالب آنیکی نہ امکان ہے البتہ یہہ مرض بہ اثر زہر خیبر ہے اور اوسکے کہانے مین میرا
شریک تمہارا پسر ہے اکثر اوقات اثر اوسکا مجہپر ہوا ہے مگر اب حکم قضا ہے بعض نے یہہ
حکمت بتلائی کہ آپ نے اس زہر سے شہادت پائی روح الارواح مین یہہ کہ عجب
بہید قدرت ایزد فتاح مین ہے کہ جسکو بضعہ نبوت مضغہ ولایت مین پایا اور دُرِّ شہوار
پیدا آیا کہ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان صادق ہے اور ہر ایک میراث پدر
سے فایق ہے حضرت پیغمبر پدر بزرگوار نے بہ اثر زہر دار فنا سے رحلت پائی اور
والد بزرگوار جناب حیدر کرار نے بضرب تلوار آبدار توجہ بآخرت فرمائی بموافقت
خاتم الرسالت شربت زہر امام انام حضرت حسن علیہ السلام پسر بزرگ تر کے پینے
مین آیا اور باتفاق حضرت علی امام آفاق زخم تیغ بیدریغ فرزند دیگر خوش سیر امام ہمام
حضرت حسین علیہ السلام نے کہایا مدت مدید سے اثر اس زہر کا کسی تریاق سے نہین
جاتا اور عرصہ بعید سے یہہ زخم مرہم پذیر نہین پاتا دیدہ ہائے دردمندان اوس زہر کے
اثر سے گریان ہین اور سینہ ہائے مستمندان اوس تیغ کے شرر سے بریان ہین

جب ہوا جان نبی کا زہر سے ٹکڑے جگر	آتش کلفت سے قلب فاطمہ بریان ہوا
قرۃ العین علی کا خون ہوا جسدم روان	اشکباری مین مسیحا بہی بہت گریان ہوا

ہرچند کہ حضرت نے شہادت سریہ پائی مگر وہ حد کمال تک نہ آئی کسلیے کہ شہادت
کاملہ بلا توقف ہوتی ہے فوراً جان کو کہوتی ہے چونکہ آپکا منصب عالی بالا جلال ہے
لہذا آپکی شہادت سریہ بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام خاص ذات
سید الانام کے علے وجہ الکمال ہے شہادت سریہ و جہریہ حضرت خیر البریہ
کی بوساطت حسنین امام المشرقین کے خالق اکبر کو مدنظر ہوئی تمامی انبیا و شہدا
سے کامل تر ہوئی یہہ بخوبی تحقیق رہا کہ حضرت عائشہ نے بالتصدیق کہا کہ مین نے
کسیکو مانند رسول خدا سواے فاطمہ زہرا حسن سیرت خوشتر و استقامت منظر
مین نہ بہتر پایا نہ کوئی مثل مصطفے بجز بتول عذرا با وقار و محمود قیام و قعود مین نظر آیا
جب جناب سیدہ بخدمت علیہ رسول اللہ حاضر آتین تو حضرت کو بر تعظیم متوجہ
زیادہ تر پاتین آپ کہڑے ہو جاتے تہے اونکو اپنی جگہہ بٹہلاتے تہے اور جب
حضرت اون کے گہر جاتے تہے تو آپ بہی اپنے ساتہہ وہی قواعد مرعی پاتے
تہے حضرت نے اپنی علالت مین جناب فاطمہ بابلاطفہ کو بلوایا مرحبا یا بنتی
فرمایا اور اپنے پہلو مین بٹہلایا اور تفقد و مہربانی اور تعہد و قدردانی سے کان مین کچہہ
سنایا جناب سیدہ گریان ہوئین اشک ریزان ہوئین پہر حضرت نے ایسی
باتین فرمائین کہ جن سے وہ خوشی مین آئین حضرت عائشہ نے کہا کہ اسے دختر
خیر الوریٰ یہہ حزن و فرح باہم کیسے ہین کہ نہ کہین دیکہے ایسے مین جناب سیدہ نے
اوسوقت کچہہ نہ کہا راز مخفی رہا بعد وفات سرور کائنات بیان کیا راز پنہان

کھولدیا کہ بعرصات سابقہ سنوات ماضیہ مین جبرل امین بجہت درس قرآن مبین ہر سال یکبار آتے تہنے یہی معمول بالاحضار پاتے ہتے امسال دوبار آئے مین نے یہہ آثار پاسے کہ میری اجل قریب آئی عالم قدس سے شکل دکہلائی عنقریب بترک حزینت دار فانی جوار رحمت سبحانی پاؤنگا فی الحال مین تم سے جدا ہوجاؤنگا تم مجھکو غنیمت سمجھو مجھسے علیحدہ نہ ہو یہہ کہکر رو لایا پہر یہہ فرماکر ہنسایا کہ اے نور دیدہ واے سرور سینہ غم نہ کہا الم نہ اوٹہا دو مژدے تجھکو سناتا ہون زنگ ملال تیری خاطر خوشحال سے مٹاتا ہون کہ تو سیدۂ زنان باایمان بروضہ رضوان ہوگی اور سب اہل بیت سے پہلے میری ملاقات مسرت آیات سے شادان و فرحان ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل یہہ بشارت لایا کہ اولاد زنان مسلمانان سے اولاد فاطمہ ذیشان اعظم ہے افتخار عالم ہے پس ای فاطمہ اطہر واے فرزند لخت جگر صبوری دیگر زنان سے تجھکو صبر بیشتر لازم ہے بے صبر ناشکیبائی مین نام ہے جو نکہ حضرت یہہ جانتے تہے خوب پہچانتے تہے کہ فاطمہ میری مفارقت کی تاب نہ لائیگی اور میری جدائی جنت مین چین نہ پائیگی اسلئے آپنے باتباع احتیاط جزع اور بامتناع ارتباط فزع ارشاد کیا بخوبی سمجہادیا جب مرض حضرت کا زیادہ ہوا تو جناب والا مرتبت کا ارشاد بالارادہ ہوا کہ سات مشک پانی کنوؤن کا مجہپر ڈالا جائے شاید بیماری اوس سے کچہہ خفت پائے اگر مرض سے کچہہ افاقہ پاؤن تو باہر جاؤن لوگون کو وصیت کردن اونپر بار نصیحت دہردن پس حسب فرمان واجب الاذعان صحابہ نے مشکین پانی کی مرتب کردین پانی سے بہردین آپکو طشت کلان مین بٹہلایا مشکون کا پانی جسم اطہر پر بہایا او سدم مرض نے کچہہ تخفیف پائی حضرت نے باہر تشریف ارزانی فرمائی آپنے بعد حمد خداوند احد اور بیان شہداء احد کے

فرمایا خوب جتلایا کہ انصار میرے دوست اور ہین غمخوار و مددگار ہین کہ اونہون نے میرے ساتھہ ہجرت
کی اور مجکو اپنے مکانون مین رکہکر اعانت کی اون کی نیکون کے ساتھہ نیکی کرنا اور بدون کی
بدی سے درگذر نا مگر حدود اللہ کا خیال رہے اون کے خلاف نہ کوئی حال رہے یہہ بات
بخوبی مانی جائے اور اس مین تاکید شدید جانی جائے جب انصار نے مرض کو بڑہتا پایا تو
اونکا دل نیاز منزل بہت گہبرایا وہ اپنے گہر دن مین آرام نہ پاتے تہے سراسیمگی سے
گرد مسجد نبوی گشت فرماتے تہے حضرت علی مرتضی اور فضل بن عباس نے جمعا لے حالات
انصار با صفات سے حضرت کو مطلع کیا اور یہہ صاف کہدیا کہ انصار ڈرتے ہین یہہ
بیان کرتے ہین کہ اگر آپ دنیا سے بسوئے عقبی انتقال فرمائینگے تو ضرور ہم لال ہونگے
اور آپ کے بعد جانے ہمارا کیا حال ہوگا کیسا اختلال ہوگا جناب پیغمبر یہہ سنکر کہڑے اور
اپنی جگہہ سے اوٹہے ایک ہاتہہ اپنا دوش ید اللہی پر اور دوسرا دوش فضل بن عباس
خیر خواہ پر رکہا راہ مین شورت اذیت کو چکہا عصابہ سر اقدس پر بستہ تہا ہر شخص دل شکستہ
تہا حضرت نے مسجد مین پہونچکر خطبہ پڑہا بعد حمد خدا و ثنائے کبریا سفارش ہاشمی سے مہاجرین
و انصار کا مرتبہ بڑہا در باب قریش بہی کچہہ کلام فرمائے بوجہ طویل ہونے کے بیان لکہنے
مین نہ آئے فضل بن عباس سے فرمایا لوگون کو سنا کہ ایام مرض مین آپ نے
سر مبارک پر عصابہ بند ہوا یا بلال سے فرمایا کہ لوگون کی خبر لے بہت جلد ندا دے کہ سب
مسجد مین آئین فراہم ہو جائین تا کہ وصیت کیجائے نصیحت دیجائے یہہ وصیت آخری ہے بلال خوشخصال نے
حسب ارشاد فیض بنیاد کے بازارون مین ندا دی محلون مین منادی کی مردمان خورد کلان
سنتے ہی آواز بلال خوش الحان بجانب مسجد دوڑے لوگون نے جلسے جوڑے
جب سب اشخاص مسجد مین آئے تو حضور بہی خود تشریف لائے آپ نے خطبہ بلیغ

ادا فرمایا لوگون کو سمجہایا کہ میری اجل قریب ہے اب جدائی نصیب ہے مین تم سے جدا ہوجاؤنگا
لقائے الہی پاؤنگا تم فراموشی کو راہ نہ دیجیو مجہکو اپنے دلون سے جدا نکیجیو اور آپنے یہہ بہی کہا
کہ کوئی پیغمبر دنیا مین ہمیشہ نہین رہا مین بہی یہان نرہونگا پہر تم سے کیا کہونگا اک روایت مین
آیا آپنے یہہ فرمایا کہ اے یاران باوفا واے دوستداران باصفا مین نے پیغمبری مین جہاد
کیا کفر کو برباد کیا دانت میرا ٹوٹا اوسوقت آرام مجہسے چہوٹا میرا رخسار پرُبہار خون سے رنگین ہوا
مین ابتلا مین حزین ہوا جاہلان قوم سے سختی پائی بہت تکلیف اوٹہائی مین نے گرسنگی مین
اپنے شکم پر پتہر باندہے سنگ برداری سے سوجہے میرے کاندہے لوگون نے یہہ
امر عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سب راست ہی بے کم وکاست ہے کہ آپنے راہ خدا مین صبر
فرمایا ہمکو راہ حق دکہلایا اللہ تعالے آپکو جزاء عطا فرمائے کہا کہ تمکو بہی خدا جزائے خیر دے میرے پروردگار نے یہہ بات
فرمائی ہے قسم کہائی ہے کہ ظالم کو نہ چہوڑا جائیگا سراوس کا توڑا جائیگا مین تمکو خدا کی قسم دیتا
ہون اور یہہ کہتا ہون کہ اگر مین نے ناحق کسیکو مارا ہے تو مجہکو یہہ گوارا ہے کہ اسوقت مجہسے
قصاص لے اور نہ مکافات ستم کی مہلت دے اگر مین نے کسیکا مال لیا ہے یا تصرف
بیجا کیا ہے تو وہ میرے پاس آئے حق اپنا مجہسے لیجائے کوئی یہہ خیال نہ کرے نہ اس
بات سے ڈرے کہ اگر قصاص لیا جائیگا تو نبی کو رنج دیا جائیگا رسول قادر سے عداوت
ہوگی آخر کو خجالت ہوگی میری طبیعت مین عداوت نہین مجہکو پسند شقاوت نہین جو میرا
دوست دلی ہے اور جسکو میری محبت ملی ہے وہ مجہسے قصاص لیگا یا حق اپنا چہوڑدیگا
تاکہ مین بحضور رب غفور پاک وصاف جاؤن کسی بات سے نہ شرماؤن پہر آپ منبر سے
اوترآئے توجہ بہ نماز بیشین لائے بعد نماز پہر منبر پر گئے وہی بات کہتے رہے اک شخص
بولا کہ اے مولا میرے تین درم آپ کے ذمہ واجب الادا ہین قابل العطا ہین آپ نے

فرمایا کہ اے بندۂ واہب العطایا مین تجھکو جھٹلاتا نہین قسم کہاتا ہون یہہ درم میرے ذمہ کہی نہین
اوس نے کہا کہ اے حبیب خدا ایسے ہین کہ آپنے مجھسے اک مسکین کو دلائے وہ مین نے
ابتک نہین پائے حضرت نے فضل بن عباس سے فرمایا کہ اس کے تین درم کا ادا کرنا
لازم آیا اسکو تین درم دیدو مجھکو برات لید وسیر امام اسمٰعیل خوارزمی اور روضۃ الاسلام
قاضی سدید الدین سرفتی مین مذکور ہے اور کتابون مین بہی مسطور ہے کہ وہان عکاشہ
بن محصن اسدی نے یہہ امر عرض کیا کہ یا نبی کبریا چونکہ آپنے زیادہ مبالغہ فرمایا اسلئے
مجھکو کہنا لازم آیا اگر مین نہین کہتا ہون تو گنہگار رہتا ہون آپ سفر تبوک مین ناقۂ عضبا
کو سنوارتے تھے اوسپر تازیانہ مارتے تھے کہ وہ تازیانہ میرے شانہ پر لگا مجھکو الم شدید
رہا چونکہ مین آپکو رضامند پاتا ہون اسلئے اب اوس کا قصاص چاہتا ہون حضرت نے
کہا اے عکاشہ جزاک اللہ خیر یہہ ہی مقصود میرا کہ تو نے اس خصومت کو قیامت پر چھوڑا
ہے دنیا مین قصاص ہوجانا بہت تھوڑا ہے آخرت مین قصاص سخت تر ہے کہ وہان
موجودگی انبیا و شہدا خوش سیر اور فرشتگان مقربان خالق اکبر ہے حضرت نے کہا
کہ وہ کون تازیانہ تھا عکاشہ نے کہا کہ اے رسول خدا وہ تازیانہ ممشوق تھا آلہ تعزیر مخلوق
تھا حضرت نے کہا کہ اے سلمان باوفا مجھکو قصاص قبول ہے وہ تازیانہ بخانۂ بتول بہر
فاطمہ کے گہر جاؤ اوسکو جلد لاؤ سلمان در حجرۂ سیدہ پر گئے وہان بہت حیران رہے پہر
نعرہ مارا اور پکارا کہ یا سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا باپ تمہارا تازیانۂ ممشوق طلب فرماتا ہے
حضرت فاطمہ نے کہا کہ اے سلمان باصفا مجھکو تعجب آتا ہے کہ میرے والد بزرگوار
بعارضہ تپ حار مبتلا ہین ضعف و نقاہت سے بے قابو دست و پا ہین نہ سوار ہونے کی
قوت پاتے ہین پہر کسلئے تازیانہ طلب فرماتے ہین سلمان نے بیان و تتمہ کب

فاطمہ کو سخت حادثہ دیا اور خاطر عاطر جناب سیدہ سے خروش بر آیا سلمان سے یہہ فرمایا کہ اوس
شخص سے کہو کہ میرے باپ پر جبر نہو رحم کرو خدا سے ڈرو الغرض سلمان تازیانہ لیکر مسجد
مین آئے صحابہ نے شور مچائے آپ نے فرمایا کہ اے عکاشہ تازیانہ آیا عکاشہ نے
تازیانہ اوٹہایا سبکو رولایا اکابر صحابہ مین سے ہراک نے کہا کہ بعوض ایک کے مجہپر دس تازیانہ لگا
حضرت نے کہا کہ اے احباب باوفا قصاص مجہپر واجب ہے تم پر تازیانون کا لگنا غیر مفید
و نامناسب ہے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام اور جناب حسین امام انام گریان و خروشان آکر
یہہ سامان دیکہکر گہبرائے شاہزادون نے فرمایا کہ جد بزرگوار کیون ستایا بجائے ایک تازیانہ کے
ہم سو سو تازیانے کہائینگے اپنے جد امجد کو بچائینگے حضرت کو صاحبزادون پر بہت پیار آیا اور
یہہ فرمایا کہ اے جانان جد واسطے خاصان احد تازیانہ مین نے مارا ہے قصاص مین نہ کوئی
تعلق تمہارا ہے پہر بحکم رسول خدا عکاشہ پہر قصاص اوٹہا اور یہہ کہنے لگا کہ بزمانہ ضربت تازیانہ
میرا کتف برہنہ تہا یا نبی اللہ آپ بہی کتف مبارک کو برہنہ فرمایئے پوری برابری پائیے
حضرت نے کتف اقدس کو لباس مقدس سے نکالا یعنی دراعہ حشمت کو دوش بار رفعت
پر ڈالا خروش ملائکہ اوٹہا دم ہوش صحابہ گہٹا اصحاب خروشان ہوئے احباب گریان ہوئے
جب عکاشہ کو مہر نبوت نظر آئی تو فوراً اوس کے دل مین خوشی بیشتر سمائی اوس نے
دوڑکر خاتم مشکین کو چوما اور فرط شادمانی مین زمین پر گہوما اور یہہ عرض کیا کہ یا نبی کبریا میرا
یہہ ہی مدعا تہا بلا قصاص مقصود مساس بعض اعضا تہا آپ کا ہی یہہ قول و قرار کہ من مس
جلدی لن تمسہ النار پہر حضرت ممبر سے اوتر آئے موعظہ آخری مین یہہ اور
پائے جب بیماری حضرت پر سخت طاری ہوئی تو عالم قدس سے یہہ صدا جاری ہوئی۔

اے جان کوئی رہتا نہین دنیا مین ہمیشہ	جاری ہے غریبی مین عجب موت کا پیشہ

اک روز جبریل آسے فرمان رب جلیل لائے کہ اے سید خداوند صمد تمکو سلام پہونچاتا ہے
اور یہہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین تو شفادون ورنہ بہ ممات غرق دریائے مغفرت
کرون آپ نے کہا کہ مین ہون سپرد خدا جو اوسکو خوش آئے سو فرمائے فان شاء
احیانی وان شاء اماتنی مین جو بہتر پائے۔

گھبرا مرنا چاہے یا سیر جینا بہائے		ہر حال مین الٰہی راضی ہون بارضا ہون
کس سے کہون حکایت مجھکو نہین شکایت		جو چاہے کر تو شاہا بندہ تو مین ترا ہون

ہر روز بلال خوش خصال اوقات صلوٰۃ سے سرور کائنات کو خبردار کرتے تھے حضرت
تکالیف آزار بہرتے تھے جب حضرت مرض مین طاقت نہ پا سکے باہر نہ جا سکے تو
بلال نیک فال در حجرہ پر حاضر آسے الصلوٰۃ یا رسول اللہ زبان پر لائے حضرت سے
فرمایا پیام نماز پایا بلال باکمال کو کچھہ توقف رہا پہر الصلوٰۃ یا رسول اللہ کہا خواجہ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے انور کو ردائے اطہر سے نکالا ہوگیا اوجالا آپ نے وقت
نماز کی خبر پائی اور دعائے رحمت بحق بلال حسرت مآل فرمائی پہر بلال پُرملال نے
تامل کیا بعدہٗ الصلوٰۃ یا رسول اللہ کا نعرہ دیا حضرت اوسوقت غش مین تھے سختی
مرض کی کشمکش مین تھے جب جواب نپایا تو دل بلال پُر اختلال بہت گھبرایا آہ سرد
دل پُردرد سے نکالی مسجد مین جا کر جائے حضرت دیکھی خالی بلال پریشان حال کو
ہوش نرہا واغوثاہ والانقطاع رجاہ والانکسار ظہراہ کہا
بلال باندوہ ملال فریاد کرتے تھے اور یہہ کہکر دم سرد بہرتے تھے کہ کیا خوب
بات تھی کہ میری مان مجھکو نہ جنتی اگر مین پیدا ہوتا تو خدا مجھکو پہلے کہوتا جو مرجاتا
تو یہہ حال حبیب ذوالجلال میرے دیکھنے مین نہ آتا۔

اے فلک ہوتی ہے یہہ کیسی جفا	یار سے اپنے مین ہوتا ہون جدا
اب تو سامانِ فراقِ یار ہے	اشکباران دیدۂ خونبار ہے
مین خیالِ ہجر مین ہون غمگسار	اب کہان جاؤن نہین جائے فرار
کیا ہو برگشتہ ہمارا بخت سے	فرقت جانان نہایت سخت ہے
تلخ ہے بیچارگی مین زندگی	بندگی ہے بندگی ہے بندگی

المدعا حب ارشاد رسول خدا ابوبکر نے نماز پڑہائی اور کئی مرتبہ نوبت نماز پڑہانیکی آئی جب صدیق اکبر محراب پر نظر فرماتے تھے اور وہان جناب رسالت مآب کو نہ پاتے تھے تو اونکی عجیب حالت ہو جاتی تھی روح قالب مین گھبراتی تھی گریان ہوتے تھے بے پایان روتے تھے اصحاب کو جوشِ غم آتے تھے احباب خروشِ الم اوٹھاتے تھے زبان پر آہ و فغان تھی یاران مین نہ تاب و توان تھی۔

جب خم ابروئے دلدار ذرا یاد آیا	طاق محراب وہین بر سر فریاد آیا

روایت صحیح مین آیا کہ حضرت نے بہنگام وفات یہہ فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت اور لونڈی اور غلامون کی رعایت کرو تم اس سے تاکید نماز اور رمز یا حتیاط کنیزکان وغلامان کی متحقق ہے اور یہہ مصدق ہے کہ نماز مین غفلت کا کرنا برا ہے اور عمل اذیت کنیزکان وغلامان ناروا ہے بعض مسلمانان نماز سے غافل رہتے ہین اور لونڈی غلامون کو ناسزا کہتے ہین اور بعض امور ضروریہ نماز کو بجا نہین لاتے اور ارکان نماز کی رعایت نہین فرماتے خصوص بعد رکوع کہڑے نہین ہوتے اور مابین ہر دو سجدہ بیٹہکر نقص نماز کو نہین کہوتے نماز نادرست ہو جاتی ہی عدم و وجود مین برابر کہلاتی ہے

حضرت عائیشہ فرماتی ہین کہ صفات مسواک یون بیان مین آتی ہین کہ وفات سرور کائنات سے کچھ
پیشتر عبدالرحمن بن ابی بکر خدمت خاتم الرسالت مین آسے اور ایک مسواک اپنے ساتھ لائے
حضرت نے مسواک پر نظر فرمائی میرے خیال مین یہہ بات آئی کہ آپ کو اوصاف مسواک
بہاتے ہین شاید حضرت مسواک کرنی چاہتے ہین مین نے یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا
مسواک موجود ہے آپنے کہا کہ میرا یہہ ہی مقصود ہے مین نے مسواک عبدالرحمن سے
لیکر اپنے دانتون سے چبائی جب وہ نرم ہائی تو حضرت کو دی آپنے وہ مسواک کی مین
یہہ فخر پایا کہ قادر مطلق نے آخر عمر مین بھی لعاب دہن سیراب دہان مبارک خیر الورا سے
ملایا یہہ بڑی تعریف مسواک کی پائی کہ آپنے بوقت مرگ بھی اپنے دانتون پر پہرائی حدیث
مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ اک رکعت مسواک ستر رکعت بے مسواک کی برابر
ہے یہہ بیان ملا علی قاری حسب تجربہ مشائخان خاصان باری معتبر سراسر ہے کہ بہ
التزام مسواک ہنگام ہلاک کلمہ شہادت زبان باسعادت پر جاری ہوگا افیونی نشہ
افیون مین کلمہ شہادت کے پڑہنے سے عاری ہوگا مورخین کہتے ہین کہ اس بیان
سے دل مومنین حزین رہتے ہین کہ جب عزرائیل بحکم رب جلیل در حضرت پر بصورت
اعرابی آئے اور عالم پر حسرت پر خرابی لائے تو اونہون نے اجازت چاہی حضرت
فاطمہ علیہ التحیۃ نے ممانعت فرمائی حضرت نے کہا کہ اے فاطمہ زہرا اسکو تم جانتی ہو کچھ پہچانتی
ہو حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا ہم اس سے ناواقف و بے خبر ہین خدا و رسول
خدا دانا تر ہین حضرت خیر الانام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ ایسا باصفات آیا کہ شکنندہ
لذات و قطع کنندہ مرادات ہے تفرقہ انداز جماعات و طرفہ شہباز ممات ہے یتیم
کنندۂ فرزندان ہے بیوہ کنندہ زنان ہے بلا کلید در کشا ہے بلے حربہ جان ربا ہے

یہہ ملک الموت ہے اب میری نوبت فوت ہے اسکو پوچہنے کی کسی سے حاجت نہین
اور اجازت لینے کو اسکی عادت نہین یہہ پاس ادب ہی اسلیئے اجازت طلب ہوا اسکو
آنے دو منع نکرو پس عزرائیل بحضور رسول جلیل آئے السلام علیک ایہا النبی
زبان پر لائے اور یہہ کہا کہ اے خیر الورا اللہ تعالےٰ نے تمکو سلام پہونچاتا ہے اور یہہ ارشاد
فرماتا ہے کہ بلا اذن قبض روح نہوا اے حضرت مجھکو اجازت دو حضرت نے فرمایا کہ میرا بہائی
جبریل پیک ملک الجلیل نہین آیا اوسکے آنے تک مہلت دو پہر اپنا کار منصبی بعجلت کرو ملک الموت
نے کہا کہ بخدا مین آپ کا تابعدار ہون آپکی رضامندی کا خواستگار ہون پہر احکام احکم الحاکمین اور
اوامر رب العالمین نفاذ پذیر ہوئے عالم لاہوت کے مافی الضمیر ہوئے کہ فرشتگان جوامع ملکوت
اور سکان صوامع جبروت صف بصف استادہ ہون اور ارواح انبیا و اصفیا بہر تعظیم
روح سید الورا آمادہ ہون رضوان جنات کو آراستگی دے اور ہر حور العین بازیب و زین آراستگی پر
ہے مالک آتش دوزخ کو بجہا دے منادی یہہ ندا دے کہ روح محمدی سرمایہ سرمدی آتی ہی
جلوہ گری لاتی ہے فوراً روح الامین بحضور سید مرسلین آئے مراسم تسلیم بجالائے حضرت نے
بسبیل شکایت نہ بطریق حکایت فرمایا کہ اے بہائی اسوقت مین تمکو میری تنہائی کا
کچھہ خیال نہ آیا حضرت جبریل نے کہا کہ اے رسول خدا مین تمہارے کام مین مشغول تہا
میرا عذر غیر حاضری مقبول تہا اے حضرت منجانب رب العزت آپکو بشارت ہی آپنے کہا
کہ اے دوست بیان کر اوسکی کیا بشارت ہے حضرت جبریل نہایت ادب سے
بولے اور ان النیران قد اخمدت والجنان قد زخرفت والحور العین
قد تزینت والملائکۃ قد صفت لقدوم روحک کے عقدے کہولے
حضرت نے کہا کہ اے برادر باوفا یہہ بشارتین بہت خوب ہین مگر جو امور مجھکو

مطلوب ہین اون کے مژدے سناؤ اور میرے دل مضطر و غمگین کو تسکین دلاؤ
حضرت جبریل نے کہا کہ جنت الماوٰ انبیا اور اونکی امم اوسکے واسطے وقت تک حاصل
ہوگی جب تک تم او تمہاری اُمت عالی ہمم اوس مین داخل ہوگی حضرت نے فرمایا
مین نے ابہی تک اطمینان نہین پایا اگر اس سے زیادہ اور مژدہ بطریق کافی اور
بطور وافی ہو تو اوسکو بیان کرو تاکہ میری ملالت کی بشارت سے تلافی ہو پھر سے یہہ
مژدہ دیا کہ یا نبی کبریا الفردائے قیامت تاج شفاعت بر سر حضور ہوگا اور منشور
وافر السرور قبول بدست حضور ہوگا پھر نبی نے یہہ بات کہی کہ ای سفیر وحی الہی بشارت
دو کہ جس سے میرے دل پر ملال و خاطر کثیر الاختلال کو بشاشت ہو جبریل نے کہا کہ
اے حبیب خدا تمکو کیا غم ہے اور کیسا الم ہے کہ ہر چند مین نے آپکو بشارتین
سنائین مگر تاہم غموم و ہموم کی شکایتین پائین حضرت نے بغایت شفقت کہا
کہ ہمیشہ مجھکو اندیشہ امت رہا اب یہہ مقتضائے تودد ہے کہ مجھکو اوسکا زیادہ تر تردد ہی
دیکھیئے بعد میرے اوس کا کیا حال ہوگا شاید ہر حال اوسکو وبال ہوگا دنیائے فانی
مین اسرار قرآنی کا کون اظہار کریگا ہر روضہ دار ماہ مبارک رمضان مین بلا میری
کیونکر روزہ افطار کریگا حاجیان بیت الحرام منا مین کیسے بہزار آلام جاینگے عقبیٰ
مین کردار امت گنہگار کیا کیا انجام پائینگے روح الامین نے رحمت للعالمین سے
عرض کیا کہ یا سید المرسلین خاتم النبیین امروز حضرت رب العزت نے تمہاری امت کو
اپنی پناہ و حفاظت مین لیا اور خالق اکبر بروز محشر بخاطر حضور آپ کی اُمت پر قصور
کی ایسی بخشش فرمائیگا کہ جس سے آپ کا دل باصفا راضی و خوش ہو جائیگا حضرت
نے فرمایا کہ یا اخی اب میرے دل نیاز منزل نے بخوبی اطمینان پایا پھر آپ نے

ملک الموت سے کہا کہ اب کوئی سبب توقف نہ تھا جس امر پر مامور ہوا اوسکو انجام ضرور دو ملک الموت بہت ملول ہوئے قبض روح اقدس رسول مقدس مین مشغول ہوئے اگرچہ حضرت پر بظاہر تکلیف نزع سخت تھی مگر وہ حقیقت مین آپکو نہ کرخت تھی آپ لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات فرماتی تھی بنی کوئی حرف شکایت زبان فیض ترجمان پر نہ لاتے تھے حضرت نے اوسی حالت مین اپنے دست حق پرست کو بجانب سقف خانہ اوٹھایا یا الرفیق الاعلی فرمایا بقول مشہور بارہوین ربیع الاول بروز دوشنبہ دوپہر ڈہلے بعالم وصال ارتحال حضور ہوا انتقال رسول ایزد متعال سے ہر دل رنجور ہوا روح الامین نے روح مطہرہ سرور کو اعلی علیین مین پہونچایا وا محمداہ یارسول رب العالمین اونکی زبان پر آیا حضرت علی مرتضی نے یہہ بات بیان فرمائی کہ آسمان سے صدائے وا محمداہ میرے کان مین آئی اور جو کیفیت حسرت و سوز و حیرت غم اندوز اور نوعیت نالہ و بکا اور اندوہ و غم آل اطہار و اصحاب کبار پر طاری ہوئی زبان او سکے بیان سے عاری ہوئی نہ تحریر و تشریح مین آسکتی ہے نہ اس مختصر مین سما سکتی ہے خصوص حضرت فاطمہ اطہر اہلبیت نبوت مین بادل مضطر عجب حالت مین تہین گویا وہ خود اپنی موت کی نظارت مین تہین ہر دم یا ابتاہ کہتی تہین ہر وقت روتی رہتی تہین تا حیات خود کبہی تبسم نفرمایا آخر بعد چھہ مہینے کے پیام اجل آ رہا حضرت کی فرقت مین وفات پائی جنت مین خدمت پدر عالی مرتبت سے اونکو مسرت آئی پس حسب وصیت غسل میت حضرت کو دیا اور اہتمام تکفین و تدفین خیر الانام حسب وصیت کیا اور نماز بحکم رسول با اعجاز فرداً فرداً خلقت نے پڑہی بعدم محرومی اس شرف مقسومی سے ہر اک کی عزت بڑہی ابو طلحہ قبر بغلی کہود کر محزون ہوئی حضرت حجرہ شریف عائشہ صدیقہ مین مدفون ہوئے ملائکہ سے لے خاتم الرسالت کی صحابہ

سے تعزیت کی اور اہل بیت سے ماتم پرسی ہین رحمت لی رحلت حضرت امت کو مصیبت ہے اس مصیبت مین رونا باعث مغفرت ہے اکابر صحابہ مین سے اک صحابی نے فرمایا کہ اس غم مین جس چشم نم نے آنسو بہایا اوس مین نور بھر جائیگا نہ دوزخ نظر آئیگا نہ اس الم مین تمام مردمان آفاق مصروف بکا ہین بلکہ اس مصیبت مین زمین و آسمان شمس و قمر شجر و حجر بہال و نباتات جبال و جمادات و حوش و طیور سباع و سمور سمک و سماک اور جمیع غمناک مبتلا ہتے۔

وا دریغا سید عالم کی رحلت ہوگئی	رحلت سرور سے برپا اک قیامت ہوگئی
ذات احمدؐ ہی نشان شان حیّ لایموت	انتقال ظاہری سی سب کو حیرت ہوگئی
ہی وفات مصطفےٰ سی حسرت درد و الم	گریہ تر حیلِ پیغمبر مصیبت ہوگئی
اب قیام صبر عالم مین نہین آتا نظر	رخصت شہ سی شکیبائی بہی رخصت ہوگئی
ہم غم و رنج و عنا و حزن مین ہین مبتلا	کاہش ہجر نبی مین کیسی کلفت ہوگئی
ماتم سرور مین ہم رہتی ہین مصروف بکا	نالہ و آہ و فغان کی ہم کو عادت ہوگئی

لکھتے ہی حال وفات سید الثقلین سے
کیا کہون ثاقب عجب تر دل کی حالت ہوگئی

عظم اللہ اجورنا بمصائبنا بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا شفاعتہ الکبریٰ وادخلنا تحت لوائہ الاعظم۔

اس کتاب مستند کا خاتمہ بالخیر ہے
اس لئی اس خاتمہ مین کچھ بیان محصور ہے

جناب رسالت مآب تمام کائنات مین اعلےٰ ہین جمیع مراتب عالی درجات مین بالا ہین
محبوب ذات الٰہی ہین منسوب برسالت پناہی ہین مخصوص بوجاہت والا ہین منصوص
بشفاعت کبرا ہین کتب احادیث سے ثابت ہے نہ اس مین کسی حجت کی حاجت ہے
کہ یوم قیامت بوجہ درازی روز پر وحشت کے آفت ہوگی اور بسبب تمازت
آفتاب پر تاب کے گرمی کی شدت ہوگی لوگون کو بقدر اعمال پسینہ آئیگا۔
کوئی زانو تک کوئی تا بسینہ پائیگا کفار سر سے پانؤ تک عرق مین غرق ہون گے اور اوسکی
سوزش سے بیتاب بلا فرق ہونگے تکلیفات سخت ہونگی آفات نصیب بدبخت
ہون گی خدا کا اوسوقت غضب ہوگا اوس غضب سے لوگون کو تعب ہوگا۔
لوگ عاجز آئینگے بہت گھبرائینگے ناچار ہوکر پاس حضرت آدم ابو البشر کے جائینگے
اور یہہ باتین سنائینگے کہ قادر مطلق نے تمکو اپنے دست قدرت سے بنایا مرتبہ
نبوت عطا فرمایا آپ ہمارے باپ ہین دردمند ہمارے آپ ہین آپ ہماری
شفاعت فرمائین تاکہ ہم اس مصیبت سے نجات پائین حضرت آدم شرمائین گے
لست لہا کہہ فرمائینگے حیران رہینگے یہہ باتین کہینگے کہ آج غفار قہار ہے غضبناک
بسیار ہے مین نے جنت مین خلاف حکم رب العزت گیہون کھایا ہے عتاب
پایا ہے مین جراءت نہین کرسکتا ہون ہیبت رب العالمین سے ڈرتا ہون
حضرت آدم ذی فتوح حضرت نوح کو اور حضرت نوح حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم حضرت
موسیٰ کلیم کو اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ کو بتلائینگے سب لوگ ہر ایک کے پاس
جائینگے یہہ پیغمبران لست لہا کہہ فرمائینگے اور اپنے اپنے عذرات پیش لائینگے
حضرت نوح ڈرینگے یہہ کلام کرینگے کہ مین نے بلا مرضی خدا اپنے بیٹے کے لئے

ڈوبنے سے بچنے کی دعا کی مین نہین ہون لائق شفاعت کبریٰ کی حضرت ابراھیم خوف
کہائینگے یہہ فرمائینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین بار جہوٹ بولا ہے اب خاموش رہنا اولیٰ
ہے تین باتین حضرت ابراہیم کی بظاہر دروغ تہین مگر حقیقت مین وہ نہ دروغ بے
فروغ تہین اول یہہ کہ کفار میلے کو جاتے ہتے اور حضرت خلیل رب جلیل اون بتون کے
ساتہہ جانے سے گہبراتے تہے اونہون نے ستارون پر نظر فرمائی اور اپنے بیمار
ہونے کی خبر جتلائی کفار معتقد نجوم ہتے اونکو حالات نجوم معلوم ہتے کافرون نے
یہہ سمجہا کہ ابراہیم نے ستارے دیکہکر اپنا حال کہا لہذا مرض کا یقین کیا اون کو ساتہہ
نہ لیا دوسرے یہہ کہ کفار میلے کو گئے حضرت ابراہیم تنہا رہے اونہون نے بتون کو
تبر سے توڑا پہر چہوڑا تبر اک بت کے کاندہے پر رکہدیا کافرون نے آکر سب حال
دریافت کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرے دیکہنے مین یہہ آیا کہ اس بت کلان نے
بتون کو توڑا ہے کسی کو نہ چہوڑا ہے ان بتون سے پوچہا جائے تاکہ تمکو یقین آئے یہ
ارشاد خلیل بہر دلیل تہا نہ لغرض قال وقیل تہا کافرون نے کہا کہ اے مرد خدا
بتون کو حس وحرکت نہین ایسی حرکت کی اون کو قدرت نہین وہ ایسا کام نہین
کر سکتے ہم اون پر الزام نہین دہر سکتے جب ایسا ظہور مین آیا تو حضرت ابراہیم نے
اون کو بہت شرمایا تیسرے یہہ کہ جب حضرت ابراہیم بہ ہجرت وطن قدیم مصر مین
آئے تو وہان کے حالات ابتر پائے بادشاہ وہان کا ظالم تہا اوس کے ظلم کا
نہ کوئی مزاحم تہا وہ غیر عورت کو چہین لیتا تہا اور اوس کے شوہر کو مار دیتا تہا بی بی
سارا حضرت ابراہیم اپنے شوہر کے ہمراہ تہین نہایت حسین وعالیجاہ تہین جب
لوگون نے دریافت کیا تو حضرت ابراہیم نے اون کو اپنی بہن بتلا دیا بااعتبار

دینی یہہ کلام بیجا تہا اوس مین الزام ذرا نہ تہا چونکہ مرتبہ انبیا علیہم الثنا کا برتر ہے تو اونکو علے قدر مراتب خدا کا ڈر ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتھہ سے قتل ایک قبطی کا وقوع مین آیا مین خدا سے ڈرتا ہون اس لیئے عذر شفاعت کرتا ہون حضرت عیسیٰ علیہ الثنا نے کہا کہ اے بندگان خدا نصاریٰ نے بعد میرے مجھکو معبود ٹھیرایا اور ابن الله مجکو بنایا اگرچہ اونہون مجھکو طیش آئے مگر دیکھیے کیا معاملہ پیش آئے مین اس آفت و بلا مین ہون حالتِ خوف و رجا مین ہون شفاعت سے معذور رہون طبیعت سے مجبور ہون اب مین تمکو مصلحتاً یہہ سمجھاتا ہون یہہ باتین بتلاتا ہون کہ تم جملہ اشخاص بالاختصاص شفیع المذنبین رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلوات الله علیہ کے پاس جاؤ تا کہ اس عذاب سے نجات پاؤ خدا نے اون کو بخشا ہے اونکو نہ کوئی خدشہ ہے وہ ضرور تمہاری شفاعت کرینگے تمہارے حال پر عنایت کرینگے چنانچہ بلاکشان قیامت آپ سے خواستگاران شفاعت ہونگے حضرت مستعد مرحمت و حمایت ہونگے آپ انا لہا فرمائینگے اور یہہ مضمون کہتے ہوئے سجدہ مین جائینگے۔

فضل فرما اے کریم کارساز	رحم فرما اے رحیم بے نیاز
کیجیئے بندہ نوازی کیجیئے	مین ترا بندہ ہون اے بندہ نواز

حضرت سجدہ مین حمد الٰہی بجا لائینگے اور سپاس نامتناہی ادا فرمائینگے الله جل جلالہ عم نوالہ یا محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع فرمائیگا مقصد شفاعت بعنایت رب العزت بر آئیگا سبحان الله عجب مرتبہ خیر الورا ہے کہ اون کی مانند نہ کہین دوسرا ہے بروز محشر اولو العزم پیغمبر بہیبت جلال

قادر ذوالجلال تہر تہرائینگے اور دہشت قیامت سے باوجہ کمال گھبرائینگے اور ہمارے
حضرت فخر رسالت بہ کشادہ پیشانی باامید افضال سبحانی بحضور رب غفور حاضر ہوکر اپنی
امت پُر معصیت کو اللہ جل شانہ سے بہرحال بخشوائینگے اور گنہگاران امت کو دوزخ
پُر آفت سے نکال لائینگے بہ یوم نشور ہمراز محبوبیت حضور کہلجائینگے اور اسباب
خصوصیت جناب تلجائینگے سب انبیا علیہم الثنا نفسی نفسی کہینگے اور سید الورا
محمد مصطفےٰ امتی امتی کہتے رہینگے اللھم صل علی الرسول الکریم بالمومنین
رؤف الرحیم حضرت کئی بار سجدہ مین آکر محامد الٰہی فرمائینگے جب پروردگار سے
درخواست بخشش امت گنہگار بار بار ہوگی اور زیادہ تر التجائے پیغمبر بالاصرار ہوگی
تو غفار بخاطر سید ابرار کہیگا کہ جس کے دل مین اک ذرہ ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نرہیگا
جو دین مسلمانان پر ہوگا اور جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا وہ نہ رحمت خدا نہ شفاعت مصطفےٰ
مین شامل ہوگا ہر اہل ایمان برحمت ایزد منان اور بشفاعت محمد ذیشان بہشت مین
داخل ہوگا سبحان اللہ عجب ذات بابرکات خیر الورا ہے کہ مثل اونکی نہ کوئی دوسرا ہی
اللہ تعالےٰ جل علاء نے جیسے اپنے فضل عمیم سے نبی کریم علیہ التسلیم کو بمناصب باہرہ و بمناقب متکاثرہ
فاضلترین مُرسلین کیا ویسے ہی اولیائے کرام امت خیر الانام کو سوائے انبیا علیہم الصلوٰۃ
کے تمامی مخلوقات سے زیادہ تر مرتبہ دیا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
اولیا اللہ سے مراد ہے کہ اونکو علم ظاہری و باطنی کی استعداد ہے اور بمصداق۔
یحبھم ویحبونہ اولیائے عظام طالب و مطلوب خالق ذوالاکرام مین
فاضل و کامل معظم و محترم کریم و علیم شجاع و خلیق سخی و رفیق بعد انبیائے علیہم السلام
ہاین چونکہ ذکر اولیا گویا ذکر خاتم الانبیا ہے اور عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ صاحب

النبوت نے کہا ہے اسلیئے یہان مختصر بیان خلفائے راشدین وائمہ طاہرین ہے اور تذکرہ سید العارفین یعنی حضرت محی الدین ہے خلیفۂ اول حضرت ابو بکرؓ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ علیہم الرضوان خلیفہ چہارم وامام اول حضرت علی مرتضیٰ خلیفۂ پنجم وامام دوم حضرت حسن مجتبیٰ امام سیوم حسین شہید کربلا امام چہارم حضرت زین العابدین ذو العلےٰ امام پنجم حضرت محمدؑ باقر باحکمت وضیا امام ششم حضرت جعفر صادق باصدق وصفا امام ہفتم حضرت موسی کاظم بارتضا امام ہشتم حضرت موسیٰ رضیٰ امام نہم حضرت محمد تقی جواد باسخا امام دہم حضرت محمد نقی ہادی وباذکا امام یازدہم حضرت حسن عسکری رہنما امام دوازدہم حضرت محمد باہندا علیہم السلام ہین افضل ترین امام ہین۔

کنیت خلیفۂ اول افضل البشر بعد الانبیا ابو بکرؓ لقب صدیق اکبر وعتیق نام عبد اللہ و والا جاہ بن ابی قحافہ ذی وقار ہین نسب ہین عالی تبار ہین مرہ جد ہفتم رسول اللہ ہین جد ششم صدیق عالیجاہ ہین ولادت والا مرتبت واقعہ فیل سے بعد دو سال چار ماہ کے اختیار ہین آئی اور مدت خلافت بقدر دو سال سہ ماہ کے شمار ہین آئی عمر شریف تریسٹھ یا پینسٹھ برس کی جامع ہوئی رحلت ابو بکرؓ بروایت معتبر تیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری ہین لشب سہ شنبہ واقع ہوئی ابو بکر رفیق پیغمبر تھے نعم القادر اللہ نقوش نگین صدیق اکبر تھے عجب مراتب قرب اجازت مشہون ہوئے کہ ابو بکر قریب پہلوئے پیغمبر مدفون ہوئے۔

کنیت خلیفہ دوم ابو حفص لقب فاروق اعظم نام عمرؓ و نیک سیر ابن الخطاب ہین

معدلت انتساب ہین کعب جد ہشتم سید الورا ہین چہارم ہاشم عم جد ہین واقعہ
فیل سے تیرہوین سال اونکی ولادت ہوئی خلافت محرم اور وفات اٹھائیسوین
ذیحجہ ۲۳ہجری مین لشب یکشنبہ اونکی شہادت ہوئی عمر شریف ترسٹھ
سال کی تہی خلافت دہ سالہ عمر با اقبال کی تہی ہر کو فرزند اونکو شوق تہا کفا بالموت واعظا یا عمر
نقش نگین شد زمین تہا قبر عمرؓ خوش ہیر کنار صدیق اکبر ہے یہ خوب نظم خاقانی
سخنور ہے۔

بینی حرم محمدی را	جولانگہہ ستر سرمدی را
جوزا بکنار شمس خفتہ	پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ
چون یک الف و دو لام اللہ	ہر سہ شدہ ہم نہاد و ہمراہ

کنیت خلیفہ سوم ابو عمر یا ابو لیلی یا ابو عبد اللہ لقب ذو النورین نام عثمان و ابن عفان
ہین عبد مناف جد چہارم سید المرسلان جد پنجم عثمان جامع القرآن ہین ولادت
حضرت عثمان بعد انقضائے شش سال عام الفیل ہوئی خلافت گیارہ سال گیارہ ماہ
اٹہارہ یوم تک نصیب عثمان جلیل ہوئی جبکہ ناگہان حملے اوباشان مدینہ کے شدید ہوئے تو
حضرت عثمان تیرہوین یا اٹہارہوین ذیحجہ ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین بروز جمعہ شہید ہوئے
عمر شریف اٹہاسی سال کی تہی لنصرن اللہ عبارت نقش نگین عثمان باکمال کی تہی
بقیع مین مرقد عثمان ہے عثمان بہشت مین رفیق محمد عالیشان ہے۔
کنیت خلیفہ چہارم و امام اول ابو الحسن و ابو تراب لقب مرتضی و اسد اللہ
نام علی علی ولی ابن ابی طالب ہین برادر عم زاد رسول غالب ہین ولادت باسعادت
اندرون کعبہ معظمہ بروز جمعہ تیرہوین ماہ رجب مین واقعہ فیل سے تیسوین سال

ہوئی اور شہادت شاہ ولایت اکیسوین رمضان سنہ ہجری مین لشب دوشنبہ
بہشت پر ملال ہوئی ایام خلافت حیدر کرار صفدر جرار کے پانچ برس تین ماہ مین ہوئے
عالم پناہ نہایت عالیجاہ مین نجف اشرف مین روضۂ اقدس ہے مدت عمر شریف تریسٹھ
یا پینسٹھ برس ہے امیر الملك لله نقش نگین حضرت علی تہا افتخار عالم علیؑ ولی تہا۔

کنیت خلیفہ پنجم و امام دوم ابو محمد لقب نقی سید نام وہ امام زمن ابن مرتضی ہین نواسہ
رسول خدا ہین نیمہ رمضان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے آثار مشابہت فخر رسالت
سر سے سینہ تک ہویدا ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۵۰ ہجری مین زہر ہلاہل سے شہادت
پائی اون کو اپنی خاتون واژون بخت کی بیدردی و بیرحمی پر حیرت آئی تعداد سن شریف
اڑتالیس سال ہے بقیع مین قبر امام با عز و جلال ہے زمانہ خلافت چھ ماہ رہا پہر اونکو سلطنت
مملکت سے اکراہ رہا۔

کنیت امام سوم ابو عبد اللہ لقب شہید و سید نام حسین وہ امام المشرقین ابن علی
ہین ابو الائمہ سبط نبی ہین تولد شریف پانچوین شعبان سنہ ۴ ہجری مین بروز سہ شنبہ
ظہور پذیر ہوا خوش ہر صغیر و کبیر ہوا [illegible] قدر ہوئی کہ چھ مہینے مین ولادت حضرت
شبیر ہوئی مورخین نے کہا کہ سوائے امام حسین خیر الوریٰ و یحیی ابن زکریا کے
کوئی طفل زائیدہ شش ماہہ کبھی زندہ نہ رہا بروز جمعۂ عاشورہ بوقت نماز جمعہ
سنہ ۶۱ ہجری مین سید الشہدا نے کربلا مین بحالت تشنگی پر آفت شربت
شہادت پیا سخت ظلم و ستم گروہ اظلم نے امام محتشم پر کیا بیوم شہادت
سرور بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تہا کہ جسکے نیچے خون تازہ نہ تہا آسمان سے
برسنا خون کا بہہ ثبوت تعزیت تواریخ معتبر مین شاہد ہے ہونا سن مبارک کا

ستاون برس پانچ مہینے کتب سیر مین) وارد ہے مزار شریف کربلا مین ہے غم حسین
باشور و شین ارض و سما مین ہے۔

کنیت امام چہارم ابو محمد و ابو الحسن لقب سجاد و زین العابدین نام علی وہ ابن حسین بن علی
ولی قبلۂ کونین ہین امام الثقلین ہین حضرت زین العابدین سید الساجدین سنہ ۳۷ یا ۳۸
ہجری مین تولد ہوئے صاحب تفقد ہوئے عمر شریف اکسٹھ ۶۱ یا باسٹھ ۶۲ برس
کی تہی عجب شان مقدس جناب اقدس کی تہی اٹھارہوین محرم سنہ ۹۴ یا ۹۵ ہجری مین
بوقت شب وفات پائی قریب قبر حضرت امام حسن علیہ السلام نوبت تدفین
باصفات آئی۔

کنیت امام پنجم ابو جعفر لقب باقر نام محمد وہ خاصہ احد ابن علی بن حسین ہین فخر دارین
ہین ولادت باکرامت قبل شہادت امیر المومنین حسین تیسری صفر سنہ ۵۷
ہجری مین بروز جمعہ ہوئی اور مدت عمر شریف اٹھاون ۵۸ یا تریسٹھ ۶۳ اور بقول واقدی
بہتر ۷۲ سال کی بشان معظمہ ہوئی اور وفات امام کائنات سنہ ۱۱۴ یا ۱۱۹ ہجری مین وقوع
مین آئی لوگون کو غموم ہموم مجموع مین لائی بقیع مین قبر امام خوش نہاد قریب قبر حضرت
سجاد ہے یہہ قربت فرزند پاک نژاد باعث فرحت روح زین العابدین ہے

کنیت امام ششم ابو عبد اللہ یا ابو اسمعیل لقب صادق جعفر نام وہ امام انام ابن محمد
بن علی بن حسین بن علی مرتضی ہین سرور دوسرا ہین ولادت باعظمت سترہوین ۱۷
ربیع الاول سنہ ۸۰ یا ۸۳ ہجری مین بروز دوشنبہ مدینہ مین ہوئی اور مدت عمر شریف
اڑسٹھ ۶۸ بقولے پینسٹھ ۶۵ سال بہت عمدہ قرینہ مین ہوئی امام ہمام نے ۱۵ رجب
سنہ ۱۴۸ ہجری مین بیوم دوشنبہ رحلت فرمائی گنبد مدفن ہائے والا مقام یعنی

حضرت امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن علیہم السلام واقع بقیع مین آسودگی پائی ۔

کنیت امام ہفتم ابو الحسن و ابو ابراہیم لقب کاظم نام موسیٰ وہ امام باصفا ابن جعفر صادق ہین لایق وفایق ہین ساتوین صفر سنہ ۱۲۸ ہجری مین بمقام ابواجو مابین مکہ و مدینہ کے ہے اور وہ مشہور بہ آبادی دیر مدینہ کے ہے حضرت با مرتبت متولد ہوئے لوگ اونکے معتقد ہوئے تعداد عمر شریف امام خوش خصال چون یا پچپن سال ششم بقولے ہفتم بقولے نصف رجب سنہ ۱۸۳ ہجری مین بہ تکالیف شدید حبس ہارون الرشید مین انتقال فرمایا جنت مین آرام بالاستقلال پایا تربت شریف مقبرہ قریش واقع بغداد مین ہے فیضان مزار مثل فیضان حیات امام باوقار از دیاد مین ہے ۔

کنیت امام ہشتم ابو الحسن ہے یہہ کنیت خود عطیہ حضرت موسیٰ کاظم امام زمن ہے لقب رضا نام علی وہ ولی ابن موسیٰ بن جعفر ہین اوصاف اون کے وافر ہین ولادت صاحب الامامت گیارہوین ربیع الآخر سنہ ۱۵۳ ہجری مین بروز پنجشنبہ ظہور مین آئی اور عمر شریف اونچاس برس کی قول جمہور مین ہائی اکیسوین یا اونتیسوین رمضان سنہ ۲۰۳ ہجری مین بیوم جمعہ موضع سناباد نواح نوقان مین وفات ہوئی اور قبہ ہارون الرشید واقع سرائے حمید بن القحطبہ الطائی مین تدفین امام بابرکات ہوئی ۔

کنیت امام نہم ابو جعفر اور نیز ابو جعفر ثانی لقب تقی و جواد نام محمد وہ سبط احمد ابن علی بن موسیٰ بن جعفر صادق ہین برگزیدہ خالق ہین دسوین رجب سنہ ۱۹۵ ہجری مین بروز جمعہ ولادت امام ہوئی عمر شریف پچیس برس کی لاکلام ہوئی چھٹی

ذیحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین بزمانہ سلطنت معتصم امام ممدوح تشریف فرمائے ملک
آخرت ہوئے بغداد مین نقفا سے قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مدفون ہوکر
داخل جنت ہوئے۔

کنیت امام دہم ابوالحسن اور نیز ابوالحسن ثالث لقب ہادی و زکی و عسکری مشہور
بہ نقی نام علی وہ امام ابن محمد بن موسیٰ بن جعفر صادق علیہم السلام ہین سید الانام ہین
ولادت باسعادت تیرہوین رجب بقولے روز عرفہ سنہ ۲۱۴ یا ۲۱۳ ہجری مین بساعت
سعید ہوئی رحمت وحید ہوئی طبع لطیف امام با اجلال کی تہی عمر شریف چالیس
یا اکتالیس سال کی تہی سرمن رائے مشہور بسامرہ نواحی بغداد مین بعہد مستنصر باللہ
امام عالیجاہ نے وفات پائی تاریخ وفات آخر جمادی الاول اور بقولے تیرہوین
جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجری بروز دوشنبہ بیانات ہین بروایات آپکی قبر شریف
مکان مسکونہ امام دوسرا واقع سرمن رائے مین واقع ہے اوسکی عجب نور
فیضان ساطع ہے۔

کنیت امام یازدہم ابو محمد لقب زکی و خالص و سراج مشہور لقب عسکری نام حسن وہ
امام ذوالمنن ابن علی بن محمد بن علی رضا علیہم التحیۃ والثنا ہین فرزند مرتضیٰ ہین سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱
ہجری مین پیدا ہوئے اور ایام عمر شریف امام خوش خصال اوتیس اور بقولے
اٹھائیس سال ہویدا ہوئے چھٹی یا آٹھوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری مین بروز جمعہ انتقال ہوا
سرمن رائے مین قبور پدر و پسر کا اتصال ہوا۔

کنیت امام دوازدہم ابوالقاسم نام محمد وہ برگزیدہ احد ابن حسن بن علی بن محمد بن
علی رضا ہین مقبول کبریا ہین بقول اہل سنت ۲۳ رمضان سنہ ۲۵۸ ہجری تاریخ ولادت ہے

حسن یعنی مولد امام باسعادت ہی سنہ ۲۶۵ ہجری او بقولے سنہ ۲۶۸ ہجری کو امامیہ تاریخ اختفائے امام باصفا مانتے ہین اہل سنت اسکو تاریخ وفات شاہ ہدیٰ جانتے ہین اور یہہ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ امام مہدی آخر الزمان نزدیک نزول حضرت مسیح ذیشان پیدا ہون گے عالم مین ہویدا ہون گے ہذا الاقول فی الکتاب واللہ اعلم بالصواب فضائل وکرامات اور خوارق عادات خلفائے افضل البشر اور ائمہ اثنا عشر بیحد ہین لاتعد ہین تقریر مین نہین آسکتے تحریر مین نہین سما سکتے یہہ مختصر ہے صرف تواریخ پر منحصر ہے۔

عالمان شریعت و واقفان طریقت کو واضح ہے اور اہالیان معرفت و والیان حقیقت کو لائح ہے کہ امت محمدی برحمت ایزدی سرفراز ہے اور جماعت احمدی بعنایت ذات سرمدی ممتاز ہے کہ اوس مین غوث و قطب و اوتاد ہین اور نجبا و اخیار و ابدال نیک نہاد ہین ہروقت چالیس ابدال اور پانچ اخیار امت احمد مختار مین رہتے ہین اور مورخین اذکار صادق الاخبار مین کہتے ہین کہ جو اون مین سے مرجاتا ہے تو فوراً بجائے اوسکے دوسرا القدر خوشتر پاتا ہے رتبۂ غوثیت اعلیٰ ہے مرتبۂ قطبیت سی بالا ہے غوث قطب سے اور قطب اخیار سے اور اخیار ابدال سے اور ابدال نجبا سے افضل و برتر ہین باقی نقبائے خوش سیر ہین خلقت کو اونکی خدمت سے فیض بے انتہا ہوتا ہے رب العزت اونکی برکت سی ہر بلا کو کھوتا ہے مخلوق محفوظ رہتی ہے بحصول مقصود محظوظ رہتی ہے جب کوئی آفت نازل ہوجاتی ہے اور نوبت الغیاث آتی ہے تو وہ سوائے غوث بجناب رب الارباب دعا کرتے ہین امید اجابت رہتے ہین اگر دعائی اجابت

پائی تو مراد خلقت برآئی ورنہ ہمہ بزرگان دین بجانب غوث حق گزین رجوع لاتے ہین غوث دعا فرماتے ہین اللہ تعالےٰ حاجت کو روا کرتا ہے خلق کو بدفع بلا امن مین دیتا ہے حضرت شیخ الاسلام فخر مشایخ الانام محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی غوث اعظم ہین افتخار عالم ہین۔

غوث اعظم نور العینین رسول
غوث اعظم قرۃ العین بتول
غوث اعظم راحت جان علی
غوث اعظم فرحت قلب ولی
غوث اعظم سید ابن حسن
غوث اعظم فخر شاہان زمن
غوث اعظم شان حق سبط حسین
غوث اعظم بادشاہ مشرقین
غوث اعظم جان زین العابدین
غوث اعظم حامئی دین متین
غوث اعظم نائب باقر لقب
غوث اعظم صاحب والا نسب
غوث اعظم دلبر جعفر جناب
غوث اعظم رہبر ہر شیخ وشاب
غوث اعظم عاشق کاظم بجان
غوث اعظم دستگیر بیکسان
غوث اعظم مونس موسی رضا
غوث اعظم مشفق شاہ وگدا
غوث اعظم مجمع حب تقی
غوث اعظم منبع مہر نقی
غوث اعظم جانشین عسکری
غوث اعظم مہر برج سروری
غوث اعظم طالب مہدی دین
غوث اعظم عالم علم الیقین
غوث اعظم زبدۂ آل عبا
غوث اعظم قدوۂ اہل سخا

حضرت بابرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غوث الوریٰ نور الہدیٰ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی اولاد حسنین ہین سید الثقلین ہین نسب وحسب

حضرت محی الدین کتب مستندہ متقدمین ومتاخرین سے ثابت ہے البتہ جو
کو اقوال مورخین معتمدین کے دیکھنے کی حاجت ہے کتب معتبرہ موجود ہین دیکھلیں
اون مین ظاہرہ مقصود ہین اور یہہ سلسلہ نسب وحسب سید العارفین ہے
مسلمہ مومنین ہے حضرت غوث عالی مرتبت قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی
ابن ابی صالح موسی سنوسی بن عبد اللہ بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون
بن عبد اللہ المحض بن حسن مثنی بن حضرت امام حسن بن حضرت علی مرتضی ہین اور
والدہ ماجدہ حضرت بادقار ام الخیر وآمنہ الجبار فاطمہ بنت عبد اللہ صومعی بن ابی جمال
بن سید محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسی بن سید
علاؤ الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت
امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہم الثنا
ہین والدہ معظمہ جناب قطب الاقطاب کبار نسا عارفات وصالحات سی تہین
اور واصلات وصاحب مکاشفات سے تہین۔

کنیت حضرت ابو محمد لقب محی الدین نام عبد القادر ہے لقب شریف بوجہ حسن
صادر ہے کہ تواریخ مین آیا حضرت نے فرمایا کہ مین سنہ ۵۱۱ ہجری مین بروز جمعہ
بعض سفر سے داخل بغداد ہوا تہا بت شاد ہوا وہان باتفاق ناگہان مین نے
ایک بیمار ضعیف و نزار کو دیکہا مجہکو اوس کا ہوا پر یکہا اوس نے السلام علیک
یا عبد القادر کہا اور وہ مجہکو اپنے پاس بولاتا رہا مین نے کچہہ نہ سوچا بعد
جواب سلام مین اوس کے پاس پہونچا اوس نے اپنے اوٹہانے کو مجہسے فرمایا
مین نے اوسکو اوٹہا کر بٹہلایا وہ قوی وتازہ بدن ہوگیا خوش رخ صاف رنگ

حسین لاثانی یعنی محبوب یزدانی بزمان سعید و بہ آوان حمید شب اول رمضان سنہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ ہجری مین بمقام قصبہ نیق من قصبات الجیل بطن مادر سے عالم حدوث مین رونق افروز ہوا بروز تولد شریف مولد لطیف عشرت اندوز ہوا ہر طرف سے صدائے مبارکباد تہی ہر خاطر مسرت ماثر شاد تہی ہر نغمہ تہنیت علوی شان پر تہا مضمون غزل ثاقب ہر زبان پر تہا ۔

غوث اصحاب جہان پیدا ہوا
قطب اقطاب زمان پیدا ہوا

قبلۂ کون و مکان پیدا ہوا
کعبۂ ہر انس و جان پیدا ہوا

کاشف راز نہان پیدا ہوا
واقف سر عیان پیدا ہوا

اب ہوگا حفظ عالم مین خلل
باعث امن و امان پیدا ہوا

اس لئے ہے بیکسون کو انبساط
مہربان و قدردان پیدا ہوا

کیون نہ ہوتا فخر شاہان زمن
شان حق قدرت نشان پیدا ہوا

ہوگئی ثاقب زمین مثل فلک
مہر ضوافشان یہان پیدا ہوا

والدۂ حضرت فرماتی ہین فائدہ کرامت جتلاتی ہین کہ جس شب مین عبدالقادر پیدا ہوا اوس مین ہلال رمضان بسبب ابر غلیظ نہ ہویدا ہوا ہرچند کہ مین نے اوسکو دن مین دودہ دیا مگر اوس نے نہ پیا لوگون نے روزہ رکہنے کو مجہسے دریافت کیا مین نے یہہ جواب دیا کہ عبدالقادر آج دودہ نہین پیتا ہے مگر بفضل الہی جیتا ہے ضرور وہ دن روز صوم روضہ داران تہا تحقیقاً وہ روز یوم رمضان تہا جب سن شریف اٹہارہ برس کا ہوا تو برائے تحصیل علوم قصد حضرت اقدس کا

ہوا چنانچہ ۴۸۸ھ ہجری مین جیلان سے بغداد کو تشریف فرما ہوئے اثناے راہ
مین ساتھہ لفظ قزاق بدریافت راستگوئی وقوع ہوئی سلطان الاولیا کے
بالاتفاق تائب ہوکر مرید حضرت رہنما ہوئے آپنے بغداد مین پہونچکر چند مدت
مین علوم ظاہری و باطنی شیخ ابوسعید مبارک مخزومی و شیخ حماد دباس اور ابی
غالب وابی الوفا وغیرہم اولیاے کرام و فضلاے عظام سے حاصل فرمائے اور
مراتبات عالی و درجات متعالی جناب الہی سے بانتہا ہی بطریق کامل پائے سنہ ۵۲۱
ہجری مین حسب ارشاد فیض بنیاد جناب رسالت مآب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے امیر المومنین امام المتقین علی ولی اخی نبی نے آپ [illegible] دہن مبارک [illegible] ان
غوث الزمان مین ڈالا مرتبہ والا بہ طاقت بیانی و بہ طلاقت لسانی [illegible]
و بلغاے زمان سے ہوگیا اعلا آپ وعظ و نصیحت فرماتے تھے لوگ [illegible] برکت
پاتے تھے حضرت نے چالیس برس وعظ فرمایا [illegible] اکثر لوگ
شوق مین بیقرار ہوتے تھے جذبہ ذوق مین سرشار رہتے تھے آدمی قریب اسی
ہزار کے وعظ مین جمع ہوجاتے تھے ملائک و جنات بھی آتے تھے [illegible] حضرت
وعظ مین تقریر کرتے تھے تو چار سو آدمی کلام غوث انام کو تحریر کرتے تھے اور حضرت
کا کلام نصیحت التیام جملہ علوم مین ہوتا تھا اور شکوک و ظنون عموم کو کہوتا تھا۔ شیخ
ابوسعید قیلوی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا معقول ہے کہ مین نے
مجلس وعظ جناب عبد القادر مین فیضان ارواح طیبہ سرور پیغمبران خیر الانام اور
دیگر انبیا علیہم السلام کا مکاشفہ مین پایا اور اوس مین صف بصف ہونا ملائک و
جنات کا میرے مشاہدہ مین آیا۔ شیخ نصر بن عمر بغدادی کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین

کہین سے نکیا بجبات خوش اطوار کی دعوت کی اُنہون نے اپنے آنے مین توقف غفلت کی جب وہ آئے تو اُنہون نے یہہ اُمور فرمائے کہ ہمکو بوقت وعظ جناب حضرت عبد القادر نہ بولایا کرو نہ تعجیل فرمایا کرو ہم مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہین اسلیئے اپنے آنے جانے مین قاصر ہوتے ہین اور اکثر ہمارے لوگ ایمان لاتے ہین اور توبہ کر کر مسلمان ہوجاتے ہین علوم حقایق مین مثل حضرت کے کوئی لایق نہ تہا اور شریعت وطریقت مین مانند آپکے کوئی فایق نہ تہا حضرت صاحب الولایت حسن صورت وخوبی سیرت مین بیمثال تہے نہایت خوب صورت ونیک خصال تہے کتب معتبر اہل سیر مین حلیہ مقدسہ لشان معظمہ تحریر ہے گویا بصورت تصویر ہے محبوب خالق بے چون گندم گون بلند قد کشادہ پیشانی فراخ سینہ پیوستہ ابرو خوش لہجہ بلند آواز تہے علم وفضیلت اور دبدبہ وجرأت مین سرفراز تہے —

تہا عجب حسن رخ رشک قمر
قد بالا غیرت شمشاد تہا

کہہ نہین سکتا بیان اوسکو بشر
سرو خود تشبیہ سے آزاد تہا

تہا سر سرور سراسر نور نور
زلف سے تہا شرمگین مشک ختن

دائرہ تہا نور کا فرق حضور
تہا جبین سے نور حق جلوہ فگن

ابروئے خمدار تہین زیبا ترین
چشم روشن مین عجب ایجاد تہا

تہین شعاع نور مژگان حسین
نور کے حلقہ پہ گویا صاد تہا

تہا رُخ پر نور فرا بدر الدجے
عارض پُر نور تہا شمس الضحی

تہے لبون سے شرمندہ لعل یمن
زینت گوہر تہے دندان دہن

شکر افشان خوب تہی شیرین زبان
تہا زقن پر چشمہ خور کا گمان

گوش نازک تھے نہایت حق نیوش | تھے نزاکت مین قوی تر پاک دوش
سینۂ بے کینہ ایسا صاف تھا | گویا اک آئینہ شفاف تھا
بازوئے رنگین تھے مثل نسترن | ساعد سیمین تھین ہمرنگ سمن
دست اقدس تھے ید بیضا مثال | ناخن انگشت تھا شکل ہلال
خوبیان تھین گو سراپا مین عجب | ہے مگر ناقص بیان پاس ادب

حضرت خلق و رحمت مین بہتر تھے عظمت و شوکت مین سرور تھے اور باوصف قدر و منزلت اور علو ہمت کے غربا و فقرا سے ارتباط فرماتے تھے نہ کسی امیر و کبیر اور بادشاہ و وزیر کی تعظیم کو سر جھکاتے تھے نہ اون سے باتین نرم کرتے تھے بلکہ اونپر بار نصیحت دہرتے تھے اور وہ آپکے سامنے دست بستہ رہتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ آپ کا حکم ہمارے سر پر ہے اور نہ ہمکو کوئی آپ سے بہتر ہے - لباس حضرت کا بیش بہا ہوتا تھا بموجب شرع حیا بزور وا ہوتا تھا حضرت خود فرماتے تھے لوگ یقین لاتے تھے کہ مین بلا حکم خدا نہ تحفہ کھانا کھاتا ہون نہ عمدہ لباس پاتا ہون آپ بہت کریم و سخی تھے رحیم و غنی تھے سوال سائل کو رد نفرماتے تھے اور بیماران مایوس العلاج حضرت کے دست حق پرست سے شفا پاتے تھے نقل ہے اس مین نہ دخل عقل ہے کہ اک چور رات مین اندر مکان حضرت کے آیا اوسکو اندھا پایا اوسیوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور یہہ پیغام لائے کہ ایک ابدال نے وفات پائی اسلیئے بجائے اوسکے تقرر ابدال ثانی کی ضرورت آئی آپنے کہا کہ اک اندھا میرے مکان مین ہے اور وہ حالت ہذیان مین ہے اوسکو مقرر کردو اوس کے دل مین ایمان بہردو

حضرت خضرؑ اوسکو پاس حضرت کے لائے اوس سے بہت فوائد دینی پائے
وہ ابدال ہوگیا بنیاد خوشخصال ہوگیا چور مال دنیا چورانے آیا اوس نے منال
عقبیٰ پایا زہی درگاہ غوث الوراکہ چور بہی محروم نرہا عزل ولنصب اقطاب و
اوتاد وابدال اور سلب حال اولیائے باکمال بدست حضرت تہا اور
طریقہ محبوب ایزد متعال بموجب شریعت ذوالافضال باعث رحمت تہا
منقول ہے اوس کا یہہ اصول ہا ہے کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم نے اپنی مجلس
وعظ مین مشائخین عراق یعنی شیخ علی بن ہیبتی شیخ بقا ئی بن بطو شیخ ابو سعید
قیلوی شیخ ابو النجیب سہروردی شیخ جاگیر و قضیب البان موصلی شیخ ابو السعود
شیخ عزار البطایحی شیخ حماد بن مسلم وباس خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی شیخ عقیل
بن مسنجی شیخ ابو العنبر المغزلی شیخ عدی بن مسافر شیخ علی بن وہب بخاری شیخ
موسیٰ بن ماہین رزلی شیخ احمد بن ابو الحسن رفاعی شیخ عبد الرحمن طفسونجی شیخ علی
مطربا شیخ ماجد کردی شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری شیخ ابو عمر عثمان
بن مرزوق شیخ سوید بخاری شیخ حیات بن قیس حرانی شیخ مرسلان دمشقی شیخ
عبد الکریم الاکبر المعمر شیخ ابو العباس الجوسقی الصرصری شیخ ابو حکیم ابراہیم بن دینار
شیخ مکارم اکبری شیخ صدقہ بغدادی شیخ یحیی دوری مرتعش شیخ ضیاء الدین
ابراہیم بن ابی عبد اللہ بن علی جومنی شیخ ابو عبد اللہ شیخ ابو بکر اطامی المزین شیخ جمیل
شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی شیخ ابو عمر الکہامی شیخ ابو حفص عمر بن ابی النصر الغزال شیخ مظفر
الجمال محمد بن دربانی القردنی شیخ ابو العباس احمد یمانی شیخ ابو العباس احمد بن
العربی شیخ ابو عبد اللہ محمد المعروف خاص شیخ ابو عمرو عثمان بن احمد شوکی شیخ

شیخ سلطان بن احمد المزین شیخ ابو بکر بن عبد الحمید شیبانی شیخ ابو العباس احمد بن
الاستاد شیخ ابو محمد بن عیسی المعروف مانکو سنج شیخ مبارک بن علی الطمی شیخ
ابو البرکات بن معدن العراقی شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی شیخ ابو المسعود احمد
بن ابی بکر عطار شیخ ابو عبد اللہ محمد الادری شیخ ابو یعلے شیخ شہاب الدین سہروردی
شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز شیخ ابو المنار محمود بن عثمان البقال شیخ عباد البواب
شیخ عبد الرحیم قناوی مغربی شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوقہ شیخ مکارم خالصی شیخ خلیفہ
موسی نہر ملکی شیخ ابو الحسن جوسقی شیخ عبد اللہ قریشی شیخ ابو البرکات بن صحراوی شیخ
عبد الحق ابراہیم بن علی غلب کو حسب اتفاق موجود پایا حضرت نے اوسوقت
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا شیخ علی بن ہیتی نے قدم غوث اعظم کو
اپنی گردن پر رکہہ لیا اور اولیاؤن نے اپنی گردنون کو جہکا دیا رب العرش نے
اوسدم دل انور حضرت معظم پر جلوۂ تجلی فرمایا اور رسول مقبول نے بدست
ملائیکہ مقربین روبرو سے متقدمین و متاخرین حیات و ارواح اموات
کے خلعت پہنایا اک اصفہانی نے گردن کے جہکانے سے اکراہ کیا حضرت
نے اوس کا سلب حال بہ احوال تباہ کیا خدا نے غوث پاک کو بمصداق
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم
کے درجات عالی پر پہونچایا کسی نے نہ کسی کو ایسے مرتبہ والا پر پایا اولیا سے
متقدمین و مشایخین نے بیشتر مدت مبشر سے غوثیت حضرت کی
بشارت دی تہی اور قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کی اشارت
کی تہی چنانچہ مشایخین ابتدائے حال حضرت باتمکین سے آپکے معتقد رہتے تہے

کہتے تھے کہ یہہ جوان عجمی صاحب عز و حشم ہے اسکا ایک قدم ہے کہ تمامی
اولیاؤں کی گردن پر رکھا جاویگا اور وہ سب کو خوشتر آویگا شیخ ابو الفرج
کردی حضرت کو دیکھکر بہت تعظیم کرتے تھے جب جاتے تھے اور حاضرین مجلس
سے فرماتے تھے کہ اونکی تعظیم و تسلیم سے غافل نہو تمامی اولیا اسکے
محتاج ہون گے اور یہہ قدم سے صاحب التاج ہون گے اور یہہ
قطب الاولیا ہوگا غوث الاصفیا ہوگا وہ اکثر ہمکلامی مین رہتے تھے حضرت سے
یہہ کہتے تھے کہ اب وقت ہمارا ہے عنقریب وقت تمہارا ہے تصرف ہماری
حیات مستعار تک رہیگا اور تصرف تمہارا بعد ممات بھی روز شمار تک رہیگا
شیخ ابی تمیمی سے منقول ہے اور یہہ بیان اونکا مورخین کو قبول ہے کہ
مین آغاز جوانی مین برائے تحصیل علوم و کمالات بغداد باصفات مین آیا ابن
سقا کو اپنے ہمراہی پایا ہم نے ارادہ قدمبوسی حضرت قصد مدرسہ
اونکا کیا ابن سقا نے اثنار راہ مین مجھکو یہہ فقرہ دیا کہ غوث سے ایسا سوال
کیا جاویگا کہ جسکا جواب اون سے نہ آسکے مین نے کہا کہ ہان مجھکو ایسا
خیال ہے کہ کچھ پوچھا جاویگا دیکھیے کیا جواب آویگا جب ہم حضرت کے مکان
جنت نشان مین داخل ہوے تو اوسوقت حضرت نہ داخل ہوے
بعد تھوڑی دیر کے آپکو وہان پایا حضرت نے ابن سقا کو بنظر قہر دیکھکر یہہ فرمایا
کہ اے ابن سقا تیرا کیا سوال ہے جسکا جواب مجھکو محال ہے تیرا یہہ سوال ہے
اور یہہ جواب بالکمال ہے تو دریائے کفر مین غوطے کھاتا ہے اور تجھپر وبال
آتا ہے اور میری طرف متوجہ ہوکر یہہ فرمایا کہ اے عبد اللہ تو کیا سوال کرنے آیا

تیرا یہ سوال ناصواب ہے اوس کا یہہ جواب ہے تو دنیا مین مبتلا رہے گا بجز افسوس کیا کہیگا
پھر غایب ہو گئے حضرت فایز مراتب صاحب ہو گئے سبحان اللہ عجب مرتبہ غوثیت
ہے کہ یہہ ہر گونہ اوسکی فضیلت ہے۔

خسرو عرش نشین حضرت غوث الثقلین	زینت فرش زمین حضرت غوث الثقلین
جلوہ شان خدا لمعۂ لمعات نبی	مظہر نور مبین حضرت غوث الثقلین
قبلۂ جن و بشر کعبۂ غلمان ملک	سرور دین متین حضرت غوث الثقلین
رونق کون و مکان زینت ہر دو جہان	نزہت خلد برین حضرت غوث الثقلین
مجمع لطف و عطا مرجع ارباب صفا	صاحب صدق و یقین حضرت غوث الثقلین
راحت جان جہان قوت ارواح روان	فرحت قلب حزین حضرت غوث الثقلین

حامی ثاقب مداح شہ اہل سخن
دستگیر ہمگین حضرت غوث الثقلین

شیخ ابوبکر بن ہزار بطائحی سے کہ اولیائے کبار سے ہتے اور پیشوایان نامدار سے ہتے
خبر دی ہی یعنی یہہ بات بیان کی ہی کہ آٹھہ اوتاد عراق مین ایک معروف کرخی دوسرے
امام احمد حنبل تیسرے بشر حافی چوتہے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری
سقطی ساتوین سہیل بن عبداللہ تستری آٹھوین شیخ عبدالقادر جیلانی بالاتفاق ہین۔
اک روز ذکر عبدالقادر جہان افروز روبروئے شیخ منصور بطائحی خوشخو کے آیا انہون
نے فرمایا کہ اک زمانہ قریب آئیگا کہ ہر شخص تمامی اولیا کو محتاج غوث الوری پائیگا
عرفان مین اوس کا مرتبہ بلند ہوگا اور ایقان مین وہ دل پسند ہوگا جو کوئی تم مین سے
اوسوقت کو پائے ضرور اوسکی تعظیم بجالائے ایکدن جلسہ شیخ عزاز بطائحی کا تہی

ہم جلیسون سے رہا او ہنون نے اپنے انیسون سے کہا کہ بغداد مین ایک جوان عجمی
پیدا ہوگا اور عالم وسپہر شیدا ہوگا نام اوس کا عبد القادر ہے وہ خلایق مین بہت نادر ہے
مقامات قدس مین اوس کا مرتبہ اعلا ہے جمیع اولیا سے ذی رتبہ سے بالا ہے عمتا ز
روز ازل ہے سرفراز درگاہ عزوجل ہے خلایق مین اوسکی ہدایت ہوگی حقایق مین
اوسکی کرامت ہوگی حضرت کا مجاہدۂ نفس سخت تر تہا طالع سعد اوج بخت تہا خدا سے
ڈرتے تہے راتدن عبادت کرتے تہے آپ پچیس برس تنہا صحرا ئے عراق مین بہر
لوگ آپ کے فراق مین رہے پہول پتہ غذا مین تہا نفس سخت بلا مین تہا نہ کبہی بخواہش
نفس امارہ کو بے کام کیا نہ اوسکو آرام دیا چالیس سال وضو عشا سے نماز فجر پڑہتے تہے
حضرت کے مرتبے بڑہتے رہے حقیقت مین غوث اعظم باکمال ہتے طریقت مین
عارف عالم مثال ہتے اگرچہ بظاہر حضرت غوث الثقلین فخر دارین کو حضرت شیخ
ابو سعید مبارک مخزومی نے خرقۂ فقر پہنایا اور اوس کا یہہ سلسلہ پایا کہ شیخ ابو سعید کو
شیخ ابو الحسن ہنکاری نے اونکو شیخ ابو الفرح طرطوسی نے اون کو شیخ عبد الواحد
یمنی نے اونکو شیخ ابو بکر نے اون کو جنید بغدادی نے اون کو سری سقطی نے
اون کو معروف کرخی نے اون کو ابو داؤد طائی نے اون کو حضرت امام موسی رضا
نے اون کو حضرت امام جعفر صادق نے اون کو حضرت امام محمد باقر نے اونکو
حضرت امام زین العابدین سید الساجدین نے اون کو حضرت امام حسین سید الثقلین نے
اون کو امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابیطالب غالب کل غالب نے خرقہ پہنایا
سب نے الفقر فخری سے فخر لیا مگر محبوب سبحانی نے بحکم یزدانی استفادہ تربیت و تعلیم
جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم سے بواسطہ پایا اور یہی تو ترجیح

ہیں آیا کہ ہرچند شیخ حماد و باس پیر صحبت حضرت کے تہے لیکن آپ صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ التحیتہ کے تہے۔

عجب ہے رتبۂ برتر جناب غوث اکبر کا
ولیکن خالق باور ہے نائب ہی پیمبر کا

نشان شان یزدانی ہی فیض ذات ربانی
جناب شاہ جیلانی ہیں سرور اہل کشور کا

کمال عاشقی مین اونہی معشوقی کو پایا ہے
ہوا محبوب سبحانی وہ شیدا رب داور کا

بہرا ہے دامن عالم کو دُرہای معانی سے
یہہ فیض عام ہی بحر طریقت کے شناور کا

قدم کیا غوث یزدانی کا دوش اولیا پر تہا
حقیقت مین قدم عرش معلی پر تہا سرور کا

ترے در کے فقیروں کو نہین جاہت شاہی کی
وہ فخر بادشاہان ہی گدا ہی جو تری در کا

ترے اوصاف کا جو کرنہین سکتا بیان ثاقب
تو پہر صفت کیا حوصلہ ہو گا سخنور کا

اے عاشقان محبوب سبحانی والے محبان قطب ربانی کرامات اولیای کرام گویا اعجاز مصطفوی ہے اور خرقہ عادت مشایخہای عظام اندازہ مرتضوی ہے عقل ظاہری البشر خرقہ عادت معنوی پر نہین پہونچسکتی اور حقایق کرامت پر دقایق کو نہین سوچسکتی جیسے معجزات نبی و کرامت علی لاتعد ہین ویسے ہی خرقہ عادات حضرت عبدالقادر ولی بیحد ہین یہان کچہہ ہنر کا بیان کئے جاتے ہین اونہیمنا تحریر مین آتے ہین حضرات عبدالوہاب و عبدالرزاق پسران غوث آفاق فرماتے ہین اور یہہ خبر سناتے ہین کہ حضرت غوث پاک جگر گوشۂ صاحب لولاک نے مدرسہ باب الازخ مین دودہ پیا تہوڑی دیر غائب رہکر یہہ کہدیا کہ ستر دروازہ علم لدنی کے مرے دل پر کہلگئے اور وہ بوسعت ہر دروازہ عالیشان

بقدر یہ وسعت زمین و آسمان میری نظر مین تل گئے ایکدن حضرت صاحب الولایت
شیخ علی بن ہیتی کی عیادت کو گئے گویا اظہار کرامت کو گئے آپ نے اونکے
گہر مین دو درخت خشک دیکہے ایک درخت خشک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے درخت خشک کے نیچے حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی پہر یہہ دکہلا دیا
کہ دونون درخت خشک سرسبز و شاداب ہوگئے بارور و ناباب ہوگئے
شیخ عبدالملک ذیال سے روایت ہے کرامت حضرت غوث پاک کی
حکایت ہے کہ اک روز مین مدرسہ رونق افروز مین موجود تہا احضار خدمت
حضرت مقصود تہا کہ حضرت غوث الورا دولت سرا سے باہر تشریف لائے
سب لوگ آپ کی تعظیم بجالائے اون کے دست حق پرست مین اک
عصا تہا مین نے اپنے دل مین کہا اگر حضرت اس عصا سے کرامت
دکہلائین تو ہم سعادت پائین فوراً آپنے مجہکو دیکہا تبسم فرمایا وہ بہت
خوش آیا پہر حضرت نے اوس عصا کو زمین مین گاڑا ہمنے خوب تاڑا کہ وہ عصا اک
نور درخشان ہوگیا اوس سے روشن زمین و آسمان ہوگیا پہر آپ نے اوسکو اوکہاڑ
لیا اور مجہسے یہہ ارشاد کیا کہ اے عبدالملک مین نے تیری خاطر سے تیری
خواہش کو پورا کیا نہ یہہ کام ادہورا کیا شیخ ابو محمد کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ مین
اک مدت تک خدمت فیضدرجت جناب حضرت محی الدین ولایت مآب
مین رہا جب مین نے حضرت سے اپنی رخصت کو کہا تو آپنے یہہ وصیت فرمائی
کہ تم نکرنا سوال گدائی اور اپنی انگشت مبارک میرے مونہہ مین ڈالی وہ تہی برکت
والی اوسکے چوسنے سے مجہکو بغداد سے مصر تک خواہش آب و طعام نہوئی اور
میری طاقت سلب و تمام نہوئی بلکہ مین قوی رہا مستعد بہ تیزروی رہا —

شیخ ابو السعود کا یہہ بیان ہے اہل حقایق کو عیان ہے کہ شمس و قمر حضرت کو
سلام کر کر طلوع پاتے تھے اور سال و ماہ و ہفتہ بجانب سرور رجوع لاتے تھے
بعد سلام اپنے خیر و شر کی غوث انام کو خبر دیتے تھے اور دولت ملازمت حضرت
سرور لیتے تھے۔ راوی نے کہا یہہ تصدیق رہا کہ ایک شخص ہمدان سے جیلان
مین آیا اور اوسنے حضرت کو یہہ قصہ سنایا کہ میرے باپ نے وفات پائی مجھکو خواب
مین اوسکی یہہ حالت نظر آئی کہ گور مین اوسپر عذاب ہے وہ نہایت بیتاب ہے اوسنے
مجھسے کہا تو خدمت فیضدرجت سرور مین جا حضرت سے التماس دعا کر میری خلاصی
عذاب کی التجا کر حضرت نے یہہ سنکر سکوت فرمایا دوسرے روز خواب مین مجھکو یہہ دکھلایا
کہ اوسپر نہ وہ عذاب ہے نہ وہ عتاب ہے خورم و شاد ہے جنت مین آباد ہے اوسنے
بطفیل حضرت خلعت فاخرہ پایا ہے اور مجھسے یہہ فرمایا ہے کہ تو خدمت حضرت مین
حاضر رہنا خدمت گذاری مین نہ قاصر رہنا۔ عبد اللہ بغدادی نے بیان کیا ہے
اور یہہ نشان دیا ہے کہ اک لڑکی فاطمہ نام شانزدہ سالہ کوٹھے سے غایب ہو گئی
باعث نوائب ہو گئی مین نے یہہ قصہ حضرت غوث الثقلین سے عرض کیا اونھون
نے مجھکو یہہ بتلا دیا کہ خرابۂ کرخ محلہ بغداد مین جاؤ اور بسم اللہ علی نیت عبد القادر
پڑھکر زمین پر دایرہ بناؤ اور اوس مین بیٹھو مگر نہ لیٹو جب رات تاریک ہو جائیگی تو بصورت
مختلفہ جنیان تمکو نظر آئینگی تم نہ ڈرنا نہ خطر کرنا صبح کو اون کا بادشاہ معہ سپاہ آئیگا
اور تم سے دریافت فرمائیگا تم صاف کہنا خاموش نرہنا کہ مین فرستادہ عبد القادر
ہون قضیہ دختر مین حاضر ہون حسب ارشاد فیض بنیاد مین نے بادشاہ جنیان سے
سب حال کہا وہ کچھہ متحیر رہا پھر گھوڑے سے اوترا زمین کو چوما پیش دایرہ بیٹھا

باتون مین نہ اینٹھا بموجب اوسکے حکم کے جنات دیو جین کو معہ لڑکی کے لائے
بادشاہ سے نے دیو مجرم پر بہت قہر فرمائے اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور لڑکی کو بیری
حوالہ کیا مین سے نے بادشاہ سے کہا کہ مین تمہاری اطاعت سے حیرت مین رہا
بادشاہ سے نے فرمایا کہ تمہارے خیال مین یہہ نہ آیا کہ جب حضرت اپنے مکان سی
اقصائے عالم پر بجانب اجنہ نظر فرماتے ہین تو تمامی جنات بہاگ جاتے ہین
اللہ تعالے جب قطب کو قایم کرتا ہے تو جن و بشر کو اوسکے قابو مین دیتا ہے
شیخ عمر اور شیخ ابو محمد عبد الحق نے کہا کہ اکثر ہمارا اتفاق مدرسہ رہبر آفاق مین رہا
اک مرتبہ تیسری صفر روز سہ شنبہ مین ہم وہان حاضر تہے اس واقعہ کے ناظر تہے
کہ حضرت نے وضو کر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پہر ہمکو آپکے نعرہ کی آواز آئی آپکی
دونون نعلین اپنی ہوا پر اوڑائین پہر ہمکو نظر نہ آئین اوسوقت نہ کوئی آپکے پاس
گذر سکتا تہا نہ سبب اوس کا دریافت کر سکتا تہا بعد تیئیس ۲۳ روز کے اک قافلہ
بلاد عجم سے آیا اور حضرت کے لئے تحایف لایا دونون نعلین بہی آپکے سامنے آئین
حضرت نے پوچہا کہ تم نے یہہ کہان سے پائین اوہنون نے یہہ عرض کیا کہ اے
سلطان الاولیا ہمکو رہزنون نے راستہ مین لوٹا ہم مین سے نہ کوئی اون کے ظلم سے
چہوٹا بعض لوگ ہمارے مارے گئے بعدہ رہزن وہان سے سارے گئے وہ باہم تقسیم مال
و اسباب کرتے تہے ہم آپ مین سر دہرتے تہے ہمنے شور فریاد کیا اور آپکی ذات بابرکات
کو یاد کیا فوراً رہزنون نے اپنے سر دُہنے ہمنے اون کے سخت دو نعرے سنے پہر
وہ ہمارے پاس آئے ہمنے وہ مضطرب پائے اون سے کچہ قیل و قال ہوا آخر کو
اوہنون نے ہم سے کہا کہ تم اپنا مال و اسباب ہم سے واپس لو اور ہمکو رخصت

دو ہم پر سخت مصیبت آئی ہم نے بہت آفت اوٹھائی اون کے دو سردار مردہ ہیں اور وہ بہت افسردہ ہیں ہمنے دونون نعلین وہان سے پائیں اب یہان ہمارے ساتھ آئین نقل ہے مطابق اصل ہے کہ اک شخص حضرت کی خدمت مین آیا او سنے حضرت کو یہ سنایا کہ میری بی بی کو مرض صرع لاحق ہے اسلیے وہ نالایق ہے حضرت نے فرمایا کہ اوسکے کان مین یہہ کہنا لازم آیا کہ اے خانس عبد القادر بغداد مین ہے یہہ عدل وداد مین ہے کہ پھر تو نہ آنا نہ مریضہ کو ستانا ورنہ تو ہلاکت پائیگا بہت پچتائیگا جب ایسا کہا تو وہ مرض نہ رہا بلکہ بروایت امام یافعی وہ بیماری چالیس برس تک بحیات حضرت عبد القادر ولی بغداد مین نرہی اور اکثر کتابون مین پایا کہ یہہ ہی یافعی نے فرمایا کہ مشائخین مین سے غوث زمن سے درستی نسبت معنوی ہے فرمائی ہے اور خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت سید شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ نے ملازمت سید عبد القادر صاحب الولایت سے بہ فیضان غوثیت جمعیت باطنی پائی فی الحقیقت صفات حضرت غوث الورا بے احصا مین اور کرامات قطب اولیائی انتہا ہین اس مختصر مین نہ آسکتی ہین نہ سماسکتی ہین لہذا اختصار پر اکتفا کیا طوالت کو اختیار نہ دیا۔

عجب ہے شان جیلانی تری اے شاہ جیلانی	کہ ہے تو قطب ربانی تو ہی ہے غوث یزدانی
نہ کر سکتا ہے تیری عشق کا دعوی کوئی عاشق	تو معشوق محمد ہے تو ہے محبوب سبحانی
تری شان جمالی سے جہان ہوتا نہ کیون روشن	کہ ہے پرتوے پیغمبر جمال روی نورانی
نہ ہرگز خوبیان تیری سی ہین خوبان عالم مین	تو ہے خوبی مین لاثانی نہین کوئی ترا ثانی

جہان ہوا سطہ ہی مستفیض فیض درگاہی مقام معرفت پر عارفون کو تو نے پہونچایا	ہوا مبذول عالم مین ترا فیضان رحمانی ہوئے مسلوک تیری سالکان راہ عرفانی

نزا مداح ثاقب ہو نہ وہ غاوون مین ہوگا
وہ ہے تلمیذ رحمان جسنے کی تیری ثنا خوانی

راویان پرسوز و حاکیان غم اندوز واقعۂ وفات و حادثۂ ممات سید عبد القادر باصفات کو تحریر فرماتے ہین محبان محبوب سبحانی و عاشقان قطب ربانی کو رولاتے ہین کہ جب سن شریف بقولے نوے برس سات مہینے نو دن اور بقولے نواسی سال سات ماہ نو روز کا ہوا تو پیام اجل حضرت غوث اکمل جان فروز کا ہوا مرض الموت نے رونمائی کی ملک الموت نے جان ربائی کی حضرت نے رحلت فرمائی عالم مین مصیبت آئی - تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور اس اختلاف سے نہ کسی کو انحراف ہو کہ باقوال مختلف آٹھوین یا نوین یا گیارہوین یا تیرہوین یا سترہوین ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری مین بعد نماز عشا حضرت کی رحلت ہوئی دونون عالم مین آپ کی تعزیت ہوئی بقول اصح تاریخ وفات نوین ہے اس مین شک نہین ہے کہ ہندوستان مین گیارہوین تاریخ عرس مقرر ہے اور بغداد مین سترہوین تاریخ عرس رہبر ہے کسی شاعر نے اک شعر تاریخی لکھا ہے اوس مین سال ولادت اور عمر و وفات کا پتہ ہے -

سنبش کامل و عاشق تولد ۴۷۱ ۹۱	وفاتش بافیت معشوق الٰہی ۵۶۲

مدرسہ باب الازخ واقع شہر بغداد عطیہ شیخ ابو سعید مخزومی مین قبر اطہر ہے بعد وفات مثل زمانہ حیات مزار شریف مین تمام عالم پر تصرف سرور ہے

چنانچہ حضرت عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہہ مورخین کو باور رہا کہ جو صاحب
حال بغداد مین جائے اور زیارت قبر عبدالقادر علیہ الرحمۃ نفرمائے تو ضرور اوسکا
سلب حال ہوگا اور آخر اوسکو انفعال ہوگا۔ فاتحہ حضرت باعث مفاد ہر دو
عالم ہے اسلیئے وہ مقدم ہے خدا جسکے دل مین عقیدت و محبت حضرت
عبدالقادر صاحب کرامت کو مجتمع پاتا ہے تو اوسکو دولت دنیا و دین سے
متمتع فرماتا ہے اے ثاقب مسکین بجناب رب العالمین دست دعا فراز کر
اور ہر وقت التجا بہ عجز و نیاز کر کہ اے بار خدا بطفیل سید الانبیا و آل عبا و اصحاب
باصفا و غوث الورا و جملہ اولیا مجھہ مصنف رسالہ ہذا اور میرے متعلقین و اقربا
اور احباب ہیر پا اور جملہ مومنین با وفا کو تمامی آفات و بلیات سے محفوظ رکھہ
دنیا و دین مین محفوظ رکھہ ہمیشہ تیری رحمت کا نزول رہا ہے اور یہہ کتاب مقبول
رہے آمین ثم آمین چونکہ یہہ وقت مناجات ہے اس لئے استدعائی
برآمد حاجات ہے

مناجات

اے خداوند قادر یکتا	ہے نہین دوسرا کوئی تجھسا
خالق خلق رازق عالم	مالک الملک ربی الاعلا
احکم الحاکمین ذوالاجلال	ارحم الراحمین ذوالاعطا
حی و قیوم و واحد و قدوس	ایزد پاک و الئی والا
حق بیچون و بیچگون ہے تو	اس مین چون و چرا نہین اصلا
تو ہی دانائے راز مین نادان	اس سے نادان نہین کوئی دانا

تو غفور و شکور و عالی شان | ہین گنہہ گار و عاجز و ادنا
ہین نہ تجھسے نہ تو ہے مجھسے بعید | ہین ترا عبد تو مرا مولا
رحم کر اے رحیم ذوالافضال | اے کریم غنی کرم فرما
دولت دین سے مجھکو کر منعم | کر روا میری حاجت دنیا
ہون مری مشکلات اہل حل | جلد بر آئے مدعا میرا
دو جہان مین ہو آبرو میری | یا الٰہی نہون کہین رسوا
مجھکو یارب نہ کیجئے محتاج | دیجئے اقتدار و استغنا
ہو نہ قحط و وبا کہین ظاہر | خوب امن و امان رہے ہر جا
دے شفا ہر مریض کو شافی | تندرستی سے تن رہے اقوا
نفس و شیطان سدا ہین مغلوب | مجھسے غالب نہ ہون مرے اعدا
مجھکو حرص و ہوا نہو ہرگز | ہو نہ کبر و حسد کا کچھہ سودا
مجھکو توفیق خیر دے اللہ | مجھسے کوئی عمل نہ ہو بیجا
مین رہون دل سے صابر و شاکر | ہون نہ مصروف شور و واویلا
ہو دم قبض روح آسانی | جانکنی مین مجھے نہو ایذا
جان نکلجائے یاد مین تیری | روح میری رہے طرب افزا
ناتوان ہون فشار قبر نہو | ٹوٹ جائین نہ گور مین اعضا
جب نکیرین قبر مین آئین | ذکر تیرا ہو کچھہ نہو خطرا
مین نہون مضطرب بروز حشر | کچھہ نہو نفخ صور کا صدما
مجھہ پہ ہو سایۂ لوا ر الحمد | گرمی حشر سے نہ دل گھبرا

یاالٰہی غوث اعظم [illegible] ہو
تاکہ [illegible] محشور ہو

یاالٰہی آل پیغمبر [illegible]
[illegible]

یاالٰہی [illegible]
[illegible]

یاالٰہی ہو قبول استدعا [illegible]
[illegible]

یاالٰہی ہو دوا الٰہی کا سبب نصیب ہو
[illegible] دل مجروح ہو

یاالٰہی نار دوزخ سے مرا تن محفوظ ہو
جنت الفردوس میرا آخری مقصود ہو

یاالٰہی اب سکین کی ہے یہ التجی
خاتمہ بالخیر ہو عاصی ترا مغفور ہو

اے اہل سخن ہیچمدانی میری
اقلیم سخن میں ہے نشانی میری

ہرگز نہ سمجھے نہ کہ سخندانی ہے
ہے اجر طلب خیر بیانی میری

راقم الحروف گزارش کرتا ہے ناظم الصفوف نگارش کرتا ہے کہ جب میرے والد بزرگوار کو اپنی حیات مستعار میں خیال آیا تو انہوں نے مجھے یہ مقال فرمایا کہ اخبار سید ابرار بوثاق عروۃ الوثقیٰ لائق وثوق ہدایت ہیں اور اذکار احمد مختار بمصداق ذکر الانبیاء عبادۃ کے قابل لحوق سعادت ہیں اگر کتب معتبرہ سے مستنبط کرکے حوالہ قلم صداقت رقم کئے جائیں تو مجھکو بہت خوش آئیں ہنوز نوبت آغاز کتاب آئی کہ جناب ممدوح نے وفات پائی پھر تعلقات چند در چند نے معذور رکھا اونکو نہ مسطور کر سکا اب بخیال خوشنودی روح پرنور جناب مغفور اور بلحاظ بہبودی ہر ذی شعور دیکھتا بحیثیت وسرور مطالب معتبر کو ارقام کیا الله تعالیٰ نے اس کتاب کو انجام دیا جب خیال تسمیہ آیا تو نام تاریخی تاریخ محمدی ۱۳۱۳

قرار پایا سخن شناسان نکتہ سنجان اور ناظرین باتمکین سے منتظر تنقید ہین مقصد بھیجے اور
نہ کچھہ تردد ہے کہ اگر اس مین کچھہ خطا ربشریت پائین تو اوسکو دامن عاطفت سے ڈہنپ
چہپا کر اصلاح فرمائین کاتب الحروف بندۂ معروف سید محمد ظہور حسن متخلص بہ
ثاقب امروہوی حسنی الحسینی سلسلۂ سادات مین منسلک ہے اور بہ نسبت اپنے
نسب کے متحرک ہے کہ کتاب روضۃ الشہدا مین مرقوم ہے اور دیگر کتاب مستند تواریخ
سے مفہوم ہے کہ امام انام حضرت حسن علیہ السلام کے گیارہ پسر خوش لقب
تہے اون مین سے چار باعقب تہے حسین اثرم اور عمرو دو بیٹون کا عقب جلد
گذر گیا اوس کا بالکل اثر گیا حضرت حسن مثنیٰ اور زید دو بیٹون کا عقب رہا مورخین
نے کہا کہ کثرت سادات حسنی سے جہان معمور ہوا اور اختیار و اقتدار اون کا
کالشمس فی نصف النہار حد اشتہار تک پہونچا فاطمہ صغرا دختر حضرت امام حسین
علیہ التحیۃ والثنا ساتہہ حضرت حسن مثنیٰ باصفا کے منسوب ہوئین اور نیکیان
باہم اون کے مرغوب ہوئین عبد اللہ المحض و ابراہیم غمر و حسن مثلث تین پسر نیک
سیر اون سے پیدا ہوے اور مراتب و مدارج اون کے ہویدا ہوے اور وہ
تمام سادات بابرکات پر فخر کرتے تہے یہہ شرف رکہتے تہے کہ باپ ہمارا
پسر حضرت شبر ابن امیر ہے اور مان ہماری دختر حضرت شبیر ہے -

کیا نسب ہے واہ واصل علیٰ	کیا حسب ہے واہ واصل سے علیٰ

عقب عبد اللہ المحض کا چہہ بیٹون سے رہا ازانجملہ ایک کا نام موسیٰ ثانی تہا قطب
الاقطاب محی الملۃ والدین سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی باعزو تمکین عبد اللہ
بن یحییٰ ابن محمد الرومی بن داؤد الامیر محمد اکبر بن موسیٰ ثانی سے منسوب ہین اور

محامد و فضائل اونکے مشہور و مرغوب ہین اور یہہ صحیح ہے صرح کہ سید محمد
بغدادی حسنی الحسینی اولاد امجاد حضرت غوث صمدانی سید عبد القادر گیلانی قدس
الله سره السامی سے ہین اور وہ بغداد سے دار السلطنت آگرہ مین تشریف لائے اور سید
محمد ابو القاسم ابن سید محمد میر عدل حسینی النقوی اولاد خوش نہاد سید محمد شرف الدین
شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمۃ سے ہین اونہون نے بعہد مغلیہ وطن مالوفہ
امروہہ مین مناصب ریاست پائے سید محمد بغدادی اور سید محمد میر عدل
بہ نیک نہادی باصفات تہے اور صاحب کشف و کرامات تہے حسب ارشاد
ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب سید عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو عالم
رویا مین ہر دو بزرگوار باصفا کو نسب واحد مین ہوا اور اون کا مرتبہ اعلی متصاعد
ہین ہوا دختر سید ابو القاسم محتشم الیہ نے ساتہہ سید سراج الدین ممدوح مومنین
پسر سید محمد بغدادی معظم الیہ کے نسبت پائی اور اونہون نے امروہہ مین
سکونت مستقل اختیار فرمائی اور نشان منصب داری عالی مقدار اپنی دکھلائی
سلسلہ بندی فقیر ہندی کی اس قصیدہ خوش نگار مین آئی۔

ای قلم کر رقم نسب نامہ	ہی مسلسل یہہ سلسلہ اوسکا	والد ماجد ظہور حسن	ہین محمد حسین ذوی تہہ
جد امجد ہین میر شاہ علی	اور اجداد والا ہین اعلا	باصفا ہین محمد آمد	باوفا ہین وہ صاحب تقوی
قبلہ عالمین سراج الدین	کعبہ دین محمد دانا	باضیا ہین جہانگیر نور الہ	اونکا کون ہی کہ انمین ہی جلوا
سرور دین سید عالم	میر راجی ہین عرف ہین راجا	والی کشور ولایت ہین	میر شاہ گدا کرم فرما
قبلہ عالمین سراج الدین	کعبہ دین محمد دانا	ہین محمد جلال ذو الاجلال	شیر حسن ہین اشرف اعلا
احمد باوقار و نصر اللہ	یہہ بزرگان دین ہین فیض افزا	ہی دل قطب عالمین روشن	ہین شاہ جہان بانی ہوی

التماس

بعض الفاظ کتاب مستطاب ہو گئے سہو کتابت سے غلط
بہر تصحیح ضروری ناظرین ہے یہہ صحت نامہ صحت نمط

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۲	یہہ نزد	بنزد	۴۷	۸	ہے	رہے
۳۳	۰	پہرتہا پڑہی اونہوں	پہرتی چڑہی بجری تہی اونہوں	۴۸	۱۳	باز آیہ	باز نہ آیا
ایضاً	۱۵	[illegible] ذبیح	[illegible] ذبیح	ایضاً	۱۹	سات سو برس	سات سو پچاس برس
۳۵	۱۰	[illegible]	[illegible] رکہا اور	۴۹	۲	خلق	خلایق
۳۷	۲۳	[illegible] طرب	ساز طرب	۵۳	۱	حسیب	جیب
۳۹	۴	[illegible]	تلاطم	۵۵	۶	سماں	سما
ایضاً	۱۴	اختلالی	اختلالی	۵۷	۱۳	ایمن	ام ایمن
۴۷	۱۶	اور نہ کوئی	اور کوئی	ایضاً	ایضاً	اپنی	آپہنچے
۵۰	۲	یہہ آبستنی	جو آبستنی	۵۸	۱۱	آواب	ادب
۵۴	۶	محمد کا نام	محمد نام	۶۰	۱۵	زبور و انجیل	انجیل و زبور
۵۴	۴	سے	ہے	۶۱	۱۱	شیطان	شیطانی
ایضاً	۱۸	مہر	ہمہ	۶۶	۵	خبردار ہو	خبردار رہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٦	٧	صفت	بوصفت	٨٦	٣	خوش آمد	خوش شد
٦٧	٨	بموجب	موجب	٨٧	٥	دو بارا	دو بالا
ایضاً	١٧	ذوالعظم وشجاعت	ذوالعظم وباشجاعت	٨٨	٣ و ٤	قریب دو اصول	قریب اصول
٦٨	١٧	اسلم	مسلم	٨٩	١٧	ہین	ہیے
٦٩	١٥	آئی	آنی	٩١	٥	گواہی دیتا ہے میری	گواہی دیتا ہے میری ذات کی
ایضاً	١٨	جبین وجبین	جبین جبین	ایضاً	١٧	بابلی او ہشام	بابلی نے فرمایا کہ ہشام
٧٠	١٩	تار	غار	٩٢	١	سیر نظر	سیر بنظر
٧١	٢	شمع	سمع	ایضاً	٦	دیکھا اس	دیکھا قرض کہا کہ اس
ایضاً	٦	خرد	فرد	٩٤	٣	وخیال	وصال
٧٦	٧	لعلم	تعلم	ایضاً	٥	سامان کا سامان	سامان کا نہ سامان
ایضاً	١٤	صبر واعتناب	صبر اجتناب	٩٥	١٣	ترقیق	تدقیق
ایضاً	١٥	ابذا ہی	ایذا دہی	٩٧	١٧	رزاق	رازق
ایضاً	١٩	غزوہ احد قوی تہا	غزوہ احد میں قوی تہا	٩٨	٤	کبریا کہ اس	کبریا اس
٧٧	١٨	خدا	حد	٩٩	٤	جب باوجود	جب کوئی باوجود
٨٠	٧	قوت وبازو	قوت بازو	ایضاً	٨	چاہ ابی اسلم	چاہ ابی السہم بن الیہبان
ایضاً	ایضاً	لاشئے تہے	لاشئے سے تہے	١٠٠	٥	ریگہا	رگہا
٨٢	٦	قایل	قابل	ایضاً	٩	خیمہ	ضمیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۰	۱۰	[illegible] اشتباہ	[illegible]	۱۳۰	۳	لاسانی	لاثانی
۱۰۱	۱	تجسیم	[illegible]	ایضاً	۲	اجدادوامجاد	اجدادامجاد
ایضاً	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۷	منتقلی	متلقی
ایضاً	۵	[illegible]	[illegible]	۱۴۱	۱۶	منقسم فرمائی	منقسم پائی
۱۰۲	۱۰	[illegible]	[illegible]	۱۴۲	۱۲	نہ گئی تہی اور	نہ گئی اور
۱۰۳	۲	[illegible]	[illegible]	۱۴۸	۵	مشرف پایا	مشرف فرمایا
ایضاً	۸	کہا وسے	کہا سے	۱۵۱	۱۵	علیہ اللعن کی	علیہ اللعن کو
ایضاً	۱۰	بہ ہیبت	بہ ہیبت تہا	۱۵۲	۸	سفاک پر لیکر	سفاک پر پنکر لیکر
۱۰۴	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۰	سرو آنکھون	سراز آنکھون
ایضاً	۱۰	بیا عقل کو	عقل کو	۱۵۳	۱۸	محفوظ	محظوظ
۱۰۵	۱۱	متین	مبین	۱۵۵	۱۳	کچھہ پیدا نہین ہوتا	بچہ پیدا نہین ہوتا
۱۰۹	۱۷	مشرکین	مشرکینون	۱۶۰	۱۶و۱۷	آفتاب چمکتا تہا	آفتاب جہکتا تہا
۱۱۱	۱۳	اصحابہ	صحابہ	۱۶۱	۶	نماز جمع	نماز جمعہ
۱۱۳	۱۵	حبش مین	حبشہ مین	۱۶۳	۱۶	ہضرت	مضرت
۱۱۹	۷	کہ کافران	کافران	۱۶۵	۱۱	پشت وپناہ	پشت پناہ
۱۲۲	۱۳	ہین	ہے	۱۶۸	۱۶	حضرت نے جو	جو حضرت نے
۱۲۵	۸	شاہ	شان	۱۸۰	۲	خیروم	خیزوم
ایضاً	۱۸	سواسکے	سوا اسکے	۱۸۱	۳	دم مہمان	دم کی مہمان
۱۲۷	۲	سور	صور	۱۸۲	۹	سفاک ستمگار	سفاک وستمگار
۱۳۲	۱۳	نغماسے	نغماسئے	۱۸۴	۱۰	توفاروق	توسوائے فاروق
۱۳۲	۳	اسوقت	اور اسوقت	۱۸۵	۱۳	خزج	خزرج
۱۳۳	۱	آدم کی طرف	آدم کی داہنی طرف	۱۸۶	۸	بالشت	باشست
ایضاً	۸	مزیدار	مزہ دار	ایضاً	ایضاً	کٹھنا	گھٹنا
ایضاً	۹	کچلے جاتے تہے	کچلے گئے تہے	۱۹۱	۱	حصینۃ	مصیبۃ
ایضاً	۱۸	مونہہ شعلون	مونہہ کے شعلون	ایضاً	۲	عہد	احد